الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 16 — جمعۃ المبارک 02/ اکتوبر 2009ء — 12/ شوال 1430 ہجری قمری ❁ 02/ اخاء 1388 ہجری شمسی — شمارہ 40

انسان کی بنیادی ضروریات

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

ابن آدم کا ان چیزوں کے علاوہ اور کوئی حق نہیں ۔ رہنے کیلئے گھر، تن ڈھانکنے کیلئے کپڑا۔ پیٹ بھرنے کیلئے روٹی اور (پینے کیلئے) پانی۔

(ترمذی کتاب الزھد حدیث نمبر:2263)

احمدیوں کو اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔ اگر آپ بھی باقی لوگوں کی طرح ہوں گے تو دلیلیں سن کر بھی کئی لوگ یہی کہیں گے کہ ہم میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں۔ آپ کا خدا سے ایک تعلق ہونا چاہئے۔

جب آپ کا اللہ پر یقین ہوگا تو گناہ اور جرائم آپ سے نہیں ہوں گے۔ ہمارا مقصد یہی ہے کہ اللہ اور بندے کے درمیان دوری کو کم کیا جائے۔

ہم مسلمان ہیں اور ہم اللہ کی نظر میں مسلمان ہوتے ہوئے اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔

اگر یہ سلسلہ جھوٹا ہوتا تو خدا تعالیٰ اب تک ہمیں کب کا ختم کر چکا ہوتا۔

(البانیہ، مالٹا، رومانیہ، بوسنیا، مقدونیہ، کوسووو، آئس لینڈ اور بلغاریہ سے جلسہ سالانہ جرمنی پر آئے ہوئے وفود کے ساتھ الگ الگ ملاقاتیں۔ وفود کے ممبران کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات پر اظہار مسرت اور جلسہ کے انتظام اور جماعت کے متعلق نیک جذبات کا اظہار۔ حضور انور کی اہم نصائح اور شفقت و محبت کے دلآویز نظارے)

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جرمنی میں مصروفیات، ہالینڈ میں مختصر قیام اور لندن واپسی تک کے سفر کی مختصر رپورٹ)

(مبارک احمد ظفر۔ ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

17 اگست 2009ء بروز سوموار:

آج حضور انور کے دورے کا آٹھواں دن تھا۔ حضور انور نے صبح 5 بجکر 15 منٹ پر مسجد بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ حضور انور نے نماز کی پہلی رکعت میں لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (البقرہ:285) اور دوسری رکعت میں اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (آل عمران :191) کی تلاوت فرمائی۔

ملاقاتیں

9 بجکر 40 منٹ پر ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا سب سے پہلے حضور انور نے مختلف ممالک سے آنے والے وفود کو یکے بعد دیگرے شرف ملاقات عطا فرمایا۔

البانین وفد سے ملاقات

حضور انور نے اراکین وفد کا حال دریافت کرنے کے بعد استفسار فرمایا کہ ان میں سے احمدی کون کون ہیں؟ حضور انور نے البانین احمدی مکرم بُیار رامائے صاحب سے پوچھا کہ وہ حکومت کے کن عہدوں پر رہ چکے ہیں؟ موصوف نے بتایا کہ وہ آرمی میں جنرل تھے اس کے بعد انہوں نے ایک اور حکومتی عہدے پر بھی کام کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ احمدی کیسے ہوئے؟ مکرم بُیار صاحب نے بتایا کہ پہلے مجھے اسلام قبول کرنے کی سعادت ملی تھی۔ پھر تحقیق کرتے ہوئے تین سال قبل خدا کے فضل سے جماعت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ہے حضور انور نے فرمایا ہاں آپ نے اپنی تقریر میں بھی اس کا ذکر کیا تھا۔

اس کے بعد حضور انور نے مکرم Festim Shparthi صاحب سے پوچھا کہ آیا وہ احمدی ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا بعد ازاں ان کے بیٹے مکرم Markelian Shparthi صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیا وہ بھی احمدی ہیں تو انہوں نے کہا کہ جی مَیں احمدی ہوں اور اپنی فیملی میں سے پہلے مجھے ہی بیعت کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے تو دہرا اجر پالیا ہے۔ حضور انور نے انہیں اپنی والدہ کو بھی احمدیت کی آغوش میں لانے کی تلقین فرمائی۔ حضور انور کو ان کے بارہ میں بتایا گیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ مل کر کفار سے جنگ لڑ رہے ہیں اور جب جنگ سے فارغ ہو کر وہ ایک کمرے میں آکر بیٹھتے ہیں تو آنحضرت ﷺ کی جگہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو بیٹھا ہوا دیکھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بہت مبارک خواب ہے۔ اب آپ نے اس خواب کے مطابق عمل کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہے اور جماعت حقیقی اسلام سے روشناس کرانے کا جو فریضہ ادا کر رہی ہے یہ خدمت آپ نے کرنی ہے۔

مکرم Markelian صاحب نے حضور انور سے عرض کیا کہ ان کی خواب کا ایک حصہ بعینہٖ آج اس ملاقات کے موقعہ پر پورا ہوا ہے۔ اور وہ اسطرح کہ اپنی خواب میں جس کمرے میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کی جگہ حضور انور کو بیٹھے دیکھا تھا، اُس کمرے کا رنگ آسمانی تھا جس میں ایک ہلکے پیلے رنگ کی میز رکھی ہوئی تھی۔ اِس دفتر کا نقشہ بعینہٖ وہی ہے جو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس خواب میں مَیں نے اپنے اور حضور انور کے ساتھ اپنے والد صاحب، ایک کزن اور کچھ اور لوگوں کو بھی بیٹھے دیکھا تھا، یہ بھی من وعن پورا ہوا ہے کیونکہ آج اس ملاقات میں ان کے والد صاحب اور ان کے چچازاد بھائی اور بعض اور البانین احمدی اور غیر احمدی موجود ہیں۔ حضور انور نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا اور ان سے پوچھا کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد انہیں اپنے اندر کوئی تبدیلی محسوس ہوتی ہے؟ مکرم Markelian صاحب نے جواب دیا کہ وہ ہر معاملہ میں اپنے اندر تبدیلی محسوس کر رہے ہیں حتیٰ کہ پڑھائی میں بھی انہوں نے نمایاں ترقی کی ہے۔ حضور انور نے یہ سن کر کہ وہ طالب علم ہیں انہیں ایک قلم بطور تحفہ دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے "سلطان القلم" قرار دیا ہے۔ اس لئے آپ نے بھی اب قلم کے ذریعے اسلام کے لئے قلمی جہاد کرنا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے ان کے چچازاد بھائی مکرم Lajdi Shparthi صاحب سے ان کا حال دریافت فرمایا اور پوچھا کہ آیا وہ بھی طالب علم ہیں؟ بتایا گیا کہ وہ کاروبار کرتے ہیں۔

بعدہٗ حضور انور نے مکرم Genci رامائے صاحب سے ان کا تعارف دریافت فرمایا؟ بتایا گیا کہ وہ بُیار رامائے صاحب (Bujar Ramaj) کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہاں شکل کافی ملتی ہے۔ حضور انور نے پوچھا کہ آپ اب تک احمدی کیوں نہیں ہوئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ ابھی تک 50% احمدی ہوئے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ وہ اپنے والد صاحب کے اندر احمدیت قبول کرنے کے بعد کوئی خاص تبدیلی محسوس کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں میرے والد صاحب اب پہلے سے زیادہ تقویٰ شعار ہو گئے ہیں۔ اس پر حضور انور نے انہیں فرمایا کہ پھر تو آپ کو بھی اب 50% سے ترقی کر کے کم از کم 60% ہو جانا چاہئے۔ مکرم بُیار صاحب نے بتایا کہ ان کا بیٹا مذہبی مدرسے کا پڑھا ہوا ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو قرآن مجید پڑھنا اور نماز وغیرہ آتی ہے؟ تو انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ کچھ حد تک آتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے مدرسہ مکمل کیا ہے کیا مسیح موعود کے متعلق بھی کچھ پڑھا ہوا ہے؟ پھر فرمایا کہ دیکھو آپ کے والد صاحب تین سال قبل جب یہاں جلسہ پر آئے تھے تو وہ دلائل کی کھوج میں نہیں تھے بلکہ وہ یہ دیکھنے کیلئے آئے ہوں گے کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کیا فرق ہے؟ ان کے والد مکرم بُیار صاحب نے فوراً حضور انور کی اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ ہاں مَیں نے دلائل اس کے بعد ہی حاصل کئے تھے۔

حضورانور نے فرمایا کہ یہی ایمان بالغیب ہے اور اس کا بہت بڑا اجر ہے۔

بعدہٗ حضورانور نے وفد کے احمدیوں سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ان کو اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔ اگر آپ بھی باقی لوگوں کی طرح ہوں گے تو دلیلیں سن کر بھی کئی لوگ یہی کہیں گے کہ ہم میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں۔ آپ کا خدا سے ایک تعلق ہونا چاہئے۔ حضورانور نے یہ نصیحت فرمائی کہ سب سے پہلے ایمان مضبوط ہونا چاہئے پھر تمام صلاحیتوں کے ساتھ کوشش کرنی چاہئے اور مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ کے تحت جو کچھ اللہ نے عطا فرمایا ہے اس میں سے اس کے راستہ میں خرچ کرنا چاہئے۔ حضورانور نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سے صرف مال ہی مراد نہیں بلکہ ہر وہ چیز جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے وہ اس میں شامل ہے۔

اس کے بعد حضورانور نے احمدی نوجوان مکرم Luan Cekici صاحب کے بارے میں دریافت فرمایا کہ وہ کب سے احمدی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ مَیں نے قریباً چھ سات ماہ قبل بیعت کی ہے۔ حضورانور نے پوچھا کہ انہوں نے احمدیت میں کیا دیکھ کر اسے قبول کیا ہے؟ مکرم Luan صاحب نے کہا کہ انہیں جماعت دوسروں سے زیادہ سیدھے راستے پر نظر آئی اسی لئے وہ احمدی ہوئے ہیں۔ حضورانور کو بتایا گیا کہ Luan صاحب نے کُشتی کے مقابلہ میں ان کے وزن کے لحاظ سے جو گروپ بنتا ہے اس میں البانیہ بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ حضورانور نے فرمایا ماشاء اللہ! دیکھنے میں بھی یہ پہلوان لگتے ہیں۔ حضورانور نے انہیں نصیحت فرمائی کہ ایسی Sports کے Clubs میں مختلف قسم کے لوگ آتے ہیں انہیں حکمت کے ساتھ تبلیغ کریں اور ان تک احمدیت کا صحیح پیغام پہنچائیں۔

اس کے بعد حضورانور Artan Shllaku صاحب اور مکرمہ Nertila Shllaku صاحبہ سے مخاطب ہوئے۔ یہ دونوں پروفیشن کے لحاظ سے وکیل ہیں اور ان کی شادی چند روز قبل یکم اگست کو ہوئی تھی۔ مکرم Artan صاحب نے عرض کیا کہ انہوں نے سنا ہے کہ حضورانور کی دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔ جرمنی میں ان کی ملاقات ایک دس سال کے لڑکے سے ہوئی ہے جس نے بتایا کہ اس کی پیدائش حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے حضورانور کی خدمت میں اپنی شادی کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست کی۔ حضورانور نے فرمایا پہلی بات تو یہ ہے کہ دعائیں قبول کرنا خداتعالیٰ کا کام ہے۔ وہ قادرِ مطلق ہے جیسے چاہتا ہے کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی شادی کو بابرکت فرمائے اور نیک اور خادمِ دین اولاد دے۔ مکرم بُیار صاحب نے حضور انور کی خدمت میں البانیہ آنے کی درخواست کی۔ جس پر حضورانور نے فرمایا کہ مَیں تو آنا چاہتا ہوں اور کچھ اس طرح کا پروگرام بھی بن رہا تھا مگر آپ کی طرف سے کچھ رکاوٹیں آگئیں۔ حضورانور نے فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد راستہ کھولے اور اگر جماعت کے حق میں بہتر ہو تو آنے کے سامان پیدا فرمائے۔

اس کے بعد وفد کے تمام افراد نے حضورانور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ آخر پر مکرم Bujar بُیار صاحب نے حضورانور کو اپنی دو خوابیں سنائیں اور ان کا مطلب پوچھا۔ حضورانور نے فرمایا کہ بہت بابرکت خواب ہیں۔ آپ یہ خواب لکھ کر دیدیں۔ اس وفد کی ملاقات کے دوران ترجمانی کے فرائض مبلغ البانیہ مکرم صمد احمد غوری صاحب نے ادا کئے۔

مالٹا کے وفد سے ملاقات

مالٹا سے آئے ہوئے مہمانوں سے تعارف کے بعد جماعت کے وکیل Dr.Garin Gulia سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے جماعت کی رجسٹریشن وغیرہ میں تعاون فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا جی رجسٹریشن، ورک پرمٹ اور ویزے کے لئے انہی کے ذریعے کیس پراسس ہوا تھا۔ مکرم ڈاکٹر گیون گولیہ صاحب نے حضورانور کو مالٹا میں جماعت سے متعلقہ بعض دیگر امور کے بارہ میں بھی بتایا۔

دورانِ گفتگو حضورانور نے مالٹا سے آئے ہوئے مہمانوں سے فرمایا کہ ایک بات جو ہم سب میں مشترک ہے وہ یہ ہے کہ ہم ایک خدا کے ماننے والے ہیں اور یہ ایسی بات ہے جس پر ہم سب کو اتفاق ہے۔ خدا کی ذات ہی سب برکتوں کا موجب ہے۔

مالٹا سے آئی ہوئی ایک خاتون Mrs.Marthese Schembri صاحبہ مالٹا سے ہی دوپٹہ ساتھ لائی تھیں جسے انہوں نے جلسہ کے علاوہ حضورانور سے ملاقات کے دوران سر پر اوڑھے رکھا۔

حضورانور سے ملاقات کے بعد تمام مہمان بہت خوش تھے۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ سب حضورانور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ حضورانور معاملہ فہم، ذہین اور بہت زیادہ خیال رکھنے والے ہیں۔ ہم عیسائی ہیں مگر پوپ سے اس طرح مل نہیں سکتے لیکن حضور نے ہمیں ملاقات کا موقع عطا فرمایا ہے۔ اس ملاقات کی یاد ہمیشہ ہمارے ذہنوں میں نقش رہے گی۔ ملاقات کے بعد حضورانور نے مہمانوں کو تصویر بنوانے کا شرف بخشا۔ ملاقات کے دوران ترجمانی کے فرائض مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مبلغ مالٹا نے ادا کئے۔

رومانین وفد سے ملاقات

وفد کے مرد حضرات کے حضورانور سے مصافحہ کے بعد پروفیسر Alexandru صاحب نے حضورانور کی خدمت میں وفد کے ایک ممبر کے لئے دعا کی درخواست کی جو چوٹ لگنے کے باعث جرمنی جلسہ میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ حضورانور نے انہیں دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ فضل فرمائے۔ حضورانور نے پروفیسر صاحب سے دریافت فرمایا کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے پبلک ریلیشن میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔ وہ رومانین زبان کے استاد ہونے کے ساتھ ساتھ کرسچین Theologian بھی ہیں۔ حضورانور نے پوچھا کہ کیا جلسہ پر پہلی بار آئے ہیں؟ انہوں نے کہا جی پہلی بار آیا ہوں۔ یہاں آکر پیار و محبت کا جو مشاہدہ میرے سامنے آیا ہے وہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ کرسچین Theology کے طور پر مَیں نے اسلام کا مطالعہ تو اگرچہ کیا ہوا ہے مگر اسلام کے بارہ میں پہلے جو نظریہ مَیں رکھتا تھا وہ یہاں آکر بدل گیا ہے۔ اب مَیں اسلام کو احمدیہ لٹریچر کے ذریعہ پڑھنا چاہتا ہوں اس کے لئے مَیں نے جلسہ کے بک سٹال سے کچھ کتابیں بھی خریدی ہیں۔ اس پر حضورانور نے مربی سلسلہ رومانیہ سے فرمایا کہ پروفیسر صاحب کو اسلامی اصول کی فلاسفی کے علاوہ Islam's response to comtemporary issues اور Revelation Rationality Knowledge and truth لے کر دیں۔

Miss Annamaria نے حضورانور کو بتایا کہ وہ میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہیں۔ حضورانور نے فرمایا کہ آپ کے حلیہ سے ایسا لگتا ہے کہ اسلام میں آپ کو دلچسپی ہے؟ انہوں نے کہا کہ جی مَیں نے اسلام اور دیگر مذاہب کے بارہ میں کچھ مطالعہ کیا ہوا ہے۔ مَیں ڈاکٹر بھی اس لئے بننا چاہتی ہوں تاکہ انسانیت کی خدمت کرسکوں۔ حضورانور نے فرمایا کہ بہت اچھا ارادہ ہے اس حوالہ سے آپ کو افریقہ کی دکھی انسانیت پر بطورِ خاص Focus کرنا چاہئے۔

مذاہب کی موجودہ حالت کے تعلق میں انہوں نے کہا کہ ان میں علاقائی Traditions کا عمل دخل زیادہ ہو چکا ہے مسلمانوں کا طرزِ عمل بھی قرآن کے مطابق دکھائی نہیں دیتا۔ حضورانور نے فرمایا ٹھیک ہے اسلام بہت Moderate مذہب ہے، نیچر کے بہت قریب ہے اس میں خدا کی عبادت کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کا بھی حکم ہے۔

حضورانور نے ان سے فرمایا کہ آپ رومانیہ سے ہیں لیکن ایسا لگتا ہے کہ آپ کی Origin سپینش یا عرب لگتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہوسکتا ہے کہ عرب سے ہو۔

اس کے بعد مس Anakamelia نے حضورانور کے دریافت کرنے پر بتایا کہ وہ کالج میں فزیوتھراپی کی تعلیم مکمل کرچکی ہیں اور فی الوقت رضاکارانہ طور پر ایک ہسپتال میں کام کررہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں جلسہ بہت پسند آیا ہے اور وہ اسلام اور احمدیوں سے بہت متاثر ہوئی ہیں۔

حضورانور نے Mr David سے ان کے پروفیشن کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ بائیومکینیکل سپیشلسٹ ہیں اور انسانی جسم کے مختلف اعضاء بنانے کا کام کرتے ہیں۔ حضورانور نے فرمایا کہ اس کے تو بہت سارے Departments ہوں گے؟ انہوں نے کہا جی مگر مَیں زیادہ تر ہاتھوں کے عضو پر کام کررہا ہوں۔

انہوں نے بتایا کہ مَیں نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ جلسہ کے سٹال سے خریدا ہے۔ اس پر تراجم کے حوالہ سے حضورانور نے فرمایا کہ قرآن کریم کا ترجمہ عربی زبان کے بہت قریب اور صحیح مفہوم ادا کرنے والا ہونا چاہئے۔ دیگر تراجم اس معیار پر پورا نہیں اترتے مگر جماعت کا ترجمہ معیاری ہے اس لئے وہ پڑھیں۔ عربی ام الالسنہ ہے اس کے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے ترجمہ معیاری ہونا چاہئے۔ فرمایا آپ لوگوں کا مذہب بھی تو عرب سے آیا ہے اس لئے عربی میں آپکو یہ Links بھی مل جائیں گے۔

منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ یہ بہت دلچسپ اقتباسات ہیں وہ ان سے اس قدر متاثر ہوئے ہیں کہ وہ جماعت احمدیہ کا مطالعہ بطورِ خاص کرنا چاہتے ہیں۔ حضورانور نے ہدایت فرمائی کہ انہیں ملک غلام فرید صاحب کی short کمنٹری کا یا 5 volume کمنٹری کا انگریزی ترجمہ قرآن جماعت جرمنی سے لے کردیں۔ وفد کو حضور انور کے ساتھ فرداً فرداً تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ملاقات کے دوران ترجمانی کے فرائض مبلغ رومانیہ مکرم فہیم الدین ناصر صاحب نے ادا کئے۔

بوسنیا اور مقدونیا کے وفد سے ملاقات

بوسنیا اور مقدونیا سے آنے والے وفود نے حضورانور کے ساتھ مشترکہ طور پر ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ سب سے پہلے حضور انور نے ان کے تاثرات معلوم کئے تو انہوں نے کہا کہ انہیں اپنے جذبات کے اظہار کے لئے الفاظ نہیں مل رہے۔ جلسہ میں شامل ہوکر انہیں جو خوشی ہوئی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ ہماری بہت اچھی مہمان نوازی کی گئی ہے۔ وفد کے ایک رکن نے کہا کہ انہیں مختلف جگہوں پر فنکشنز اور میٹنگز میں شامل کا موقعہ ملتا رہتا ہے مگر یہاں جماعت کے جلسے میں اتنا وسیع انتظام ہونے کے باوجود نہ دھکم پیل نہ شور شرابا، ایک بھی پولیس والا نظر نہیں آیا۔ سب کام جماعت کے رضاکار بہت ہی اچھی طرح کررہے تھے۔ پولیس کا نہ ہونا بتاتا ہے کہ جرمن حکومت آپ پر کس قدر اعتماد کرتی ہے۔ حضورانور کے فرمانے پر کہ یہاں آکر آپ نے جو دیکھا ہے اس کے بعد آپ کو چاہئے کہ اپنے ملک کے لوگوں تک بھی اسے پہنچائیں۔ چنانچہ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ ایسا ہی کریں گے۔ حضورانور نے فرمایا کہ جماعت کے بارے میں اچھا تاثر صرف جرمنی میں ہی نہیں ہے بلکہ ہر ملک میں جہاں جماعت موجود ہے وہاں حکومتیں جانتی ہیں کہ ہم سے امن کو خطرہ نہیں۔ گھانا میں ایک دفعہ ایک احمدی ڈپٹی منسٹر دیگر افسران کے ساتھ گفتگو کررہے تھے تو جرائم کا ذکر آیا۔ تو انہوں نے کہا کہ جیلوں میں آپ کو دوسرے مسلمان قیدی تو مل جاتے ہیں لیکن احمدی مسلمان قیدی نہیں ملے گا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم افراد کے دلوں میں تبدیلی لاتے ہیں اور یہی ہمارا مقصد ہے کہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں۔ آپ جس مذہب کے بھی پیروکار ہوں مذہبی لحاظ سے تو آپ آزاد ہیں لیکن جب آپ کا اللہ پر یقین ہوگا تو گناہ اور جرائم آپ سے نہیں ہوں گے۔ ہمارا مقصد یہی ہے کہ اللہ اور بندے کے درمیان دوری کو کم کیا جائے۔ تصاویر اتروانے سے قبل حضورانور نے وفود کے اراکین کو تحائف دیئے جن میں قلم اور انگوٹھیاں شامل تھیں۔ حضورانور کی گفتگو کا بوسنین زبان میں ترجمہ مکرم وسیم احمد سروعہ صاحب مبلغ بوسنیا نے کیا۔

کوسووو کے وفد سے ملاقات

ممبران وفد نے باری باری حضورانور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ کرسیوں پر بیٹھنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورانور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ سب انگریزی سمجھتے ہیں؟ تو مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مبلغ کوسووو نے بتایا کہ اکثر سمجھتے ہیں سوائے ایک دو کے۔ حضورانور نے انگریزی میں گفتگو کرتے ہوئے دریافت فرمایا کہ کل جلسہ میں آپ میں سے کس نے گولڈ میڈل حاصل کیا تھا؟ تو بتایا گیا کہ محمد سکندر Peci صاحب نے۔ اس کے بعد حضورانور نے پوچھا کہ آپ میں سے سب سے آخر میں کس نے بیعت کی ہے؟ اس پر مکرم Agron Binakaj صاحب کے متعلق بتایا گیا کہ انہوں نے 2003 میں بیعت کی تھی۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا اسکے بعد کسی اور نے بیعت نہیں کی؟ تو مبلغ سلسلہ کوسووو نے بتایا کہ حضور بیعتیں تو اسکے بعد بھی ہوئی ہیں مگر ان میں سے بعض ویزہ نہ ملنے کی وجہ سے حاضر نہیں ہوسکے۔ کوسووو کی آبادی کے بارے میں حضورانور نے پوچھا تو مکرم موسےٰ رستمی صاحب صدر جماعت کوسووو نے بتایا کہ 2 ملین کے قریب ہے۔ اس پر فرمایا صرف 2 ملین! پھر تو یہ چھوٹا سا ملک ہے۔ دریافت فرمایا کہ اس میں مسلمانوں کی آبادی کتنی ہے؟ تو صدر صاحب کوسوو نے بتایا کہ 90% آبادی مسلمانوں کی ہے۔ پوچھا کہ کون سے مسلمان ہیں تو جواب دیا گیا کہ حضور زیادہ تر سُنی مسلمان ہیں لیکن اب وہاں سعودی عرب کے ذریعے وہابی بھی پھیل رہے ہیں۔ حضورانور نے دریافت فرمایا کہ کس طرح پھیل رہے ہیں اور کیسے اس کا پرچار ہو رہا ہے؟ تو صدر صاحب کوسووو نے بتایا کہ وہاں مساجد کی تعمیر پر سعودی عرب سے رقم خرچ کی جارہی ہے۔ فرمایا وہ تو بڑے بڑے شہروں میں مساجد تعمیر کررہے ہوں گے۔ تو بتایا گیا کہ سعودی امداد سے چھوٹے شہروں اور گاؤں میں بھی مساجد تعمیر ہورہی ہیں۔ نیز لوگوں کو حج کروایا جاتا ہے جس کے اخراجات بھی سعودی عرب برداشت کرتا ہے اور حج کی وجہ سے لوگ سمجھتے ہیں کہ اصل اسلام یہ ہے اور احمدی حاجی نہیں۔ اس پر حضورانور نے مکرم صدر صاحب کو ارشاد فرمایا کہ آپ بھی حج کرنے جائیں اور میری طرف سے حج کریں۔ آپ کے حج سے یہ تاثر ختم ہوجائے گا کہ احمدی حج نہیں کرتے۔ فرمایا ویسے تو حج پر خود جانا چاہئے لیکن آپ میری طرف سے جائیں۔ مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مبلغ کوسووو سے فرمایا کہ ان کے جانے کا انتظام کروادیں۔ اب تو حج میں دو تین ماہ رہ گئے ہیں لیکن جائیں۔

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر61

عربوں کے لئے دردِدل سے دعائیں کریں

پچھلی قسط میں ہم نے حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ کے حُبُّ الْعَرَبِ مِنَ الْاِیْمَان کے عنوان سے ایک خطبہ نقل کیا تھا جس کے آخر پرعرب قوم کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔اس کے تین ہفتے بعد حضورانور نے ایک دفعہ پھر نہایت پردرد انداز میں عربوں کے لئے احباب جماعت کو دعا کرنے کی تحریک فرمائی۔حضور فرماتے ہیں:

’’عربوں کے متعلق بھی خاص طور پر دعا جاری رکھیں۔بہت ہی پیار اور محبت ہونی چاہئے عرب قوم کے لئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس قوم سے تشریف لائے۔اگر سچا عشق ہوتو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپؐ کی قوم سے محبت تو ایک طبعی بات ہے فطرتی عمل ہے۔کہتے ہیں لیلیٰ کے کُتّے سے بھی مجنوں کو پیار تھا تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم قوموں سے ہمیں پیار نہ ہو، یہ ہو ہی نہیں سکتا۔اس لئے عربوں کے لئے بالخصوص بہت درد سے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حالات بدل دے اوران کی طرف سے ہم خوشیوں کی خبریں پائیں۔(آمین)‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27/ جنوری 1984ء)

یورپ میں بسنے والے عربوں میں تبلیغ اورابتدائی ثمرات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پاکستان سے لندن ہجرت کے بعد یورپ میں بسنے والی مختلف اقوام میں تبلیغ احمدیت کی ایک رو چلا دی۔یورپ میں بسنے والے عربوں میں تبلیغ کی غرض سے حضور کے حسب ہدایت مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے دورے کئے۔ان دوروں کا اچھا اثر ہوااور عربوں سے سعید روحیں حلقہ بگوش احمدیت ہونے لگے۔حضور رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اس بارہ میں فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں تبلیغ کی ایک نئی رو چل پڑی ہے اور ایسے ممالک جہاں بہت ہی سست رفتار تھی وہاں بھی خدا کے فضل سے بڑی تیزی آرہی ہے اور ایسی قومیں جن میں احمدیت کا نفوذ بہت ہلکا تھا سست روی پائی جاتی تھی ان میں بھی بڑی تیزی سے اب جماعت کی طرف رجوع ہو رہا ہے۔چنانچہ گذشتہ ایک دو ماہ کے اندر عربی بولنے والی قوموں میں سے خدا کے فضل سے 27 بیعتیں موصول ہوئی ہیں اور اہل عرب خالص بھی ہیں اور شمالی افریقہ کے عرب بھی اس میں شامل ہیں تو یہ رجحان پہلے نظر نہیں آتا تھا۔یورپ کے دو ممالک میں بلکہ تین میں خدا کے فضل سے عربوں نے وہاں بیعتیں کیں اور بڑے مخلص ہیں۔ڈنمارک میں تو اوپر تلے دو عرب نوجوانوں نے بیعتیں کی ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ وہ اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں،لٹریچر لے رہے ہیں، توجہ دلا رہے ہیں، مشورے دے رہے ہیں کہ کس طرح ہماری قوم میں تبلیغ ہونی چاہئے اور اچھے خاصے وہاں کے تعلیم یافتہ اوراعلیٰ خاندانوں کے افراد ہیں۔تو یہ بھی ایک اللہ کا غیر معمولی فضل ہے جس کو نظر میں رکھنا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24/اگست 1984ء)

عرب ممالک کی بڑی شخصیات سے خط وکتابت کی کوشش

ازاں بعد حضور نے عرب ممالک میں تبلیغ کے سلسلہ کو وسیع کرتے ہوئے پہلے ان ممالک میں بعض عرب شخصیات کے پتے منگوائے تا کہ ان کو لٹریچر بھیجا جاسکے،اس سلسلہ میں حضورانور رحمہ اللہ نے فرمایا:

’’مَیں نے اہل عرب کے پتے مانگے تھے تو انہوں نے وہ ڈائریکٹری اٹھا کے یا شاید عرب Embassies کی کتابیں منگوا کر ان سے پتے نوٹ کر کے بھیج دیئے حالانکہ اس قسم کے پتے نہیں چاہئیں۔پتے ایسے چاہئیں کہ جہاں پتہ بھیجنے والے کی نظر ہو کہ یہ کس قسم کا آدمی ہے، عمر اس کی کتنی ہے،رجحان کیا ہیں؟ ضروری تو نہیں کہ جتنے پتے آپ بھیجیں ان سب کو لٹریچر بھجوانا مناسب بھی ہو۔اس لئے یہاں بھی کافی چھان بین کرنی پڑتی ہے‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26/اکتوبر 1984ء)

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب بیان کرتے ہیں کہ بعد میں انہوں نے بھی عرب ممالک کا دورہ کیا اور وہاں سے لوگوں کے پتہ جات لاکر لٹریچر روانہ کیا گیا۔بعض کی طرف سے تو اچھا جواب آیا لیکن بعض نے لکھا کہ ہمیں کچھ نہ بھجوایا جائے۔

سعودی عرب کلمہ مٹانے کی سازش کا حصہ نہیں ہوسکتا

حضورانور رحمہ اللہ کی ہجرت کے بعد بھی بلکہ آج تک پاکستان میں احمدیوں کی مساجد سے کلمہ طیبہ کو مٹانے اوران کے سینوں سے کلمہ طیبہ کے بیج نوچنے کی کاروائیاں جاری رہیں۔ان کاروائیوں کے بارہ میں پاکستان کے بعض حلقوں میں یہ بھی مشہور کیا جانے لگا کہ ان کے پیچھے سعودی عرب کی حکومت ہے اور اس کے ایماء اور خرچ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔اس پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور رحمہ اللہ نے سعودی عرب کی حکومت پر اپنے حسن ظن کا اظہار فرمایا اوران کے اس سازش میں ملوث ہونے کے خیال کو بعید از قیاس قرار دیا۔آپ نے فرمایا:

’’موجودہ حکومت کے متعلق تو مَیں جانتا نہیں کہ وہ کیا باتیں ہیں کس حد تک اور کیوں وہ یہ باتیں ہونے دے رہے ہیں یا ان کو ان باتوں کا علم نہیں ہے لیکن سعودی عرب کے متعلق تو مَیں تصور بھی نہیں کرسکتا کہ وہ کلمہ توحید مٹانے کی کسی سازش میں بھی شریک ہوسکتے ہیں۔

سعودی عرب کی حکومت تو وہ ہے جو اس وقت منصۂ شہود پر ابھری جب شرک نے خانہ کعبہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا، جب نہایت ہی ناروا حرکتیں ہورہی تھیں خانہ کعبہ میں جن کا اسلام سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں تھا۔اس وقت ان کے جدامجد نے عظیم الشان کارنامہ اسلام کی خدمت کا یہ سرانجام دیا کہ مولانا عبدالوھاب کے ساتھ مل کر شرک کے قلع قمع کرنے کی ایک تحریک چلائی جس نے رفتہ رفتہ پھیلتے سارے عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔پہلے سرزمین حجاز سے وہ آواز بلند ہوئی اور پھیلتے پھیلتے وہ حجاز کی زمین سے باہر نکل کر ارد گرد کے علاقوں میں بھی پھیل گئی اور اتنی عظیم الشان قوت نصیب ہوئی کلمہ توحید کے نتیجہ میں کہ آج یہ جتنی دولتوں کے مالک بنے ہوئے ہیں،ساری دنیا میں جتنا ان کا نفوذ ہے وہ تمام تر اگر یہ ادنیٰ سا غور کریں تو کلمہ توحید کی برکت سے ہے۔اگر توحید کی حفاظت میں یہ جہاد نہ شروع کرتے تو ناممکن تھا ان کے لئے خانہ کعبہ اور حجاز کی سرزمین پر قابض ہو جاتے۔جہاں سے آج تیل کے چشمے ابلے ہیں اور ہرگز بعید نہیں کہ اللہ جو توحید کے لئے بے انتہا غیرت رکھتا ہے اسی ایک نیکی کے عوض میں کہ کسی زمانہ میں ان لوگوں نے کلمہ توحید کے لئے سردھڑ کی بازی لگائی تھی آج ان کو اس قدر بے شمار دولتوں سے نوازا ہو۔پس کیسے ممکن ہے، کیسے ہم یقین کریں کہ سعودی عرب کا یہ خاندان جو توحید کے نام پر قائم ہوا اور توحید کے نام پر اس نے جو کچھ پایا، پایا توحید ہی کی برکت اور توحید ہی کی خیرات آج تک کھاتا چلا جارہا ہے، آج ایسا سرپھرا ہو جائے گا کہ کلمہ توحید مٹانے کی سازشیں خانہ کعبہ سے اٹھیں گی۔یہ ناممکن ہے،ہم جانتے ہیں کہ یہ جھوٹے لوگ ہیں۔ ہمیں تجربہ ہے کہ پاکستان کا مولوی ایک اور قسم کی مخلوق ہے اگر ہر مولوی نہیں تو دیوبندی مولوی کے کردار پہچانتے ہیں۔اتنا جھوٹ بولتے ہیں جیسے شیر مادر بچہ پیتا ہے اس طرح جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں۔ ......کسی نے منیرانکوائری رپورٹ پڑھی ہو تو وہ ان کے کردار کو شاید پہچان سکے۔آپ پڑھ کر دیکھیں کس طرح جسٹس منیر اور جسٹس کیانی جو احمدی نہیں تھے اور بڑے عظیم الشان جج تھے ان کی عدالت کے قصے آج تک مشہور ہیں ساری دنیا میں ان کی قوت انصاف اور عدلیہ معاملات میں علم کی شہرت ہے، وہ بڑی بیبا کی اور جرات سے لکھتے ہیں کہ یہ تو بکاؤ لوگ تھے جو ہمیشہ پاکستان کی دشمن طاقتوں کے ہاتھ میں کھیلتے رہے اور جب بھی پاکستان دشمن طاقتوں سے انہوں نے پیسے حاصل کئے پاکستان کے اور دوسرے تمام مسلمانوں کے مفادات کے خلاف بِک جاتے رہے۔وہی لوگ ہیں یہ جو مسجد شہید گنج کے غازی ہیں لیکن عجیب بدقسمتی ہے قوم کی کہ اتنی کچی یادداشت اتنی کمزور یادداشت کہ ہر دفعہ انہیں بھولتی چلی جارہی ہے۔لیکن احمدی کی یادداشت تو اتنی کمزور نہیں ہے اس لئے میں کسی قیمت پر بھی یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ سعودی عرب کلمہ توحید کو مٹانے کی سازش میں ان کی پشت پناہی کر رہا ہو۔ جھوٹ بول رہے ہیں، ان کے ساتھ بھی جھوٹ بولتے ہوں گے ان کو جا کر کچھ اور کہانیاں بتاتے ہوں گے اس لئے وہ اپنی سادگی میں اور کم علمی میں ممکن ہے ان کو روپیہ دے رہے ہوں اس سے میں انکار نہیں کرتا کیونکہ وہ ساری دنیا میں جہاں بھی وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کی خدمت ہورہی ہے وہ اپنا روپیہ تقسیم کر رہے ہیں۔ جاپان تک سعودی عرب کا روپیہ پہنچا ہوا ہے، کوریا میں سعودی عرب کا روپیہ پہنچا ہوا ہے، ملائشیا میں پہنچا ہوا ہے، انڈونیشیا میں پہنچا ہوا ہے، بنگلہ دیش میں پہنچ رہا ہے، دنیا کے کونے کونے میں، افریقہ کے ممالک میں پھیل رہا ہے اور جہاں بھی کوئی مسلمان تنظیم یہ فیصلہ کرتی ہے کہ ہم نے اسلام کی خدمت میں کوئی کام کرنا ہے اور سعودی عرب کی حکومت کو مطمئن کرا دیتی ہے کہ یہ خدمت اسلام کا کام ہے تو وہ اپنے خزانے کھول دیتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں لیکن یہ ہم کیسے مان لیں کہ توحید کے علمبردار توحید کی خیرات کھانے والے اس دولت سے جو توحید کے ہاتھوں انہوں نے پائی، کلمہ توحید مٹانے میں جدوجہد اور کوشش شروع کر دیں گے ناممکن ہے یہ بات ہو نہیں سکتی۔یقیناً دھوکہ دیا جا رہا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7/ستمبر 1984ء)

عرب علماء سے استفتاء

جیسا کہ ہم نے ابھی ذکر کیا کہ حضورانور رحمہ اللہ نے دیگر اقوام کے علاوہ عربوں میں خاص طور پر تبلیغ کے لئے بہت سے پروگرام شروع کئے جن میں سے کئی کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ان میں سے ایک مختلف عرب علماء سے بعض اہم اختلافی امور کے بارہ میں فتویٰ طلب کرنا بھی تھا۔

اس سلسلہ میں یہ ذکر کرنا بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ اس سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی عرب علماء اور اہل علم حضرات کے نام ’’الاستفتاء‘‘ کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی ہے جو حقیقۃ الوحی کے ساتھ ملحق عربی حصہ ہے، اس میں حضورؑ نے ان سے یہی پوچھا ہے کہ تمہاری اس شخص کے بارہ میں کیا رائے ہے جو تمام ارکان اسلام پر عمل کرتا ہے قرآن کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری شریعت لانے والا رسول مانتا ہے؟ کیا ایسا شخص آپ کی نظر میں کافر ہے یا مسلمان؟ اس عربی کتاب کا اکثر حصہ اسلامی عقائد کے بیان اور ان پر ایسے سوالات پر مشتمل ہے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ میں ان تمام عقائد پر ایمان رکھتا ہوں اور ان پر پوری طرح کاربند ہوں پھر کیا مَیں تمہاری نظر میں کافر ہوں یا مسلمان؟ اسی نہج پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی بعض عرب علماء سے فتوے منگوانے کا ارشاد فرمایا۔حضورانور کے حسبِ ہدایت مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کی طرف سے ایک خط جناب شیخ عبداللہ الشیخلی صاحب خطیب جامع الاِمام الأعظم بغداد کو ارسال کیا گیا جس کا مضمون کچھ یوں تھا کہ:

کیا اسلامی شریعت میں ایسے شخص کے لئے کوئی سزا مقرر ہے جو مسلمان نہ ہو پھر بھی مسلمانوں کی طرح کلمہ طیبہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا پرچار کرے، اور اپنے گلے میں کوئی ایسا لاکٹ پہنے جس

پر آیت قرآنی کندہ ہو، یا سینے پر کوئی ایسا بیج لگائے جس پر کلمہ طیبہ تحریر ہو؟ کیا اس کی سزا یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اسکے کان کاٹ دیئے جائیں یا ناک کاٹ دی جائے، یا اس کو کوڑے مارے جائیں یا چوروں کی طرح اسکے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ یا اس کے بارہ میں قرآن کریم میں کوئی اور حکم ہے جو نافذ العمل سمجھا جائے گا؟ براہ کرم اس بارہ میں اپنے فتویٰ سے ہمیں مستفیض فرمائیں۔

الشیخ عبد اللہ الشیخلی خطیب جامع الاِمام الاَعظم بغداد کا فتویٰ

الشیخ عبد اللہ الشیخلی صاحب اس وقت جامع الامام الاعظم بغداد کے خطیب تھے اس کے بارہ میں انہوں نے دیانت داری سے اسلامی شریعت کے مطابق جو فتویٰ دیا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

إدارة جامع الإمام الأعظم (أبی حنیفة)

۱۹۸۶/۷/۲۴

السید عطاء المجیب راشد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

إن الشخص الذی ذکرتم فی سؤالکم أنه یشهد أن لا إله إلا الله محمد رسول الله کغیره من المسلمین وأنه یعلق فی رقبته أو علی صدره آیة من القرآن الکریم أو کلمة الشهادة وغیر ذلک من شعائر الإسلام۔

إن هذا الشخص یعتبر من المسلمین وتجری علیه أحکام الإسلام فی الزواج والطلاق والإرث والصلاة علیه بعد الموت والدفن فی مقابر المسلمین، وکذلک تقام علیه الحدود الشرعیة إذا ارتکب ما یوجب إقامة تلک الحدود۔ نحن فی هذا نحکم بالظاهر والله یتولی السرائر وحسابنا علی الله۔

عبد الله الشیخلی

خطیب جامع الإمام الأعظم

(مجلة التقوی عدد تشرین الثانی 1988ء صفحہ30)

ترجمہ: جس شخص کا آپ نے اپنے سوال میں ذکر کیا ہے کہ وہ دیگر مسلمانوں کی طرح لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی شہادت دیتا ہے اور اپنے گلے میں یا سینے پر قرآن کریم کی کوئی آیت یا کلمہ طیبہ یا دیگر اسلامی شعائر کو آویزاں کرتا ہے، تو ایسا شخص مسلمان گردانا جائے گا اور اس پر شادی بیاہ اور طلاق اور وراثت جیسے تمام اسلامی احکام لاگو ہوں گے۔ وہ جب فوت ہوگا تو اس کا جنازہ اسلامی طرز پر ادا کیا جائے گا اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ اسی طرح اگر وہ کسی ایسے فعل کا مرتکب ہوگا جس کی سزا اسلامی حدود میں سے کوئی حد ہو تو اس پر ان شرعی حدود کا اطلاق بھی ہوگا۔ ہم اس معاملہ میں صرف ظاہری حالت و اعمال کو دیکھ کر ہی رائے دے سکتے ہیں جبکہ باطن کا علم خدا کو ہے اور یہ اس پر ہی چھوڑ دینا چاہئے۔

تبصرہ

یہ فتویٰ کس قدر حق پر مبنی ہے۔ اور کس قدر احتیاط اور خدا خوفی سے فتویٰ دینے والے نے یہ خیال رکھا ہے کہ کہیں اس کی ہلکی سی غلط فہمی سے ایک شخص جو کلمہ طیبہ کو سینے سے لگائے پھرتا ہے اسلام کے دائرہ سے باہر نہ ہو جائے۔ حالانکہ سوال میں واضح طور پر لکھا تھا کہ وہ غیر مسلم ہے۔ لیکن اسکے اعمال بول رہے ہیں کہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہے اس سے محبت رکھتا ہے اور پھر اسلام کا اعلان کرنا کس کو کہیں گے؟

دوسری اہم بات جس کا اس فتویٰ میں ذکر ہے وہ یہ کہ انسان ہمیشہ ظاہری اعمال پر ہی محاکمہ کرسکتا ہے اسے لوگوں کی نیتوں کی ٹوہ میں لگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ احمدی زبان سے کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں مگر دل سے محمد رسول اللہ کی بجائے مرزا غلام احمد رسول اللہ کہتے ہیں، یہ سراسر تجاوز اور لوگوں کی نیتوں پر حملہ ہے۔ یہ خدا تعالیٰ فیصلہ کرے گا کہ کسی کی نیت میں کیا ہے۔ انسانوں کو حکم ہے کہ دین کے معاملہ میں ظاہر کے مطابق فیصلے کریں۔ اللہ تعالیٰ جناب عبد اللہ الشیخلی صاحب کو اس کلمہ حق کی اعلیٰ جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

یہاں ضمناً یہ ذکر کرتے جائیں کہ جامع الاِمام الأعظم کا شمار بغداد کی بڑی اور اہم مساجد میں ہوتا ہے۔ یہ مسجد حضرت امام ابو حنیفہؒ کی مسجد بھی کہلاتی ہے کیونکہ اس کے جوار میں امام ابو حنیفہؒ کا مزار ہے اور مسجد کے ساتھ دینی مدرسہ بھی ہے۔ اس مسجد کے ساتھ ایک بلند مینار پر ایک بڑی گھڑی لگی ہوئی ہے جو دور سے نظر آتی ہے۔ 2003ء میں مغربی افواج کی بمباری سے گھڑی والا مینار کئی جگہ سے ٹوٹ گیا تھا اور حضرت امام ابو حنیفہؒ کے مزار کو بھی نقصان پہنچا تھا۔ تاہم اس مسجد کے ماحول میں رہنے والے مسلمانوں نے مل کر باہمی مدد سے دوبارہ ان حصوں کی تعمیر کا کام جلد مکمل کرلیا۔

اُردن کے شریعت کالج کے پرنسپل کی رائے

مندرجہ بالا استفسار University of Jordan میں شریعت کالج کے پرنسپل جناب ڈاکٹر ابراہیم زید الکیلانی صاحب کو بھی ارسال کیا گیا جنہوں نے اس کا ایک اصولی جواب دیا جو یہ ہے کہ:

1۔ جو اسلامی حکومت میں یا اسلامی معاشرہ میں شریعت کے احکام پر کاربند ہو اسے احکام اللہ کا پابند سمجھا جائے گا۔

2۔ شریعت کی مقرر کردہ حدود اور سزاؤں کا نافذ کرنا صرف اور حکومت یا حکومتی اداروں کا کام ہے اس سلسلہ میں فردی طور پر لوگوں کو ان سزاؤں کو لاگو کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

3۔ صحیح العقیدہ مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ احکام اللہ کی ادائیگی پر عملی طور پر کاربند ہو جائے۔

(از مجلہ التقوی عدد ینایر 1989ء صفحہ29)

تبصرہ

اس فتویٰ سے بھی اتنی بات تو واضح ہو جاتی ہے کہ جو کوئی اپنے آپ کو اسلامی احکام کا پابند کرتا ہے اور مسلمان کہتا ہے اسے ویسے ہی سمجھا جائے گا اس کے باوجود اگر کسی مسلمان کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ فلاں شخص عقائد کے لحاظ صحیح مسلمان نہیں بلکہ خواہ اس کی نظر میں کافر ہی کیوں نہ ہو تب بھی اس کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ اٹھ کر کسی کو واجب القتل قرار دے دے اور اس فتویٰ کی تنفیذ کرنے والوں کو جنت کی بشارتیں دیتا پھرے۔

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁❁

مجلس خدام الاحمدیہ یوگنڈا کے سالانہ اجتماع کا انعقاد

(رپورٹ: داؤد احمد بھٹی ۔ مبلغ سلسلہ یوگنڈا)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے افراد جماعت کے اندر مسابقت الی الخیر کی روح پیدا کرنے کی غرض سے عالمگیر جماعت احمدیہ کی تنظیموں میں ہر سال مختلف علمی روحانی اور ورزشی مقابل جات لوکل وزونل سطح پر منعقد کروائے جاتے ہیں۔ انہی تربیتی پروگراموں میں سے ایک یوگنڈا مشرقی افریقہ میں مورخہ 16-15 اگست 2009 بروز ہفتہ اتوار جماعت کے جنجا زون میں منعقد ہوا۔ یہ جماعت کی تنظیموں کا خاصہ ہے کہ ایسے پروگراموں میں ملک کے طول وعرض میں بسنے والے بڑے جذبہ اور خلوص سے ان پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں۔

اعلان شدہ پروگرام کے مطابق خدام و اطفال مورخہ 15/اگست بروز ہفتہ کو اپنے مرکزی مقام پر مختلف گروپس میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ جوں جوں گروپس کی آمد ہوتی رجسٹریشن کے عمل سے گزر کر مخصوص جگہ پر تشریف لے جاتے۔ اس روز دوپہر 1:30 بجے اجتماع کا باقاعدہ افتتاح مکرم نیشنل صدر صاحب خدام الاحمدیہ ڈاکٹر موسیٰ صاحب نے کیا۔ اس کے بعد مکرم حافظ کساوے صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی طرف سے موصول شدہ خدام الاحمدیہ کے نام پیغام انگلش اور لوکل زبان میں پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ایک علمی تقریر ہوئی جو کہ اعجاز احمد نیّر صاحب مربی سلسلہ نے کی اس تقریر کا عنوان 'حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد از روئے قرآن وحدیث' تھا۔

اس تقریر کے بعد فی البدیہہ تقاریر کا مقابلہ ہوا جس کا عنوان اسلام میں خلافت مقرر کیا گیا۔ یہ مقابلہ تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

نماز عصر کے بعد مجالس کے مابین ورزشی مقابلہ جات ہوئے جو اجتماعی ٹیموں اور انفرادی سطح پر تھے اور یہ مقابلے نماز مغرب تک جاری رہے۔

نماز مغرب عشا کے بعد سوال جواب کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس مجلس کے لئے مکرم آدم حمید صاحب اور اور حافظ کساوے صاحب نے سوالوں کے جوابات دئے۔ اس کے بعد رات ایک گھنٹہ تک اطفال الاحمدیہ کے مابین تربیتی وعلمی پروگرام ہوئے۔

مورخہ 16 اگست 2009 بروز اتوار نماز تہجد و فجر سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ نماز کے بعد درس القرآن ہوا جو لوکل زبان میں مکرم حافظ کساوے صاحب نے دیا مختلف علمی وورزشی مقابلے دوپہر تک جاری رہے۔

بعد دوپہر اختتامی اجلاس ہوا جو مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب امیر جماعت احمدیہ یوگنڈا کی صدارت میں ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی تقریر کی۔ آپ کی تقریر 'تمام برکتیں خلافت سے منسلک ہیں' پر مشتمل تھا۔ آپ نے خدام الاحمدیہ اور ہر فرد جماعت کو نظام خلافت اور عہدیداروں کے ساتھ مضبوط تعلق رکھنے کی طرف ترغیب دلائی۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے امسال تمام خدام الاحمدیہ کو چھ ماہ میں نماز باترجمہ یاد کرنے کا ٹارگٹ دیا۔

امسال اجتماع کی خصوصی باتیں

1۔ امسال جماعت احمدیہ یوگنڈا کے خدام الاحمدیہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اجتماع کے موقع پر خلیفہ وقت کی طرف سے محبت بھرا پیغام موصول ہوا۔

2۔ امسال صد سالہ خلافت جوبلی کی برکت سے خدام الاحمدیہ کی حاضری 700 رہی جو گزشتہ سال سے 200 صد زائد تھی۔

3۔ پانچ خدام 40 کلومیٹر فاصلہ پیدل طے کر کے اجتماع میں شامل ہوئے۔

4۔ 14 خدام 75 کلو میٹر کا فاصلہ سائیکلوں پر طے کے شامل ہوئے۔

5۔ سوائے ایک زون کے تمام زون نے بھرپور شرکت کی۔

قارئین الفضل انٹرنیشنل کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس اجتماع کی تمام برکتوں سے ہر خادم اور طفل کو بہرہ ور کرے۔

❁❁❁❁❁❁

تحریک جدید کا رواں مالی سال

تحریک جدید کا رواں مالی سال قریب الاختتام ہے۔ تمام امراء، مبلغین انچارج اور صدران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں اور

❁...... جو افراد جماعت ابھی تک اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی سعادت سے محروم ہیں انہیں شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔

❁...... نومبائعین کو بھی اس میں شامل کیا جائے خواہ معمولی رقم ہی کیوں نہ ہو۔

❁...... 31/اکتوبر سے پہلے پہلے وعدوں کے مطابق 100 فیصد وصولی یقینی بنانے کے لئے بھرپور جدوجہد فرمائیں۔

❁...... دفتر اول کے مرحومین کے جو کھاتے جاری ہو رہے ہیں ان کے متعلق ہدایت یہ ہے کہ ان کا ریکارڈ مقامی سطح پر رکھا جائے۔ براہ کرم اس بات کا بھی جائزہ لے لیں کہ شعبہ تحریک جدید نے یہ کام مکمل کرلیا ہے۔

جزاکم اللہ احسن الجزا

(مبارک احمد ظفر ۔ ایڈیشنل وکیل المال ۔ لندن)

خطبہ جمعہ

قرآن ایسی کتاب ہے کہ سوائے پاک کے اور کسی کی فہم اس تک نہیں پہنچتی۔ اس وجہ سے ایک ایسے مفسر کی حاجت پڑی کہ خدا کے ہاتھ نے اسے پاک کیا ہو۔

(قرآن مجید کی عظمت وشان کا تذکرہ اور احباب جماعت کو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے کی اہم نصائح)

ہر محبّ وطن پاکستانی یہ چاہے گا کہ ملک میں امن ہو اور مُلّائیت کا خاتمہ ہو۔

انشاءاللہ جماعت احمدیہ کے حق میں پاکستان میں اور تمام اسلامی ممالک میں وہ الٰہی تقدیر بڑی شان سے ظاہر ہوگی اور خود بخود روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ حقیقی مسلمان کون ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 11/ستمبر 2009ء بمطابق 11/تبوک 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

لَوْاَنْزَلْنَاهٰذَاالْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۔ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (سورة الحشر آیت 22)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اگر ہم نے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تو ضرور دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے عجز اختیار کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور یہ تمثیلات ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ تفکر کریں۔

بعض لوگوں کے دل اتنے سخت ہو جاتے ہیں کہ کلام الٰہی کا ان پر اثر ہی نہیں ہوتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جو میں نے تلاوت کی ہے فرمایا کہ اگر ہم یہ قرآن پہاڑ پر بھی اتارتے تو وہ بھی خوف سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔

پس اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعض انسانوں کے دل پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت ہوتے ہیں۔ اپنے مقصد پیدائش کو بھول جاتے ہیں۔ اپنے پیدا کرنے والے کو بھول جاتے ہیں۔ اپنی عاقبت کو بھول جاتے ہیں۔

سورۃ بقرہ میں انسانی دلوں کی سختی کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً۔ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۔ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ۔ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ (البقرة:75) یعنی اس کے بعد پھر تمہارے دل سخت ہو گئے۔ گویا وہ پتھروں کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ پتھروں میں سے ایسے ہیں جن میں سے دریا بہتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جب پھٹ جائیں تو ان میں پانی بہنے لگتا ہے، چشمے پھوٹ پڑتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر جاتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کی تقدیروں کا، اللہ تعالیٰ کے کلام کا، دنیا میں اللہ تعالیٰ کی جو مختلف تقدیریں چل رہی ہیں ان کا جمادات پر بھی اثر ہوتا ہے۔ لیکن انسان کا دل ایسا سخت ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو دیکھ کر بھی اپنے اندر تبدیلی لانا نہیں چاہتا۔ سورۃ بقرہ کی اس آیت میں یہودیوں کے حوالے سے بات ہو رہی ہے لیکن یہ حوالہ صرف واقعہ نہیں بلکہ پیشگوئی بھی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا نہیں کرو گے تو تمہارے دل بھی اسی طرح سخت ہوں گے۔

آج کل کے حالات دیکھیں تو یہ مسلمانوں کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے۔ غور کریں کہ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے؟ باوجود اس کے کہ مغربی دنیا میں جب یہاں کے سیاستدانوں کو مسلمان اپنے فنکشنز میں بلاتے ہیں یا خود اپنے فنکشنز کرتے ہیں تو تقریروں میں، فنکشنز میں یہ لوگ مسلمانوں کی تعریف بھی کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب مجموعی طور پر کسی فیصلے کا وقت آتا ہے تو فیصلے وہی کئے جاتے ہیں جو ان کی اپنی مرضی کے ہوں نہ کہ مسلمانوں کے مفاد کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

پس مسلمانوں کی یہ جو دوسرے درجے بلکہ تیسرے درجے کی حیثیت ہے اور ان کے اپنے ملکوں میں بھی حکومتیں چلانے کے لئے دوسروں کی طرف نظر ہے۔ پھر آسمانی اور زمینی آفات ہیں۔ یہ سب کیا ہے؟ سورۃ حشر کی آیت جس کی مَیں نے تلاوت کی ہے اس سے پہلی آیات میں مومن ہی مخاطب ہیں جنہیں تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کل کے لئے کچھ آگے بھیجنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آخرت کی اور عاقبت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ کی یاد کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ورنہ فرمایا اگر اس طرف توجہ نہیں کرو گے تو نتیجتاً تم خود اپنی پہچان کھو بیٹھو گے۔ فسق و فجور میں پڑ کر ذلت کا سامنا کرو گے۔ پس ہوش کرو اور شیطان کے پنجے سے نکلو اور اپنے دلوں کی سختیوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے بھر کر نرمی میں بدلو۔ لیکن شیطان نے ایسا قابو کیا ہے کہ حقیقت کو سمجھنا نہیں چاہتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا نقشہ ایک جگہ اس طرح کھینچا ہے کہ وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (الانعام:44) یعنی ان کے دل تو اور بھی سخت ہو گئے ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں شیطان نے انہیں اور بھی خوبصورت کر کے دکھایا ہے۔ ہر آفت سے، ہر مشکل سے سبق لینے کی بجائے ظلموں میں اَور بڑھ جاتے ہیں۔ فسق و فجور میں اَور بڑھ جاتے ہیں۔

پاکستان میں بھی آج کل شور ہو رہا ہے۔ ہر جگہ مار دھاڑ ہوتی ہے۔ کہیں بجلی کے خلاف، کہیں دوسرے ظلموں کے خلاف، کہیں مہنگائی کے خلاف جلوس نکل رہے ہیں، کہیں دوسری آفات ہیں۔ لیڈر جو ہیں ان کو بھی کوئی فکر نہیں۔ اخباروں میں کالم لکھے جا رہے ہیں کہ ہم لوگ تباہی کے کنارے کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور یہ سب کچھ کیا ہے؟ اس کی ایک بہت بڑی وجہ مَیں بتاتا ہوں اور یہ وجہ ایک عرصہ سے بتا رہا ہوں کہ زمانہ کے امام کو ماننا تو درکنار، وہ تو ایک طرف رہا ایسے قانون لاگو کئے گئے ہیں کہ ماننے والوں پر قانون کی آڑ میں ظلم کئے جاتے ہیں۔ وہ ظلم تو پہلے بند کرو۔ امام الزمان کے خلاف ہر سرکاری کاغذ پر گالیوں کی جو بھرمار کی جاتی ہے اس کو تو بند کرو۔ ورنہ خدا تعالیٰ کی تقدیر اپنے پیاروں کے لئے اپنا کام کرتی ہے۔ کوئی غیر مسلم اگر اللہ اور محمدؐ کا نام یہاں پاکستان میں لے لے، گلوں میں لاکٹ پہنے ہوں تو بڑے خوش ہوتے ہیں۔ لیکن احمدی اگر اللہ اور محمد ﷺ کا نام اپنی مسجدوں اور گھروں پر لکھیں تو اسے توڑ کر گندے نالوں میں بہایا جاتا ہے۔ اُس وقت ان کو خیال نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ کے نام کی بے حرمتی ان سرکاری کارندوں کے ذریعہ سے ہو رہی ہے۔ اُس وقت ہتک رسول ان کو نظر نہیں آ رہی ہوتی۔ پس جب یہ چیزیں نظر نہیں آتیں تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر پھر اپنا کام دکھاتی ہے۔

پاکستان میں علماء کہلانے والوں کی جہالت کا یہ حال ہے کہ ایک پروگرام کرنے والے کمپیئر ہیں، مبشر لقمان صاحب۔ بہرحال بڑی جرأت سے وہ پروگرام کر رہے ہیں۔ ٹی وی پہ ان کا پروگرام آیا۔ کتنی دیر جاری رہتا

ہے۔ کس حد تک بے خوف رہتے ہیں یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن بہر حال ان کا ایک پروگرام آیا جب اس میں احمدیوں کا ذکر ہوا تو ایک عالم صاحب وہاں بیٹھے جواب دے رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ جس طرح کوکا کولا کا ٹریڈ مارک ہے اور اس نام سے کوئی اَور کمپنی کوکا کولا نہیں بنا سکتی ورنہ پکڑی جائے گی اسی طرح مسلمان صرف ہم کہلا سکتے ہیں اور احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہیں گے تو ان کو سزا ملے گی۔ ایسے فتوے دینے والے یہ علماء ہیں جن کے بارہ میں حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ایک زمانہ میں انتہائی جاہل اشخاص کو لوگ اپنا سردار بنالیں گے اور ان سے جا کر مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے۔ پس خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ مسلمان کون ہے؟ مَیں اس کی کسی لمبی علمی بحث میں نہیں پڑنا چاہتا لیکن یہ واضح ہو کہ کامل فرمانبردار اور آنحضرت ﷺ کے تمام حکموں پر عمل کرنے والے اور قرآن کریم کی پیروی کرنے والے اگر کوئی ہیں، مسلمان کی تعریف میں آتے ہیں تو وہ احمدی ہیں۔

دو احادیث بھی اس بارہ میں پیش کر دیتا ہوں جس سے مسلمان کی وہ تعریف واضح ہو جاتی ہے جو آنحضرت ﷺ نے فرمائی ہے اور یہی حقیقی تعریف ہے، نہ کہ ان علماء کی تعریف جو کوکا کولا کے پیٹنٹ (Patent) نام کو اسلام کے نام کے ساتھ ملانا چاہتے ہیں۔ جہالت کی انتہا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ ابی مالک روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مَنْ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَكَفَرَ بما يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ (مسلم کتاب الایمان۔باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لاالٰہ الا اللہ) کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے یہ اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور انکار کیا ان کا جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جاتی ہے تو اس کے جان و مال قابل احترام ہو جاتے ہیں۔ (ان کو قانونی تحفظ حاصل ہو جاتا ہے)۔ باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ وہی جانتا ہے کہ اس کی نیت کیا ہے اور وہ اس کی نیت کے مطابق اسے بدلہ دے گا۔ کلمہ پڑھنے کے بعد، لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰه کہنے کے بعد، وہ بندوں کی گرفت سے آزاد ہو جاتا ہے۔

پھر ایک دوسری حدیث میں آتا ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مَنْ صَلَّى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوْا اللّٰهِ فِى ذِمَّتِهٖ۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل استقبال القبلۃ حدیث نمبر 391)

حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور اس میں ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے، ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے۔ جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے لی ہے۔ پس اللہ کی ذمہ داری کی بے حرمتی نہ کرو۔ اسے بے اثر نہ بناؤ اور اس کا وقار نہ گراؤ۔

پس علماء جو یہ کہتے ہیں اُن سے میری درخواست ہے کہ اپنے اسلام کو پیٹنٹ نہ کروائیں۔ ایسا اسلام پیش نہ کریں جو اللہ اور اس کے رسول کی تعریف کے مخالف ہے۔ اسلام وہی ہے جس کی تعریف آنحضرت ﷺ نے فرمائی ہے۔ ہمیں تو اِس تعریف کے تحت آنحضرت ﷺ نے مسلمان قرار دے دیا ہے اور اس کے بعد نہ ہمیں کسی مولوی کے سرٹیفیکیٹ کی ضرورت ہے اور نہ کسی پارلیمنٹ کے سرٹیفیکیٹ کی ضرورت ہے۔

اسی ضمن میں ایک اور بات بھی مَیں بیان کر دوں۔ گزشتہ دنوں کسی اخبار کے حوالے سے مجھے ایک خبر کسی نے بھجوائی۔ اس کی انہوں نے فوٹو کاپی نکال کے یا اس کا پرنٹ نکال کے مجھے بھجوادی۔ احمدیوں میں ایسی خبروں کو میرے علم میں لانے کے لئے بھی اور شاید میری رائے پوچھنے کے لئے بھی بھجوانے کا شوق ہے۔ اور خبر تھی الطاف حسین صاحب کے حوالے سے جو ایم کیو ایم کے لیڈر ہیں کہ انہوں نے احمدیوں کے حق میں کھل کر بیان دیا ہے اور احمدیوں کے ساتھ پاکستان میں جو کچھ زیادتی اور ظلم ہو رہا ہے، اس کی کھلی کھلی مذمت کی ہے کہ یہ غلط اقدام کئے جا رہے ہیں۔ غلط باتیں کی جا رہی ہیں۔ جب یہ خبر پہنچی تو پریس کے نمائندوں کو چونکہ خبر کو سنسنی خیز کرنے کا بڑا شوق ہوتا ہے کسی اخبار نے شاید اس پر یہ خبر لگا دی کہ مرزا مسرور احمد اور الطاف حسین کی لندن میں میٹنگ ہوئی اور انہوں نے منصوبہ بندی کی ہے کہ پنجاب میں اور پاکستان میں کس طرح ایم کیو ایم کو فعال کی جائے۔

جہاں تک الطاف حسین صاحب کے بیان کا تعلق ہے ہر محبّ وطن پاکستانی میرے خیال میں یہ چاہے گا کہ ملک میں امن ہو اور ملائیت کا خاتمہ ہو اور فرقہ واریت اور مذہبی منافرت کو ملک سے باہر نکالا جائے۔ بڑی خوشی کی بات ہے۔ مجھے اس بات پہ خوشی ہوئی کہ الطاف حسین صاحب نے یہ بیان دیا اور جرأت کا مظاہرہ کیا بلکہ اس دفعہ کافی اچھا بیان دے کر کافی جرأت کا مظاہرہ کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ملک میں امن دیکھنا چاہتے ہیں۔ فرقہ واریت اور مذہبی منافرت کو ختم کرنا چاہتے ہیں تا کہ ملک ترقی کرے۔ نیتوں کو تو اللہ بہتر جانتا ہے۔ ہم کسی کی نیت پر تو شبہ نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس نیک مقصد کامیاب کرے اور کبھی وہ سیاست یا کسی سیاسی مصلحت کی بھینٹ نہ چڑھ جائیں۔ لیکن کل ہی رات کو مَیں نے ٹی وی آن کیا۔ خبریں دیکھتے ہوئے تو اس پہ خبر آ رہی تھی کہ ختم نبوت کے علماء کو جو انہوں نے خطاب کیا اس سے اب ان کی تسلی ہو گئی ہے۔ ختم نبوت والوں کے جو تحفظات تھے ان کے اس بیان کے بعد وہ دور ہو گئے ہیں۔ مَیں نے تفصیل تو نہیں دیکھی کہ کیا تحفظات تھے اور کیا تسلی ہوئی لیکن بہر حال لگتا ہے کہ ان کا کچھ بیان آیا جس سے مولوی خوش ہو گئے۔ مولویوں کی حکومت کا تو یہ حال ہے کہ گزشتہ دنوں اخبار میں وزیر اعظم پاکستان کا یہ بیان تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ یہ کام ہو جائے لیکن علماء سے مجھے ڈر لگتا ہے۔ وزیر اعظم کی طاقت کا تو یہ حال ہے۔

جہاں تک میری میٹنگ کا سوال ہے جیسا کہ مَیں نے کہا سنسنی پیدا کرنے کے لئے خبریں لگانے والے دن کو بھی خوابیں دیکھتے ہیں۔ اگر کوئی میٹنگ ہوئی ہوتی تو جس طرح الطاف صاحب بیان دے رہے ہیں شاید یہ بھی بتا دیتے کہ میری میٹنگ ہوئی ہے۔ ہاں یہ مَیں ضرور کہوں گا کہ اللہ کرے کہ جو بھی ملک کو بچانے کے لئے ان نفرتوں کی دیواروں کو گرانے کی کوشش کرے، اللہ تعالیٰ اسے کامیاب کرے۔ ہمیں تو ملک سے محبت ہے۔ ہم نے اس کے بنانے میں بھی کردار ادا کیا ہے اور اس کے قائم رکھنے کے لئے بھی ہر قربانی کریں گے اور کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ۔ ہر احمدی کو دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ملک میں ایسے لیڈر پیدا کرے۔

جہاں تک احمدیوں پر ظلموں کا سوال ہے اور اس کے توڑ کے لئے ہماری کوششیں ہیں تو یہ کہ ہم نے اپنے معاملات جو ہیں خدا تعالیٰ کے سپرد کئے ہیں۔ اگر ہم راز و نیاز کرتے ہیں تو اپنے پیارے ربّ سے اور ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ احمدیت کے حق میں جو سکیم خدا تعالیٰ بنائے گا اور بنا رہا ہے اس کے سامنے تمام انسانی تدبیریں ہیچ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اور ضرور جماعت احمدیہ کے حق میں پاکستان میں اور تمام اسلامی ممالک میں وہ الٰہی تقدیر بڑی شان سے ظاہر ہو گی۔ اور خود بخود روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ حقیقی مسلمان کون ہے اور اسلام کا درد رکھنے والا کون ہے۔

پس مَیں احمدیوں سے، خاص طور پر جو پاکستانی احمدی ہیں چاہے وہ ملک میں رہ رہے ہیں یا ملک سے باہر ہیں کہوں گا کہ ملک کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے اور ملک کی سالمیت کو جو داؤ پہ لگایا ہوا ہے اس سے ملک باہر نکلے۔ اسی طرح دوسرے مسلمان ممالک ہیں۔ عرب ممالک ہیں وہاں کے رہنے والے احمدیوں کو بھی رمضان کے ان دنوں میں جو گزر رہے ہیں اور خاص طور پر دعاؤں کی قبولیت کے دن ہیں، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے دن ہیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر مبرم کے جلد نظارے ہمیں دکھائے۔

اب مَیں واپس اسی آیت کے مضمون کی طرف آتا ہوں جو مَیں نے تلاوت کی تھی۔ مسلمان کی تعریف میں ذرا وقت لگ گیا لیکن یہ بیان کرنا بھی ضروری تھا۔

اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ لَوْاَنْزَلْنَاهٰذَاالْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ۔ (الحشر:22) اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’ایک تو اس کے یہ معنے ہیں کہ قرآن شریف کی ایسی تاثیر ہے کہ اگر پہاڑ پر وہ اترتا تو پہاڑ خوف خدا سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور زمین کے ساتھ مل جاتا۔ جب جمادات پر اس کی ایسی تاثیر ہے تو بڑے ہی بے وقوف وہ لوگ ہیں جو اس کی تاثیر سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور دوسرے اس کے معنے یہ ہیں کہ کوئی شخص محبت الٰہی اور رضائے الٰہی کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک دو صفتیں اس میں پیدا نہ ہو جائیں۔ اوّل تکبر کو توڑنا جس طرح کہ کھڑا ہوا پہاڑ جس نے سر اونچا کیا ہوا ہوتا ہے، گر کر زمین سے ہموار ہو جائے۔ اسی طرح انسان کو چاہئے کہ تمام تکبر اور بڑائی کے خیالات کو دُور کرے۔ عاجزی اور خاکساری کو اختیار کرے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ پہلے تمام تعلقات اس کے ٹوٹ جائیں جیسا کہ پہاڑ گر کر مُتَصَدِّعًا ہو جاتا ہے۔ اینٹ سے اینٹ جدا ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی اس کے پہلے تعلقات جو موجب گندگی اور الٰہی نارضامندی تھے وہ سب تعلقات ٹوٹ جائیں اور اب اس کی ملاقاتیں اور دوستیاں اور محبتیں اور عداوتیں صرف اللہ تعالیٰ کے لئے رہ جائیں۔ (الحکم جلد 5 نمبر 21 مورخہ 10/جون 1901ء صفحہ 9۔ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم نمبر 338۔ زیر سورۃ الحشر آیت 22)

پس یہ تکبر توڑنے کی ضرورت ہے اور اپنے دلوں کی سطح ہموار کرنے کی ضرورت ہے۔ مَیں پھر دوبارہ ان نام نہاد علماء کو کہوں گا۔ بات پھر وہیں پلٹ جاتی ہے کہ جب تک مسیح موعودؑ کے مقابلہ میں اپنے تکبر سے پُرسَر جو ہیں وہ نیچے نہیں کرو گے تو قرآن کی اور اسلام کی اسی قسم کی تعریفیں ہی کرتے رہو گے جو مضحکہ خیز ہیں۔ اب اللہ اور رسول ﷺ سے محبت کا دم بھرنا ہے تو امام وقت سے تعلق جوڑنا بھی ضروری ہے۔ پھر دیکھو مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں تم کس طرح عزت کی نگاہ سے دیکھے جاؤ گے۔ تب اس پاک کلام کے اسرار و رموز تمہیں سمجھ آئیں گے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر اتارا۔ اس کا فہم تمہیں حاصل ہو گا۔ کیونکہ قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے بھی خدا تعالیٰ کے برگزیدہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسا کہ خود قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ۔ فِىْ كِتَابٍ مَّكْنُوْنٍ۔ لَايَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعہ: 78تا80) کہ یقیناً ایک عزت والا قرآن ہے، ایک چھپی ہوئی کتاب ہے، محفوظ کتاب ہے کوئی اسے چھو نہیں سکتا، سوائے پاک کئے ہوئے لوگوں کے۔

ان آیات میں جہاں غیر مسلموں کے لئے قرآن کریم کی عزت و عظمت کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کو بتایا گیا ہے کہ اس کی عظمت ہے۔ ایک ایسی کتاب ہے جو بیش بہا خزانہ ہے۔ جس کی تعلیم محفوظ ہے یعنی اس کے نزول کے وقت سے یہ محفوظ چلی آ رہی ہے اور تا قیامت محفوظ رہے گی۔ لیکن فائدہ وہی اٹھائیں گے جو پاک دل ہو کر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں گے۔ وہاں مسلمانوں کے لئے بھی اس میں نصیحت ہے کہ صرف مسلمان ہو کر اس سے فیض نہیں پایا جا سکتا۔ جب تک پاک دل ہو کر اس پر عمل نہیں کرتے اور اس کا مکمل فہم حاصل نہیں کرتے اور اس دُرّ مکنون کو حاصل کرنے کے لئے ان مُطَهَّرِيْن کی تلاش نہیں کرتے جن کو خدا تعالیٰ نے اس کے فہم سے نوازا ہے یا نوازتا ہے اور اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں اور خدا تعالیٰ کے وعدے کے مطابق یہ مقام آنے والے مسیح و مہدی کو ہی ملنا تھا اور ملا ہے اور خدا تعالیٰ سے براہ راست علم پا کر آپؑ نے اس عظیم کتاب کے

اسرار ورموز ہم پر کھولے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن کے حقائق ودقائق انہی پر کھلتے ہیں جو پاک کئے گئے ہیں۔

(ماخوذ از برکات الدعا روحانی خزائن جلد نمبر 6 صفحہ 18)

’’پس ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے ایک ایسے معلم کی ضرورت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پاک کیا ہو۔ اگر قرآن کے سیکھنے کے لئے معلم کی حاجت نہ ہوتی تو ابتدائے زمانہ میں بھی نہ ہوتی‘‘۔ فرمایا کہ ’’یہ کہنا کہ ابتدا میں تو حل مشکلات قرآن کے لئے ایک معلم کی ضرورت تھی لیکن جب حل ہوگئیں تو اب کیا ضرورت ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حل شدہ بھی ایک مدت کے بعد پھر قابل حل ہو جاتی ہیں۔ ماسوا اس کے اُمّت کو ہر ایک زمانہ میں نئی مشکلات بھی تو پیش آتی ہیں‘‘۔

اب دیکھیں عملاً اُمّت میں اس کا اظہار بھی ہوگیا۔ کئی سو آیات ایک وقت میں قرآن کریم کی منسوخ سمجھی جاتی تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پاک بندے جن کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا، ان کو حل کرتے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام کو حل کر دیا۔ پس معلم کی ضرورت تو خود اسلام کی تاریخ سے بھی ثابت ہے۔ یہ جو اتنے فرقے بنے ہوئے ہیں یہ بھی اس لئے ہیں کہ جس جس کو اپنے ذوق کے مطابق سمجھ آئی اور اس نے اسی کو آخری فیصلہ سمجھ کے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا اور لاگو کر لیا اس پر قائم ہوگیا۔ بڑے بڑے مسائل تو ایک طرف رہے اب وضو کے بارہ میں ہی مسلمانوں میں اختلاف پایا جاتا ہے، حالانکہ قرآن کریم میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ ’’قرآن جامع جمیع علوم تو ہے‘‘ یعنی تمام علوم اس میں پائے جاتے ہیں ’’لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی زمانہ میں اس کے تمام علوم ظاہر ہو جائیں بلکہ جیسی جیسی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ویسے ویسے قرآنی علوم کھلتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کی مشکلات کے مناسب حال ان مشکلات کو حل کرنے والے روحانی معلم بھیجے جاتے ہیں۔

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 348)

پھر آپؑ خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں: ’’کہتے ہیں کہ ہم کو مسیح و مہدی کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ قرآن ہمارے لئے کافی ہے اور ہم سیدھے راستے پر ہیں۔ حالانکہ جانتے ہیں کہ قرآن ایسی کتاب ہے کہ سوائے پاک کے اور کسی کی فہم اس تک نہیں پہنچتی۔ اس وجہ سے ایک ایسے مفسر کی حاجت پڑی کہ خدا کے ہاتھ نے اسے پاک کیا ہو اور بینا بنایا ہو‘‘۔ (خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد نمبر 16 صفحہ 184-183 مطبوعہ ربوہ۔ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ 309)

آج کل جو مسلمانوں کی حالت ہے وہ اس لئے ہے کہ خدا کے برگزیدہ کو (بھیجے ہوئے کو) جو خدا سے علم پا کر آیا، جس نے اس زمانہ میں قرآن کی جو تفسیر تھی وہ ہمارے سامنے پیش کی۔ اس کو ماننے سے انکاری ہیں۔ پس مسلمانوں کی بقا اور اُمّت کا عزت و وقار اسی سے وابستہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے کہنے پر عمل کریں اور اس کو مانیں۔

آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’سچی بات یہی ہے کہ مسیح موعود اور مہدی کا کام یہی ہے کہ وہ لڑائیوں کے سلسلہ کو بند کرے گا اور قلم، دعا اور توجہ سے اسلام کا بول بالا کرے گا۔ اور افسوس ہے کہ لوگوں کو یہ بات سمجھ نہیں آتی اس لئے کہ جتنی توجہ دنیا کی طرف ہے، دین کی طرف نہیں۔ دنیا کی آلودگیوں اور ناپاکیوں میں مبتلا ہو کر یہ امید کیونکر کر سکتے ہیں کہ ان پر قرآن کریم کے معارف کھلیں۔ وہاں صاف لکھا ہے لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 553 مطبوعہ ربوہ)

یہ بات جہاں عام مسلمانوں کے لئے سوچنے کا مقام ہے وہاں ہمیں جو احمدی مسلمان ہیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے والی ہے۔ پس اس بابرکت مہینے میں ہر احمدی کو خدا تعالیٰ سے یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ ہمارے دلوں کو اس طرح پاک کرے کہ قرآن کریم کی برکات سے ہم اس طرح فیض پانے والے ہوں جس طرح خدا تعالیٰ ایک حقیقی مومن سے چاہتا ہے اور جس کی وضاحت اس زمانے میں خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نے ہمارے سامنے پیش فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے حسن، اس کی تعلیم اور اس کے مقام کے بارہ میں قرآن کریم میں جو بیان فرمایا ہے، بہت جگہ پہ ہے بلکہ سارا قرآن کریم ہی بھرا ہوا ہے۔ اس کی چند مثالیں مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جو قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں گے ان کو پھر اس وجہ سے کیا مقام ملتا ہے۔

جو پاک دل ہو کر اس کو سمجھتا ہے اور سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اس کا بھی بڑا مقام ہے۔ اس بارہ میں ایک روایت میں آتا ہے کہ سہل بن معاذ جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو قیامت کے روز اس کے ماں باپ کو دو تاج پہنائے جائیں گے جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی جو ان کے دنیا کے گھروں میں ہوتی تھی‘‘۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ ابواب قراءۃ القرآن باب فی ثواب قراءۃ القرآن حدیث 1453)

پھر جب اس کے والدین کا یہ درجہ ہے تو خیال کرو کہ اس شخص کا کیا درجہ ہوگا جس نے قرآن پر عمل کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے کہ ’’جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے‘‘۔ (کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)۔ یہ عزت تبھی ہے جب ہم عمل کر رہے ہوں گے اور پھر اللہ تعالیٰ کے ہاں اس چیز کا جو درجہ ہے وہ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے۔

قرآن کریم کے کامل کتاب اور اس کی خوبصورت تعلیم کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ’’چونکہ قرآن کریم خاتم الکتب اور اکمل الکتب ہے اور صحائف میں سے حسین اور جمیل ترین ہے۔ اس لئے اس نے اپنی تعلیم کی بنیاد کمال کے انتہائی درجہ پر رکھی ہے اور اس نے تمام حالتوں میں فطری شریعت کو قانونی شریعت کا ساتھی بنا دیا ہے تا وہ لوگوں کو گمراہی سے محفوظ کر دے اور اس نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ انسان کو اس بے جان چیز کی طرح بنا دے جو خود بخود دائیں بائیں حرکت نہیں کر سکتی اور نہ ہی کسی کو معاف کر سکتی یا اس سے انتقام لے سکتی ہے جب تک کہ خدائے ذوالجلال کی طرف سے اجازت نہ ہو‘‘۔

(ترجمہ خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 316)

پس قرآن کریم کی تعلیم پر حقیقی عمل یہ ہے کہ اس کے ہر حکم کو بجالانے کی کوشش کی جائے تبھی عمل کرنے والے کی یا پڑھنے والے کی ہر حرکت و سکون جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع کہلائے گی اور یہ بھی نہیں کہ اس کی تعلیم میں کوئی مشکل ہے بلکہ یہ فطرت کے عین مطابق ہے۔ اس کا ذکر خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ پہ کیا ہے۔ مثلاً روزوں کے جو احکام ہیں اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ (البقرۃ:186) کہ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔ یہ ایک اصولی اعلان ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم فطرت کے مطابق ہے اور اس کے بارہ میں یہ بتایا گیا کہ اس میں آسانیاں ہی آسانیاں ہیں۔ تمہاری طاقتوں کے مطابق تمہیں تعلیم دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور پھر یہ تعلیم ان اعلیٰ معیاروں کا پتہ دینے والی ہے جو معیار تمہیں خدا تعالیٰ کے قریب ترین کر دیتے ہیں۔

پھر ایک جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ (القمر:18) اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟ یہاں نصیحت اس لئے نہیں کہ نصیحت برائے نصیحت ہے۔ کر دی اور مسئلہ ختم ہوگیا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان نصائح کو پکڑو اور ان پر عمل کرو۔ اگر یہ خیال ہے کہ مشکل تعلیم ہے تو یہ خیال بھی غلط ہے۔ یہ اس خدا کا کلام ہے جس نے انسان کو پیدا کیا اور ہر انسان کی استعدادوں کا بھی اس کو علم ہے۔ وہ خدا یہ اعلان کرتا ہے کہ اس کی نصیحتیں اور اس قرآن کی تعلیم پر جو عمل ہے وہ انسانی استعدادوں اور فطرت کے عین مطابق ہے۔ پس کیا اس کے بعد بھی تم اس سوچ میں پڑے رہو گے کہ اس تعلیم پر میں کس طرح عمل کروں؟ اس تعلیم پر عمل کرو تو جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے بے انتہا انعامات کے وارث ٹھہرو گے۔

پھر اس قرآن میں پرانی قوموں کے جو حالات بیان کئے گئے ہیں وہ بھی اس لئے ہیں کہ نصیحت پکڑو اور اپنے اعمال کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق رکھو تا کہ وہ آفات اور پکڑ اور عذاب جو پرانی قوموں پر آتے رہے اس سے بچے رہو۔

پھر ایک آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن کریم کی یہ تعلیم جو ہے وہ ہمیشہ رہنے والی ہے۔ فرمایا کہ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَھَّرَۃً فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ (البینۃ:3-4) اللہ کا رسول مطہر صحیفے پڑھتا تھا۔ ان میں قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات تھیں۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی تفصیل سے مختلف جگہوں پر روشنی ڈالی ہے۔ ایک بیان مَیں پڑھتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ ’’قرآن مجید لانے والا وہ شان رکھتا ہے کہ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَھَّرَۃً فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ (البینۃ:3-4) ایسی کتاب جس میں ساری کتابیں اور ساری صداقتیں موجود ہیں۔ کتاب سے مراد اور عام مفہوم وہ عمدہ باتیں ہیں جو بالطبع انسان قابل تقلید سمجھتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 51-52۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ) (وہ باتیں ہیں جن کو انسانی طبیعت سمجھتی ہے کہ اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ ان کی پیروی کی جا سکتی ہے اور کی جانی چاہئے)۔

فرمایا: ’’قرآن شریف حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور وہ رطب و یابس فضولیات کا کوئی ذخیرہ اپنے اندر نہیں رکھتا‘‘ (اس میں کوئی فضول بات نہیں)۔ ’’ہر ایک امر کی تفسیر وہ خود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے۔ وہ ہر ایک پہلو سے نشان اور آیت ہے۔ اگر کوئی اس امر کا انکار کرے تو ہم ہر پہلو سے اس کا اعجاز ثابت کرنے اور دکھلانے کو تیار ہیں‘‘۔ (یہ چیلنج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس وقت دیا۔)

فرمایا کہ: ’’آجکل توحید اور ہستی الٰہی پر بہت زور آور حملے ہو رہے ہیں‘‘۔ (اور اس زمانے میں پھر آجکل اللہ تعالیٰ کے وجود کے خلاف بہت زیادہ کتابیں لکھی جا رہی ہیں تو آج کل پھر قرآن کریم کو پڑھنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔) فرمایا کہ ’’آجکل توحید اور ہستی الٰہی پر بہت زور آور حملے ہو رہے ہیں۔ عیسائیوں نے بھی بہت کچھ زور مارا اور لکھا ہے۔ لیکن جو کچھ کہا اور لکھا وہ اسلام کے خدا کی بابت ہی لکھا ہے۔ نہ کہ ایک مُردہ، مصلوب اور عاجز خدا کی بابت۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ہستی اور وجود پر قلم اٹھائے گا۔

اس کو آخر کار اسی خدا کی طرف آنا پڑے گا۔ جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ کیونکہ صحیفۂ فطرت کے ایک ایک پتے میں اس کا پتہ ملتا ہے اور بالطبع انسان اسی خدا کا نقش اپنے اندر رکھتا ہے۔ غرض ایسے آدمیوں کا قدم جب اٹھے گا وہ اسلام ہی کے میدان کی طرف اٹھے گا''۔ فرمایا: ''یہ بھی تو ایک عظیم الشان اعجاز ہے۔ اگر کوئی شخص قرآن کریم کے اس معجزہ کا انکار کرے تو ایک ہی پہلو سے ہم آزما لیتے ہیں یعنی اگر کوئی شخص قرآن کریم کو خدا کا کلام نہیں مانتا تو اس روشنی اور سائنس کے زمانہ میں ایسا مدعی خدا تعالیٰ کی ہستی پر دلائل لکھے۔ بالمقابل ہم وہ تمام دلائل قرآن کریم ہی سے نکال کر دکھلا دیں گے اور اگر وہ شخص توحید الٰہی کی نسبت دلائل قلمبند کرے تو وہ سب دلائل بھی ہم قرآن کریم ہی سے نکال کر دکھا دیں گے۔ پھر وہ ایسے دلائل کا دعویٰ کر کے لکھے جو قرآن کریم میں نہیں پائے جاتے۔ یا ان صداقتوں اور پاک تعلیموں پر دلائل لکھے جن کی نسبت اس کا خیال ہو کہ وہ قرآن کریم میں نہیں ہیں۔ تو ہم ایسے شخص کو واضح طور پر دکھلا دیں گے کہ قرآن شریف کا دعویٰ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (البینۃ:4) کیسا سچا اور صاف ہے۔ اور یا اصل و فطرتی مذہب کی بابت دلائل لکھنا چاہے تو ہم ہر پہلو سے قرآن کریم کا اعجاز ثابت کر کے دکھلا دیں گے اور بتلا دیں گے کہ تمام صداقتیں اور پاک تعلیمیں قرآن کریم میں موجود ہیں۔ الغرض قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جس میں ہر ایک قسم کے معارف اور اسرار موجود ہیں لیکن ان کے حاصل کرنے کے لئے مَیں پھر کہتا ہوں کہ اسی قوتِ قدسیہ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعہ: 80)۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 52-51 مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ جامع کتاب ہے اور ہدایت کا ذخیرہ ہے جس کو پڑھنے والا اور عمل کرنے والا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہدایت کے راستوں پر گامزن رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ چیلنج دیا تھا یہ آج تک قائم ہے۔ بلکہ آپ کے مریدوں نے بھی اس پر عمل کر کے دنیا کو ثابت کیا کہ قرآن کریم کی صداقت ہر زمانے کے لئے ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے جو نظریہ پیش کیا تھا وہ بھی خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور قرآن کریم کی صداقت کو ہی ثابت کرتا ہے۔ پس آج بھی جو احمدی سائنٹسٹ، ریسرچ کرنے والے ہیں اس صداقت کو سامنے رکھتے ہوئے غور کریں تو خدا تعالیٰ انشاء اللہ خود ان کی راہنمائی فرمائے گا۔

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ ہدایت پانے کے بارے میں فرماتا ہے۔ اس میں قرآنی تعلیم کے مطابق روحانی ہدایت بھی ہے اور آئندہ آنے والے علوم کی طرف راہنمائی کی ہدایت بھی ہے۔ فرمایا وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ (النمل:93) اور یہ کہ قرآن کی تلاوت کرو۔ پس جس نے ہدایت پائی تو وہ اپنی ہی خاطر ہدایت پاتا ہے۔ پھر تلاوت کرنے سے قرآن کریم میں ہدایات نظر آئیں گی۔ لیکن ہر قسم کی ہدایت وہی پا سکتے ہیں جن کے متعلق یہ فیصلہ آ چکا ہے کہ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کہ جب تک پاک صاف نہیں ہوں گے۔ اس کے بغیر سمجھ نہیں آئے گی۔ قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے بھی پاک ہونا شرط ہے۔

پھر قرآن کریم کا ایک دعویٰ یہ ہے کہ اس میں سب کچھ موجود ہے۔ بنیادی اخلاق ہیں اور اس اخلاقی تعلیم سے لے کر اعلیٰ ترین علوم تک اس کتاب مکنون میں ہر بات چھپی ہوئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ یونس میں فرماتا ہے کہ وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ۔ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (یونس:62) اور تو کبھی کسی خاص کیفیت میں نہیں ہوتا اور اس کیفیت میں قرآن کی تلاوت نہیں کرتا۔ اسی طرح تم اے مومنو! کوئی اچھا عمل نہیں کرتے مگر ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس میں مستغرق ہوتے ہو اور تیرے ربّ سے ایک ذرہ برابر بھی کوئی چیز چھپی نہیں رہتی۔ نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ ہی اس سے چھوٹی اور نہ کوئی بڑی چیز ہے مگر کھلی کھلی کتاب میں تحریر ہے۔

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی شان کا اظہار ہے۔ ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی نظر کا اظہار ہے۔ غائب اور حاضر اور دور اور نزدیک اور چھوٹی اور بڑی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ پس یہ اعلان ہے مومن کے لئے اور غیر مومن کے لئے بھی، مسلمان کے لئے بھی اور کافر کے لئے بھی کہ یہ عظیم کتاب کامل علم رکھنے والے خدا کی طرف سے اتاری گئی ہے اور اس میں تمام قسم کے علوم، واقعات، انذاری خبریں اور اس کے ماننے والوں کی ذمہ داریوں کے بارہ میں بھی بتا دیا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص کتاب ہے اسی لئے اس کتاب کے نازل ہونے کے بعد اس کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ بھی رکھا ہوا ہے اور اس کے نازل ہونے کے بعد نہ اس کا انکار کرنے والے کے لئے راہ فرار ہے اور نہ ہی اس کو ماننے کا دعویٰ کر کے عمل نہ کرنے والوں کے لئے کوئی عذر رہ جاتا ہے۔ پس ماننے والوں کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب صداقت کا اقرار کیا ہے تو اپنے قبلے بھی درست رکھنے ہوں گے۔ اپنی نیتوں کو بھی صحیح نہج پر رکھنا ہوگا۔ اپنے نفس کا جائزہ بھی لیتے رہنا ہوگا۔ صرف یہ کہنا کہ ہم قرآن کریم کو پڑھتے ہیں اور یہ کافی ہے۔ یہ کافی نہیں ہے۔ صرف یہ کہنا کہ ہم اس کے ذریعہ سے دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہیں تو یہ کافی نہیں ہے۔ بلکہ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ اس کے پڑھنے سے ہمارے اندر کیا تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ان تبدیلیوں کی وجہ سے دوسرے ہم سے کیا اثر لے رہے ہیں۔ اُن میں کیا تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اُن کا اسلام کی طرف کیسا رجحان ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کا رشتہ دار نہیں ہے۔ جب اس نے ہر بات کھول کر قرآن کریم میں بیان کر دی۔ جب اس نے اپنے وعدے کے مطابق زمانے کا معلم بھیج دیا تو پھر اس بات پر ماننے والوں کو جوابدہ ہونا ہوگا کہ اگر تم نے اپنے اوپر اس تعلیم کو لاگو کرنے کی کوشش نہیں کی تو کیوں نہیں کی؟ اور منکرین کو بھی جواب دینا ہوگا۔ ان کی بھی جواب طلبی ہوگی کہ جب اتنی واضح تعلیم اور نشانات آ گئے تو تم نے امام کو کیوں قبول نہیں کیا۔ اور جہاں تک منکرین کا تعلق ہے ان کا معاملہ تو خدا تعالیٰ کے پاس ہے۔ (وہی جانتا ہے کہ ان سے) وہ کیا سلوک کرتا ہے۔ لیکن ہمیں اپنا معاملہ صاف رکھتے ہوئے اس کتاب کی تلاوت اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''اگر ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایۂ نازِ ایمان و اعتقاد ہوتے، تو ہم قوموں کو شرمساری سے منہ بھی نہ دکھا سکتے۔ مَیں نے قرآن کے لفظ میں غور کی۔ تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے لائق کتاب ہوگی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ فرقان کے بھی یہی معنی ہیں۔ یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی۔ اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کریں۔ بڑے تأسّف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتناء اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت نہ ٹھہر سکے گی''۔ (ملفوظات جلد اوّل۔ صفحہ 386۔ جدید ایڈیشن)

یہاں ایک وضاحت بھی کر دوں کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حدیث کو ترک کرو اور قرآن کو پڑھو۔ لیکن دوسری جگہ فرمایا ہے کہ احادیث اگر قرآن کریم کے تابع ہیں تو ان کو لو اور دوسریوں کو رد کرو صرف احادیث کے اوپر نہ چلو۔ (ماخوذ از 'ازالہ اوہام'۔ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 454)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے پیغمبر خدا ﷺ کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہو گئے۔ ابتدا میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصے میں نہ آیا تھا''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 409 مطبوعہ ربوہ)

پس آج بھی ہماری فتح قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور احمدیت کے غلبہ کے نظارے ہمارے نزدیک تر کرے۔

اس وقت ایک افسوسناک اطلاع بھی ہے۔ ہمارے مبلغ سلسلہ کینیڈا، مکرم محمد طارق اسلام صاحب کی دو دن پہلے وفات ہوگئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی عمر 54 سال تھی۔ ان کو جگر یا Spleen کا کینسر ہوا اس کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی ہے۔ مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ آپ نے 1978ء میں شاہد کا امتحان پاس کیا اس کے بعد پاکستان میں مختلف جگہوں پر رہے۔ پھر آپ نے مرکز ربوہ میں وکالت علیاء میں بھی کام کیا۔ ان کو اٹلی بھجوایا گیا تھا لیکن ویزا نہ ملنے کی وجہ سے کچھ ماہ بعد واپس آ گئے۔ پھر وکالت تبشیر میں کام کیا۔ 1993ء سے کینیڈا میں خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ وینکوور میں اور آٹوا میں مربی کے طور پر کام کرتے رہے۔ بڑے ملنسار اور پیار کرنے والے اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ اپنے عزیزوں کا، رشتہ داروں کا، غریبوں کا بڑا خیال رکھنے والے تھے۔ جماعتی روایات کا بھی بڑا گہرا علم تھا اور اطاعت کا بڑا سخت جذبہ ان میں پایا جاتا تھا۔ خلافت سے بڑی محبت کرنے والے تھے۔ ایک تو ہر احمدی کو ہوتی ہے۔ ہر مربی کو ہونی چاہئے اور ہوتی ہے لیکن بعضوں کی محبت غیر معمولی ہوتی ہے۔ یہ بھی ان میں شامل تھے۔ کبھی کوئی شکایت نہیں پیدا ہوئی تھی۔ بڑی باریک بینی سے، محنت سے ہر کام کرنے والے تھے۔ میرے کینیڈا کے جو دورے ہوتے رہے ہیں تو اس وقت یہ ملاقاتوں کے لئے یا دوسرے کاموں کے لئے پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں ڈیوٹیاں بھی دیتے رہے اور ہمیشہ بڑی خوش اسلوبی سے اور بڑی محنت سے کام کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کی اہلیہ اور پانچ بچیاں ہیں۔ دو کی شادی ہوگئی ہے۔ چھوٹی بچی ان کی شاید بارہ سال کی ہے۔ ان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر اور حوصلہ دے اور ان کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ مجید سیالکوٹی صاحب جو ہمارے یہاں مبلغ ہیں طارق اسلام صاحب کے بہنوئی ہیں اور ان کے ایک بھائی حافظ طیب احمد غانا میں ہیں وہ جنازہ پہ نہیں جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سب عزیزوں کو رشتہ داروں کو صبر اور حوصلہ دے۔ ابھی جمعہ کی نماز کے بعد انشاء اللہ ان کا جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے زیر ہدایت

مختلف زبانوں میں
تراجم قرآن کریم کی اشاعت

(نصیر احمد قمر۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن)

ڈینش ترجمہ قرآن کریم

مکرم نعمت اللہ صاحب بشارت امیر و مبلغ انچارج ڈنمارک لکھتے ہیں:

ڈینش زبان میں ترجمہ قرآن کی سعادت حضرت مصلح موعودؓ کی اجازت اور سرپرستی میں ڈنمارک کے پہلے احمدی اور موصی مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب کو حاصل ہوئی۔ آپ نے احمدیت کی آغوش میں آنے کے بعد اس بابرکت کام کا آغاز کیا اور جون 1960ء تک پہلے پانچ پاروں کے ترجمہ کا کام مکمل کرلیا۔ اور مرکز کی طرف سے پہلے پارے کی اشاعت کی اجازت آنے پر نومبر 1960ء میں اس کی اشاعت عمل میں آئی اور مکرم سید کمال یوسف صاحب مبلغ سلسلہ مقیم اوسلو ناروے نے اس کا پیش لفظ لکھا۔ عربی متن اور ڈینش ترجمہ کے علاوہ اس میں 37 گرانقدر تشریحی نوٹس شامل کئے گئے تھے۔ جس کی اشاعت سنٹرل پرنٹنگ پریس NYKØBING, SJÆELLAND سے ہوئی۔

بعدازاں دوسرا اجزو جو پارہ نمبر 2، 3، 4 پر مشتمل تھا 5000 کی تعداد میں شائع کیا گیا اور اس میں بھی ترجمہ کے علاوہ تفسیری نوٹس شامل اشاعت تھے۔

تیسرا اجزو جو پانچویں، چھٹے اور ساتویں اور آٹھویں پارہ کے صرف پہلے رکوع تک پر مشتمل تھا شائع ہوا۔ یہ پارے حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی میں ہی طبع ہو گئے۔ جس کی طباعت کے اخراجات کا ایک حصّہ مرکز نے اور ایک حصّہ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانؓ صاحب نے ادا کیا۔ بقیہ رقم قرآن کریم کی فروخت سے ادا ہوئی۔ اسی طرح تین ہزار کرونر کی رقم وزیراعظم سعودی عرب خالد بن عبدالعزیز (جو بعد میں شاہ خالد بنے) نے مبلغ انچارج کو بھجوائی تھی وہ بھی اس کام میں شامل کرلی گئی۔ فجزاھم اللہ۔ مزید اشاعت کیلئے ایک لاکھ روپیہ کا سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے طباعت کا کام رک گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس طرح انتظام فرمایا کہ ڈنمارک کے ایک مشہور پبلشر BORGEN نے درخواست کی کہ انہیں مکمل ترجمہ قرآن مجید شائع کرنے کا موقع دیا جائے۔ چنانچہ مکمل قرآن مجید کا ڈینش ترجمہ خلافت ثانیہ کے مبارک دور میں مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کی تعمیر کا کام مکمل ہونے پر اس کے افتتاح سے چند ماہ قبل یعنی 17 مارچ 1967ء میں شائع ہوا۔ جو ڈنمارک کی ایک مشہور پبلشنگ کمپنی BORGENS FORLAG نے شائع کیا۔ اور اس کی پرنٹنگ کوپن ہیگن کے ایک مطبع DET HOFFENS BERG SKE ETABLISSEMENT میں ہوئی۔ تین جلدوں میں شائع ہونے والے اس ایڈیشن کے کل 1272 صفحات تھے اور اس کا ہدیہ 55 کرون مقرر کیا گیا تھا۔

مکرم میڈسن صاحب نے اس ترجمہ کے ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ترجمہ قرآن تفسیر صغیر، پانچ جلدوں میں انگریزی تفسیر القرآن اور جرمن ترجمہ قرآن کے علاوہ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے ترجمہ قرآن سے بھی استفادہ کیا۔

محترم مولانا سید کمال یوسف صاحب اور محترم حضرت میر مسعود احمد صاحب مبلغین سلسلہ ڈنمارک نے بھی اس ترجمہ پر نظر ثانی کی۔ جبکہ ان کے علاوہ ڈنمارک کے ایک مستشرق پروفیسر LEO WEISBERG نے بھی ترجمہ پر نظر ثانی کی۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ مکرم میڈسن صاحب نے ترجمہ کرنے سے پہلے قرآن کریم کے مشکل الفاظ کی ڈینش میں ایک ڈکشنری خود تیار کی۔ اس ترجمہ سے قبل قرآن کریم کا کوئی اور ترجمہ ڈینش زبان میں موجود نہ تھا۔ اس لئے یہ ترجمہ اوّلیت رکھتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا پیغام

18 /جنوری 1967ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی خدمت میں اس ترجمہ کا پہلا نسخہ بذریعہ ہوائی ڈاک بھجوایا گیا جس پر حضور نے مبارک باد کا حسب ذیل تار ارسال فرمایا:

"مجھے ڈینش ترجمہ حاصل کر کے بہت خوشی ہوئی۔ آپ کو اسی طرح سب احمدی احباب کو مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا کا یہ پیغام جلد از جلد ڈینش لوگوں کے دل منور کرے۔"

(الفضل 14اپریل 1970ء)

ترجمہ سے متعلق اخبارات میں چرچا

مورخہ 16/ مارچ 1967ء کو مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب کی طرف سے پہلے ڈینش ترجمہ قرآن کی اشاعت پر ایک پریس ریلیز جاری کی گئی جس میں مختصراً قرآن کریم کا تعارف بھی شامل تھا۔ اور یہ ذکر بھی کہ یہ ترجمہ عربی متن سے براہ راست کیا گیا ہے۔ اور اس کیلئے عربی کی مشہور لغات لسان العرب، اقرب الموارد، المفردات اور عربی، انگلش انسائیکلو پیڈیا (Lane) سے استفادہ کیا گیا تھا۔

پریس ریلیز اور پریس کانفرنس کے انعقاد کے بعد کثیر تعداد میں سکنڈے نیویا کے اخبارات نے قرآن کریم کے اس ترجمہ کے بارہ میں انٹرویوز اور مضامین شائع کئے اور اس طرح پہلی بار ڈینش عوام کو حقیقی طور پر قرآن کریم سے تعارف حاصل ہوا۔ یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ محترم میڈسن صاحب نے قرآن کریم اور اسلام کو سمجھنے اور اس سے آگاہی کیلئے قرآن کریم کے ڈینش ترجمہ کی اشاعت کے موقع پر آنحضرت ﷺ کی سیرت و سوانح پر ایک مختصر مگر جامع اور مدلل کتاب ڈینش میں شائع کی۔ قرآن کریم کے ڈینش ترجمہ کی خبر میڈیا میں آنے کے بعد ملک کے تمام اخبارات نے یکصد سے زائد بار یہ خبر نمایاں طور پر شائع کی۔ انٹرویوز، آرٹیکل اور ریویو لکھے۔ جن کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔

ڈینش ترجمہ قرآن کی اشاعت پر سربراہان مملکت کے پیغامات مبارکباد

ملکی اور غیر ملکی شخصیات نے مبارک باد کے پیغامات بھیجے۔ جن میں سعودی عرب کے شاہ فیصل، شاہ اردن، شاہ ایران اور صدر جمال عبدالناصر نے بھی مبارک باد کے خطوط بھیجے۔

......ڈنمارک کے مشہور پادری کارل ایرک برگ نے لکھا:

"عبدالسلام میڈسن تعریف کے مستحق ہیں۔ اکثر ممالک میں ترجمہ قرآن پایا جاتا ہے مگر ڈینش لوگ لمبا عرصہ تک اس سے غافل رہے۔ میری خواہش ہے کہ یہ کتاب اور اس کا پیغام عوام و خواص سب پڑھیں کیونکہ یہ کتاب عیسائی کلیسیا کو سب سے بڑا چیلنج ہے"

......ایک اور ڈینش دوست مسٹر ALMA DELMONTE نے اپنے تبصرہ میں لکھا کہ بورگن (Borgen) پبلشنگ کمپنی کا شائع کردہ قرآن کریم کا ڈینش ترجمہ منظر عام پر آگیا ہے۔ مدرس اوّل عبدالسلام میڈسن نے یہ ترجمہ براہ راست کیا ہے۔ NORDEN ممالک کی سب سے پہلی مسجد Hvidovre کے قریباً افتتاح کے ساتھ ہی ڈینش ترجمہ قرآن شائع ہوا جو خصوصی اہمیت کا حامل ہے اور ظاہر ہے کہ انہیں اس اہم کام کے آغاز سے پہلے اصل عبارت کا بارہا مطالعہ کرنا پڑا ہے جس کے نتیجہ میں ایک بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ تین جلدیں شائع ہوئیں۔ ایک تحقیق کرنے والے اور روحانی طور پر بیدار شخص کیلئے یہ ناممکن ہے کہ اپنی کتابوں کے انتخاب میں اسے شامل نہ کرے۔ بظاہر نظر یہ ترجمہ اپنے اصل کے بالکل عین مطابق ہے جو محمد ﷺ نے اپنے صحابہ کو دیا۔ افسوس ہے کہ نبصرہ نگار عربی نہ پڑھ سکنے کے باعث اس کی تفصیل میں نہیں جاسکتا...... ترجمہ ایسی عام فہم زبان میں ہے کہ ہر ایک اسے پڑھ اور سمجھ سکتا ہے جو اپنے دن کے اوقات میں سے کچھ وقت اس پر صرف کرے۔"

......ایک سکول انسپکٹر مسٹر AKSEL KNUDSEN نے دو صفحات پر مشتمل اپنے تبصرہ میں لکھا کہ:

"Borgen پبلشنگ کمپنی نے مکمل ڈینش ترجمہ قرآن اور کتاب لائف آف محمد (ﷺ) مصنف عبدالسلام میڈسن کی شائع کی ہیں۔ دونوں کتب علمی، ادبی اور مذہبی تاریخ اور معلومات کے حوالہ سے خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ خاص طور پر ایسے وقت میں ان کی اشاعت جبکہ دنیا کے مذاہب اپنی تبلیغ اور معلومات مہیا کرنے کے کاموں میں پوری دنیا میں مصروفِ عمل ہیں۔ اس تبصرہ کے آخر میں مصنف نے احمدیت کا بھی مختصر تعارف پیش کیا ہے"۔

......ایک مصنف نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ "قرآن کریم کا مکمل طور پر ترجمہ انتہائی خوشی کا باعث ہے کیونکہ اب اسلام کے بارے میں لاعلم ہونے کا کوئی بہانہ کسی کے پاس نہیں ہوگا۔"

"اس بات سے ہمیں عیسائی نظریہ کے لحاظ سے کوئی خطرہ نہیں کہ ڈنمارک میں ایک اسلامی تنظیم آئی ہے۔ جنہوں نے مسجد کی تعمیر کی اور قرآن کریم کا ترجمہ ڈینش میں کیا۔ اگر اس سے ہماری توقعات کے برعکس اسلام کی مقبولیت ڈینش قوم میں ہو بھی تو شاید اس سے یہ ایک فائدہ ہو کہ ڈینش احباب میں اسلام اور عیسائیت کی حقیقت کو جاننے کے لئے جستجو پیدا ہو۔"

اخبار خلیج ٹائمز میں ڈینش ترجمہ قرآن کا تذکرہ

اخبار خلیج ٹائمز نے 16 /اپریل 1980ء کی اشاعت میں میڈسن صاحب کے ڈینش ترجمہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ:

" In 1956 after five years of the political studies inculding intensive study of the Arabic language and the Holy Quran and extentensive study of Hadith and other islamic literature. Mr. Madsen embraced Islam and took the Muslim Name of Abdul Salaam. He invited a Pakistani missionary from Holland to giv lecture on Islamata Teacher´s Training college in Ribe, in the following years, small communities were established in Stockholm and Oslo.
In 1967 the Glorious Quran was published by Borgen Publishing Hous with the Arabic text and with Danish translation and notes made by Abdul Salaam Madsen. "Muhammad- His life and Teaching" by the same author was published at the same time."

ترجمہ: پانچ سال تک عربی زبان، قرآن حکیم، حدیث اور دیگر اسلامی لٹریچر کا گہرا مطالعہ کر کے 1956ء میں مسٹر میڈسن نے اسلام قبول کیا اور عبدالسلام اسلامی نام اختیار کرلیا۔ انہوں نے ہالینڈ سے

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

مبلغ اسلام کو دعوت دی کہ ٹیچر ٹریننگ کالج واقع رہیے میں اسلام کے متعلق لیکچر دیں۔چند سالوں میں سٹاک ہالم اوراوسلو میں چھوٹی چھوٹی جماعتیں قائم کی گئیں۔

1967ء میں بورگن پبلشنگ ہاؤس نے عبدالسلام میڈسن کا ڈینش زبان میں کیا ہوا قرآن کریم کا ترجمہ مع نوٹس اورعربی متن کے شائع کیا۔اسی زمانہ میں اسی مصنف کی کتاب ''محمدؐ کی زندگی اور آپ کی تعلیم'' شائع ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد 17صفحہ 500.449)

اب تک شائع ہونے والے ایڈیشن

ڈینش قرآن کریم کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک کل پانچ ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں۔جس میں سے پہلے ایڈیشن کا ذکر اوپر ہوچکا ہے دیگر ایڈیشنز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

دوم ایڈیشن سن اشاعت 1980ء پریس NARAYANA تعداد اشاعت 3000۔

سوم ایڈیشن 1986ء میں جو کہ جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کا تاریخی سال تھا شائع ہوا۔اس موقع پر ڈینش قرآن کریم کا نظر ثانی شدہ ایڈیشن شائع ہوا۔مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب نے شب وروز کی محنت شاقہ سے اس ترجمہ پر نظر ثانی کی اوراس میں گرانقدر نوٹس کا اضافہ کیا۔پہلی بار اس ترجمہ کی کمپوزنگ کمپیوٹر پر کی گئی اور تفسیر صغیر کی طرز پر ہر آیت کا ترجمہ عربی عبارت کے ساتھ دو کالم میں ساتھ درج کیا گیا۔کمپوزنگ کی سعادت محترمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ فضل منان صاحب، مکرم منصور احمد طارق صاحب ابن مکرم عبدالکریم طارق صاحب نے حاصل کی جبکہ ڈینش ترجمہ کے ساتھ عربی متن کی پیسٹنگ مکرم منصور احمد مبشر صاحب مبلغ سلسلہ ڈنمارک نے کی۔ اور مکرم الحاج نوح سوین ہنسن صاحب نے نہ صرف پروف ریڈنگ کی بلکہ ترجمہ اور نوٹس کے معیار کو بہتر بنانے کیلئے مفید تجاویز دیں۔اور پہلے ایڈیشن کے 22 سال بعد نہایت خوبصورت، دیدہ زیب اور اعلیٰ کاغذ پر اس ترجمہ کی طباعت NORBOK A/S پرنٹنگ پریس میں 1989 کو عمل میں آئی۔یہ ترجمہ 5000 کی تعداد میں شائع ہوا۔

اس نئے ایڈیشن کی اشاعت پر قریباً تین لاکھ ڈینش کراؤن خرچ ہوئے جن میں سے ایک لاکھ اسی ہزار مکرم مامون الرشید صاحب آف گوٹن برگ نے ادا کئے جس کے لئے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے بطور خاص اجازت حاصل کی تھی۔ بقیہ رقم جماعت احمدیہ ڈنمارک نے ادا کرنے کی توفیق پائی۔

چہارم ایڈیشن 2001ء میں ناروے کے ایک پرنٹنگ پریس AIT GJØVIKAS میں 7000 کی تعداد میں شائع ہوا۔

پنجم ایڈیشن۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورمبارک میں حضور انور کی اجازت سے 2006ء میں شائع ہوا جو ناروے کے ہی ایک پرنٹنگ پریس NORDBOOK A/S میں 2000 کی تعداد میں شائع ہوا۔اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند ماہ میں چھٹے ایڈیشن کی اشاعت کی تیاری تکمیل کے مراحل میں ہے۔

کاپی رائٹ:

ابتداء میں اس ترجمہ کے کاپی رائٹ پبلشنگ کمپنی کے پاس تھے۔بعدازاں مکرم میڈسن صاحب نے کمپنی کی طرف سے ملنے والی رائلٹی کمپنی سے نقد وصول کرنے کی بجائے قرآن مجید کی طباعت کے حقوق کی صورت میں حاصل کرکے جماعت کو پیش کردی۔فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

تفسیری نوٹس:

تفسیر صغیر کی طرز پر اس ڈینش ترجمہ میں تفسیری نوٹس شامل ہیں جن کی کل تعداد ایک ہزار دوصد اکیاسی (1281) ہے۔

مترجم ڈینش ترجمہ قرآن مجید مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب کے حالاتِ زندگی

مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب ڈنمارک کے پہلے احمدی ہیں۔آپ ڈنمارک کے صوبہ JUTLAND میں JERNE کے مقام پر 28 نومبر 1928ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد عیسائی پادری تھے۔اب بھی اُن کے خاندان کے کئی افراد پادری کے طور پر کام کررہے ہیں۔مکرم میڈسن صاحب بھی یونیورسٹی میں کرسچین تھیالوجی کی تعلیم حاصل کررہے تھے۔ان کو بھی پادری بننا تھا۔لیکن بالکل اچانک طور پر قرآن کریم کے مطالعہ نے ان کی زندگی میں ایک انقلاب برپا کردیا۔وہ خود کہتے ہیں کہ ''1955ء کی موسمِ گرما کی تعطیلات کا ذکر ہے جب میں دینیات کے آخری امتحانات کی تیاری کررہا تھا میں نے اپنے والد محترم کی لائبریری میں قرآن کریم کا ایک انگریزی ترجمہ پایا جسے میں نے ایک دن اورایک رات میں ختم کرلیا۔پہلی مرتبہ پڑھنے کے فوراً بعد مَیں نے اس کو دوسری بار شروع سے آخر تک بنظرعمیق پڑھا تو قرآن کریم کی تعلیمات کو دوسری تمام تعلیمات سے قطعی مختلف پایا۔چنانچہ مَیں نے حق کو پالیا اوراپنے آباءواجداد کے طریق کو ترک کرکے مسلمان ہوگیا''۔ (رپورٹ ڈنمارک مشن صفحہ 5-8)

اس وقت مکرم میڈسن صاحب کا رابطہ ابھی جماعت احمدیہ سے نہیں ہوا تھا۔ احمدیت سے ان کا رابطہ ہوا تو پہلے پیغامیوں کا لٹریچر پڑھنے کا موقع ملا۔اور جب احمدیت کے مبلغ مکرم سید کمال یوسف صاحب 1956ء میں سویڈن پہنچے تو سکنڈے نیویا کے تمام ممالک میں ان کا ذکر ہوا۔چنانچہ اسی دوران مکرم میڈسن صاحب کا بھی ان سے رابطہ ہوا۔اس سے پہلے مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب اپنی بعض غلط فہمیوں کے ازالہ کیلئے مرکز سلسلہ ربوہ سے بذریعہ خط وکتابت رابطہ قائم کرچکے تھے۔مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب قبول احمدیت کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''اسلام قبول کرنے سے قبل میں مادہ پرست (یعنی زندگی کے فلسفہ کی حیثیت سے) تھا۔سیاسی طور پر مارکس کا پیرو تھا۔اور میرے ان نظریات نے مجھے ہر بات کو عقلی طور پر پرکھنے کی طرف مائل کردیا تھا۔ بہرحال میری عقل پرستی ہی ایک ایسی چیز تھی جو مستقبل میں میرے نظریات کو بدلنے کا باعث ہوسکتی تھی۔ درحقیقت میری عقل پرستی ہی مجھے اشتراکیت سے نکال کر اسلام کی طرف لے آئی۔اور آخرکار اس بات نے مجھے یہ ماننے پر مجبور کردیا کہ عقل تن تنہا ہر بات میں راہنمائی کے قابل نہیں بلکہ اسلام کی اصل طاقت اس بات میں مضمر ہے کہ یہی ایک ایسا مذہب ہے جو انسان کا ذاتی طور پر خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کردیتا ہے۔1955ء میں مجھے اس بات کا یقین ہوگیا تھا کہ اگر دنیا میں کوئی سچا مذہب ہے تو وہ صرف اور صرف اسلام ہے۔جب مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ اسلام میں الہام کو ایک زندہ حقیقت ماننا چاہتا ہے تو مَیں نے استخارہ کرکے خدا تعالیٰ سے حضرت احمد علیہ السلام کے متعلق پوچھنے کا فیصلہ کرلیا(یہ مشورہ مجھے امام کمال یوسف صاحب نے دیا تھا۔) مجھے خدا تعالیٰ سے پوچھنا یہ تھا کہ حضرت احمد علیہ السلام خدا کے نبی ہیں یا نہیں۔چنانچہ خواب میں مجھے بتایا گیا کہ ''اِسْمُهٗ اَحْمَد'' والی پیشگوئی کے مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی۔اس کے بعد مَیں نے اللہ تعالیٰ سے خلافت کے بارے میں مدد چاہی۔چنانچہ خواب میں مجھے بتایا گیا کہ ''مَیں مقام امن میں داخل ہوگیا ہوں۔'' پہلے تو مَیں اس بات کو سمجھنے سے قاصر تھا کہ میری دعا اور اس خواب یعنی میرے سوال اور اس جواب کا آپس میں کیا تعلق ہے۔لیکن جب میں نے سورہ نور کی آیت نمبر 56 پڑھی جہاں ''مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا'' کا ذکر ہے تو میں حیران رہ گیا کہ میری دعا کا کس قدر واضح جواب مجھے دیا گیا ہے۔اس کے بعد کئی مرتبہ خدا تعالیٰ نے مجھے غیب کی خبریں دیں۔جو بعد میں پوری ہوتی رہیں۔''

مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب نے 15 فروری 1958ء کو بیعت کی اور اُسی سال کے آخیر میں 22/نومبر 1958ء میں وصیت بھی کردی۔انہوں نے اپنی جائیداد کے 1/10 حصّہ کی وصیت کی۔خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ سکنڈے نیویا کے پہلے موصی تھے۔مارچ 1958ء میں مکرم میڈسن صاحب اور ان کی اہلیہ نے افریقہ میں خدمات کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا لیکن بعد میں بعض قانونی پیچیدگیوں کی وجہ سے وہاں نہ جاسکے۔آپ نے 12 جنوری 1961ء میں اپنی زندگی وقف کرنے کی درخواست مرکز ربوہ بھجوائی۔چنانچہ 15 نومبر 1962ء کو آپ کی تقرری اعزازی مبلغ کے طور پر کردی گئی۔زندگی کے آخری لمحات تک آپ یہ خدمات بجالاتے رہے۔آپ 25 جون 2007ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔سکنڈے نیویا ممالک سے کثیر تعداد میں احمدی اورڈینش احباب آپ کے جنازہ اورتدفین میں شامل ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جون 2007ء کو آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''اس وقت ایک افسوسناک اعلان کروں گا۔ ڈنمارک کے ہمارے ایک مخلص فدائی احمدی مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب 25/جون کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کے والد عیسائی پادری تھے۔خود بھی یونیورسٹی میں کرسچین تھیالوجی کی تعلیم حاصل کررہے تھے۔عیسائیت کی تعلیم حاصل کررہے تھے۔انہوں نے بھی پادری بننا تھا۔لیکن قرآن کریم کے مطالعہ کے بعد اچانک ان کی زندگی میں انقلاب آیا اور 1955ء میں جب آپ یونیورسٹی کے فائنل امتحان کی تیاری کررہے تھے آپ نے عیسائیت کو ترک کیا اوراسلام قبول کیا۔جس کے بعد پھر 1956ء میں ہمارے مبلغ کمال یوسف صاحب سے رابطہ ہوا جو ان دنوں میں سویڈن میں تھے،ان کے ذریعہ پھر پوری تحقیق کرکے 1958ء میں خلافت ثانیہ میں آپ نے بیعت کی اور جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔پھر 1958ء میں ہی آپ نے وصیت کی توفیق پائی اوراس طرح یہ سکینڈے نیوین ممالک میں پہلے موصی تھے اور 1961ء میں اپنی زندگی وقف کرنے کی درخواست بھیجی اور 15 نومبر 1962ء کو آپ کا تقرر بطور اعزازی مبلغ ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخر وقت تک اس پر قائم رہے۔ڈینش کے علاوہ انگلش، جرمن اور عربی زبان پر بھی ان کو عبور تھا اور قرآن کریم ڈینش ترجمہ بھی انہوں نے کیا جو پہلی بار 1967ء میں شائع ہوا۔قرآن کریم کے ترجمہ کے علاوہ بھی انہوں نے جماعت کا کافی لٹریچر پیدا کیا۔جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا ترجمہ بھی شامل ہے۔ان کی بہت ساری خدمات ہیں۔کچھ عرصہ سے ان کو کینسر تھا جس کی وجہ سے بیمار تھے۔مجھے سلام اور دعا کیلئے پیغام بھجواتے رہتے تھے۔ہر خلافت سے ان کا ہمیشہ تعلق رہا۔ان کی اہلیہ بھی 1960ء میں بیعت کرکے احمدیت میں شامل ہوئی تھیں۔اہلیہ اور بیٹا ان کی یادگار ہیں''۔

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office : 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

بقیہ:رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 2

اسکے بعد حضور انور نے مکرم ڈاکٹر عیسیٰ رُستمی صاحب کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے حج کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ کیا تو نہیں مگر ارادہ ہے۔ فرمایا آپ تو ڈاکٹر ہیں آپ تو جاسکتے ہیں۔

حضور انور نے مکرم محمد سکندر Peci سے پوچھا کہ آپ نے کس مضمون میں ماسٹرز کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ Comparative Litrature میں۔ فرمایا کہ مقالہ کس پر لکھا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ایک البانین اور ایک جرمن رائٹر کے بارے میں۔ پوچھا کہ ان میں سے آپ نے کس کو زیادہ اچھا پایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جرمن رائٹر کو۔ حضور انور نے انہیں فرمایا کہ آپ تو پروفیسر ہیں۔ اچھا تو پھر آئیں۔ چنانچہ حضور انور نے انکی انگلی میں الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھی ڈالی اسی طرح باری باری دیگر اراکین وفد کے ہاتھوں میں بھی جبکہ بچوں کو چاکلیٹ اور قلم عطا فرمائے۔

ایک خاص بات جس کی حضور انور نے ہدایت فرمائی یہ تھی کہ واپس جا کر ایک چھوٹا سا پمفلٹ تیار کیا جائے جس میں خدا تعالیٰ اسلام اور احمدیت کا ذکر ہو۔ پمفلٹ کے آخر پر جماعت اور اس کی ویب سائیٹ کا ایڈریس ہو۔ اسے وہاں کے لوگوں میں تقسیم کیا جائے۔ اس ملاقات کے آخر میں حضور انور نے سب کو اپنے ساتھ تصویر اتروانے کا شرف عطا فرمایا۔ یہ میٹنگ قریباً 20 منٹ تک جاری رہی۔

آئس لینڈ کے وفد سے ملاقات

حضور انور نے انگلش زبان میں گفتگو کرتے ہوئے اس بات پر مسرت کا اظہار فرمایا کہ آپ لوگ آئس لینڈ سے جلسہ جرمنی میں شامل ہونے کیلئے آئے ہیں۔ اس کے بعد حضور انور نے مسٹر بیارنی صاحب سے انکے یہاں قیام کے تسلی بخش ہونے کے بارے میں دریافت فرمایا جس کا انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر انہیں فرمایا کہ آپ نے بتایا تھا کہ آپ یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں۔ اس پر مسٹر بیارنی نے وضاحت سے بتایا کہ میں لیکچرار ہوں اور ایک پروفیسر کے ماتحت Ph.D کر رہا ہوں میرا شعبہ مذاہب کی تعلیم سے متعلق ہے۔ حضور انور نے ان سے پوچھا کہ آئس لینڈ میں کتنے مذاہب ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ 200 کے لگ بھگ ہوں گے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ آپ مذاہب کے مختلف Sects کو بھی مذاہب میں شمار کرتے ہیں حضور انور نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جیسے Christianity ایک مذہب ہے کیتھولک، پروٹسٹنٹ اور یہوواوٹنس وغیرہ اسکے فرقے ہیں۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ عیسائیوں کے علاوہ دیگر مذاہب میں کون سب سے زیادہ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ بدھ مت کے لوگ 800 ہیں اور مسلمان قریباً 400 ہیں۔ یہ مسلمان مختلف عرب ممالک سے آئس لینڈ آئے ہوئے ہیں۔ مکرم عبدالشکور اسلم صاحب صدر جماعت آئس لینڈ نے عرض کیا کہ ان میں سے زیادہ تر عرب فلسطین اور مراکو سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مراکو سے تعلق رکھنے والے کئی احمدی یوکے اور فرانس میں موجود ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو آئس لینڈ تبلیغ کیلئے بھجوایا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے مسٹر بیارنی سے فرمایا کہ ایک آرٹیکل میں میں نے پڑھا ہے کہ آئس لینڈ کے لوگوں کی Origin کے بارے میں تحقیق ہورہی ہے۔ ایک شخص یوایس اے گیا تھا۔ وہاں سے آئس لینڈ واپس آکر اس نے اس نہج پر کام کیا ہے تاکہ وہ اپنے آباءو اجداد کے بارے میں معلوم کرسکیں۔ مسٹر بیارنی نے کہا کہ ہاں اب وہ DNA ٹیسٹ کے ذریعے اس بارہ میں جاننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حضور انور نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنا DNA ٹیسٹ کرایا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ Officialy تو نہیں البتہ پرائیویٹ طور پر کرایا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے مکرم ہاشم صاحب سے پوچھا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے جلسے کو بہت اچھا پایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیسا کہ میں نے اس سے پہلے (ہفتے کے روز بیرونی ممالک سے آنے والے وفود کے ساتھ چائے پر ہونے والی ملاقات میں) ذکر کیا تھا کہ اس سے قبل جماعت کے بارے میں جو مختلف ذرائع سے سُنا ہوا تھا اس سے بالکل مختلف دیکھا اور بہت اچھا ماحول یہاں پایا ہے۔ اب واپس جا کر میں ان لوگوں کو جو مجھے ڈراتے تھے بتاؤں گا کہ اصل حقیقت کیا ہے۔

اس پر حضور انور نے انہیں یہ واقعہ سنایا کہ عرب کے کسی شہر سے ایک بہت بڑا شاعر مکہ آیا اسے لوگوں نے بتایا کہ یہاں ایک شخص محمد (ﷺ) ہیں۔ انکی باتیں نہ سننا کیونکہ وہ جادوگر ہیں۔ اس پر اس نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی اور جب وہ خانہ کعبہ میں گیا تو آنحضرت ﷺ تلاوت فرمارہے تھے اس نے دل میں کہا کہ مَیں خود سمجھدار ہوں۔ اچھے بُرے کو سمجھتا ہوں اور عرب کے کلام کو بھی اچھی طرح سمجھتا ہوں اسلئے اگر کوئی کلام میرے کان میں پڑے گا تو مَیں خود سمجھ لوں گا۔ چنانچہ اس نے پہلے ایک کان سے روئی نکالی کیونکہ کلام بہت پیارا تھا اس نے دوسرے کان سے بھی روئی نکال دی۔ جب آنحضرت ﷺ گھر جانے لگے تو وہ پیچھے پیچھے ہولیا اور آنحضرت ﷺ کو اپنے کان میں روئی ڈالنے کا سارا واقعہ سنا کر وہ کہنے لگا کہ مَیں نے آپ کے کلام کو بہت اچھا پایا ہے۔

یہ واقعہ سنانے کے بعد حضور انور نے مسٹر ہاشم سے پوچھا کہ آپ نے کیسا پایا تو انہوں نے کہا کہ جو سن رکھا تھا اس سے بالکل Opposit پایا ہے۔ اب میں اس قابل ہوں کہ سب کو جا کر بتا سکوں کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ حضور انور نے مکرم عبدالشکور اسلم صاحب صدر جماعت آئس لینڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسٹر ہاشم سے کہا کہ اب تم ان کے ساتھ رہنے کے لئے جلد آجاؤ گے۔ اسپر مسٹر ہاشم نے خوشی کا اظہار کیا۔ حضور انور نے ان سے MTA کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اب تک صرف ایک دفعہ دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ مکرم صدر صاحب آئس لینڈ نے بتایا کہ ہم انٹرنیٹ کے ذریعے دیکھتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یوکے سے ایک آلہ ملتا ہے جو انٹرنیٹ کے ذریعے مختلف چینلز دکھا دیتا ہے، وہ لے جائیں اور اس کے ذریعے MTA دکھائیں۔

یہ ملاقات قریباً 20 منٹ جاری رہی۔ جس کے آخر میں حضور انور کے ساتھ علیحدہ علیحدہ اور پھر گروپ فوٹو بنوائے گئے۔

بلغاریہ کے وفد سے ملاقات

بلغاریہ کا وفد چونکہ بڑا تھا اس لئے اس وفد سے ملاقات کا انتظام مسجد بیت السبوح میں کیا گیا تھا۔ حضور انور جب مسجد میں داخل ہوئے تو سب اراکین وفد احتراماً کھڑے ہوگئے۔ کرسی پر رونق افروز ہونے کے بعد حال دریافت فرمایا کہ پہلی دفعہ کون کون آئے ہیں اور جلسہ کیسا لگا ہے؟ وفود کے ممبران نے جلسے کے بارے میں بتایا کہ انہوں نے یہاں بہت اچھا ماحول پایا ہے۔ اللہ اور رسول کی باتیں ہوتی رہی ہیں۔ اسکے بعد ایک صحافی نے کھڑے ہوکر پوچھا کہ جماعت احمدیہ ایک عالمگیر جماعت ہے لیکن یہاں جو باتیں ہوئی ہیں وہ خالصتاً اپنے ماحول کی ہوئی ہیں باقی دنیا کے متعلق کچھ نہیں کہا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے جلسے کا ایک روحانی ماحول ہوتا ہے اور خالصتاً دینی اور روحانی ماحول میں عبادات اور تربیت کی باتیں ہوتی ہیں لیکن اس میں بھی اگر آپ دیکھیں تو میں نے مختلف باتوں کا ذکر کیا ہے مثلاً اس وقت دنیا میں جو مالی نظام چل رہا ہے اس نے انسانوں کو ایک غلامی کے شکنجے میں جکڑا ہوا ہے اس پر بھی مَیں نے روشنی ڈالی ہے۔ ہمارا اصل کام اخلاقی طور پر تربیت کرنا ہے نہ کہ سیاسی باتوں پر وقت دینا۔ حضور نے فرمایا اس وقت کئی مسلمان جہادی تنظیمیں اسلام کے نام پر ظلم کی راہ اختیا کئے ہوئے ہیں جبکہ اسلام صلح وآشتی اور امن کا مذہب ہے ان جہادی تنظیموں کے بارے میں بھی میں نے اپنی تقریر میں ذکر کیا ہے۔ سیاسی باتیں کرنے کے تو بہت سے مواقع ہوتے ہیں۔ اسپر صحافی نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ میرا مقصد سوال کرنے کا یہ تھا کہ جماعت کو سیاست میں بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے میں نے دوستانہ مشورے کے طور پر یہ سوال کیا تھا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ مَیں نے بھی آپ کو دوست سمجھ کر ہی جواب دیا ہے۔ مَیں نے برا نہیں منایا۔ اسی صحافی نے پھر دوبارہ سوال کیا کہ مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جماعت کو سیاسی میدان میں بھی آگے آنا چاہئے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے جہاں جہاں ہماری تعداد زیادہ ہے مثلاً افریقہ میں تو وہاں خدا کے فضل سے ہمارا ایک رول ہے۔ پاکستان میں غیر مسلم قرار دینے سے قبل ہمارے احمدی اسمبلیوں کے ممبر منتخب ہوتے رہے ہیں اس کے علاوہ مَیں جب مختلف ممالک کے دوروں پر جاتا ہوں تو ان ممالک کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے انہیں مناسب مشورے بھی دیتا ہوں۔ مختلف ملکوں میں ہماری جماعت بھی سیاستدانوں کو عوام کی صحیح رنگ میں خدمت کرنے کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اور انشاء اللہ جب بلغاریہ میں بھی احمدیوں کی تعداد اتنی ہو جائیگی تو پھر ہم دیکھیں گے کہ وہاں کے احمدی منتخب ہوکر ملک کی بہتری کے لئے کیا کام کرسکتے ہیں۔

اس صحافی نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ پاکستان میں اسمبلی نے جماعت کو جو غیر مسلم قرار دیا ہوا ہے آپ کو اس بارے میں آواز اٹھانی چاہئے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ ہمیں جس جس فورم پر موقعہ ملا ہے اور جس حد تک لوگوں کو بتانے کی ضرورت ہے بتایا ہے کہ انہوں نے جو فیصلہ کیا ہے غلط ہے لیکن ہمیں کسی پارلیمنٹ سے مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور ہم اللہ کی نظر میں مسلمان ہوتے ہوئے اسلام کا پیغام دنیا مین پھیلا رہے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ جھوٹا ہوتا تو خدا تعالیٰ اب تک ہمیں کب کا ختم کرچکا ہوتا وہ خدا تو سب طاقتوں کا مالک ہے انہوں نے تو فیصلہ کر کے سمجھ لیا تھا کہ جماعت اب ختم ہوجائے گی لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے جماعت پوری دنیا میں پھیل رہی ہے اور لکھوکھہا کی تعداد میں لوگ احمدی ہورہے ہیں۔ آخر پر اس صحافی نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ میں سب کی طرف سے آپ کی مہمانوازی کا شکرگزار ہوں یہ جو ہماری پہلی ملاقات ہے اس نے آپ میں اور ہمارے درمیان پل کا کام کیا ہے اور یہ ہماری آپس میں محبت بڑھانے کا کام دیگا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ انشاء اللہ اب یہ رابطے بڑھتے چلے جائیں گے اور ہماری آپس کی یہ ملاقاتیں بڑھتی چلی جائیں گی۔ اس کے بعد ایک دوسرے صحافی نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ بلغاریہ میں جو آپ کے حالات ہیں عمومی طور پر لوگ اچھی رائے رکھتے ہیں پبلک آپ کے خلاف نہیں ہے بلکہ کچھ مخصوص لوگوں نے گونمنٹ کو آپ کے خلاف کیا ہوا ہے۔ آپ کی دعوت پر ہم یہاں آئے ہیں لیکن یہاں آنے پر ہمیں کسی نے نہیں روکا۔ سب آپ کی عزت کرتے ہیں۔ مَیں نے ایک اخبار میں آرٹیکل لکھا ہے اور حضور کی تصویر بھی شائع کی ہے کسی نے اس پر منفی ردعمل نہیں دکھایا۔ اس پر حضور انور نے انکا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ آج کے دور میں پریس ایک اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔ بلغاریہ میں مذہبی راہنماؤں کا ایک مخصوص طبقہ ہے جو جماعت کے خلاف ہے ان کے متعلق آرٹیکل لکھنے چاہئیں کہ یہ معدودے چند مذہبی مُلّاں ہیں جو جماعت کی مخالفت کرتے ہیں جبکہ عام لوگ جماعت کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اس طرح جب میڈیا شرپسندوں کو مسلسل پوائنٹ آؤٹ کرے گا اور جب مسلسل یہ بات سمجھائی جائے گی تو عوام پیار محبت اور امن کا ساتھ دیں گے مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ بھی مسلسل ایسے آرٹیکل لکھتے رہیں گے۔ یہ پوائنٹ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اس کام کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اگر آئندہ آنے والی نسلوں کو اس پر شرمندگی اٹھانی پڑے۔ بلغاریہ میں انشاء اللہ احمدیت پھیلے گی اس لئے آج کی نسل کا کام ہے کہ آگے آئے اور اپنے لوگوں کو سمجھائے کہ سچائی کیا ہے اور حکومت مولویوں کے کہنے پر مخالفت نہ کرے۔ آخر پر انہوں نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد ایک اور دوست نے کھڑے ہوکر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور جلسے کی کامیابی پر مبارکباد دی کہ تمام جلسہ بہت اچھی طرح آرگنائز کیا گیا تھا۔ میں آپ کی مہمان نوازی کا دلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے سوال کیا کہ آپ روحانی طور پر لوگوں کی تربیت تو کررہے ہیں کیا آپ کا مالی لحاظ سے بھی کوئی نظام ہے جو غریبوں کو اٹھا کر خود اپنے پاؤں پر کھڑا کرتا ہو؟ حضور نے فرمایا کہ جہاں تک غریبوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کا تعلق ہے ہم اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق افریقہ اور ایشیا میں مختلف غریب ممالک میں خدمت خلق کے کام کررہے ہیں۔ سکول ہسپتال اسوقت کام کررہے ہیں۔ مستحق طلبا کو تعلیمی وظایف بھی دئے جاتے ہیں۔ لیکن ایسٹ یورپ کے ملکوں خصوصا بلغاریہ میں ہمیں اسطرح کی رسائی حاصل نہیں ہے اور پتہ نہیں کہ یہ پابندیاں کب ختم ہوں گی۔ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات کے جذبے کے ساتھ جماعت ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعے بھی غریبوں کی تکالیف دور کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ جس حد تک ہمارے وسائل ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے ہم یہ کام کررہے ہیں۔ امیر ممالک کی طرح ہمارے بڑے بڑے بجٹ تو نہیں ہیں۔ ان امیر ملکوں اور چیریٹیز کے بڑے بڑے بجٹ رفاہی کاموں پر خرچ ہونے کی بجائے زیادہ تر انکے اپنے ہی عملے کی تنخواہوں اور دیگر کاموں پر ہی خرچ ہوجاتے ہیں۔ ہماری اس وقت کہیں کوئی حکومت نہیں اگر کسی چھوٹے سے ملک میں بھی ہماری حکومت قائم ہوگئی تو آپ دیکھیں گے ہم اس ملک کی ترقی اور غریبوں کیلئے کیا کام کرتے ہیں۔ اس پر انہوں نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد ایک وقف نو بچے نے عرض کیا کہ میرے سر میں رسولی ہے اور سر میں درد رہتی ہے۔ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ آپریشن کریں گے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ ڈاکٹروں کے مشورے پر چلیں جو بھی میڈیکل رپورٹ آئے مجھے بتائیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ جب یہ بچہ حضور انور سے مصافحہ کرنے آیا تو حضور نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

حضور انور نے بچوں اور بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم کی۔ بڑی عمر کی خواتین سلام عرض کرتی ہوئی حضور انور کے پاس سے گزرتی رہیں۔

ایک خاتون نے قریب آکر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور اپنے تعارف میں بتایا کہ وہ ایک احمدی کی کلاس فیلو ہیں اور ایم اے انگلش کیا ہوا ہے۔ مَیں جلسے کی کامیابی اور آپ کا مشن مکمل ہونے پر مبارکباد دیتی ہوں۔ حضور انور نے ان سے فرمایا کہ مشن تو ابھی مکمل نہیں ہوا مشن تو جاری ہے جلسہ مکمل ہوا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے تمام مردوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ ایک دوست نے مصافحہ کرتے ہوئے بتایا کہ میں مذہباً عیسائی ہوں مگر یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ غالب آجائیں گے ایک اور دوست نے کہا کہ مَیں آپ کی لمبی زندگی کی دعا کرتا ہوں لوگ آپ کو بہت پیار کرتے ہیں۔ پھر ایک اور دوست نے اس بات اظہار کیا کہ مَیں واپس جا کر اپنے لوگوں کو بتاؤں گا کہ آپ لوگ کتنے اچھے ہیں۔ پھر ایک صحافی نے مصافحہ کرتے ہوئے حضور انور کو بتایا کہ مَیں نے آپ کی جماعت کے بارے میں ڈاکومنٹری رپورٹ تیار

کر کے چلائی ہے اس سے بہت اچھا اثر پڑا ہے۔حضور نے ان سے کہا کہ اس ڈاکومنٹری فلم کو ایک مرتبہ پھر چلائیں۔آخر پر ایک خاتون تشریف لائیں اور کہا مَیں آپ کی صحت، کامیابیوں اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہوں۔ایک بلغارین دوست نے حضور انور سے چند منٹ کے لئے علیحدہ ملنے کی درخواست کی اس پر حضور انور نے انہیں شام ساڑھے پانچ بجے کا وقت عطا فرمایا۔

آخر پر ایک اور دوست ملنے کے لئے آئے اور کہا کہ مَیں آپ کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں آپ کا محبت کا پیغام بہت اچھا ہے حضور انور نے انہیں تحفۃً ایک قلم عطا فرمایا۔

انفرادی ملاقاتیں

وفود سے ملاقاتوں کے بعد انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو دو بجکر پینتالیس تک جاری رہیں اس دوران جرمنی کے علاوہ پاکستان، سویڈن، نائجیریا، سپین، پرتگال، شام، اٹلی، البانیہ، فرانس اور سنگاپور سے تعلق رکھنے والے 32 خاندانوں اور 20 Individuals کو ملاکر کُل 153 افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔اسکے بعد حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔

اعلانات نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے حسب ذیل چار نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

ماہم مرزا صاحبہ بنت مکرم مرزا مسیح احمد صاحب بہمراہ ہمایوں لطیف بٹ صاحب ابن مکرم عبدالباسط بٹ صاحب (ڈنمارک)، سیدہ سفینہ یاسمین بنت مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب بہمراہ فہیم احمد غفار صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی۔ عائشہ غفار صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی بہمراہ انتصار احمد صاحب ابن مکرم انتخاب احمد صاحب، نجمہ نسرین صاحبہ بنت مکرم طاہر احمد ظفر صاحب بہمراہ فلک شیر میاں صاحب ابن مکرم ظفر اللہ محمود صاحب۔ فلک شیر میاں صاحب کے وکیل کے طور پر مکرم طارق احمد ظفر پیش ہوئے۔

حضور انور نے دعا کرانے سے پہلے فرمایا "اللہ مبارک کرے آئیں دعا کرلیں۔اللہ تمام رشتے ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب فرمائے اور انہیں پیار اور محبت اور وفا کے ساتھ زندگیاں گزارنے کی توفیق دے اور ان سے جماعت کی خدمت کرنے والے وجود پیدا ہوتے رہیں"۔اسکے بعد دعا کروائی اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی ملاقاتیں

شام چھ بجے کے بعد انفرادی ملاقاتوں کا دوسرا دور شروع ہوا جس میں حضور انور نے جرمنی، پاکستان، ہندوستان، سپین، اٹلی، سویڈن، امریکہ، کینیڈا، جاپان، ڈنمارک، نائجیریا اور بلغاریہ کے افراد کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ملاقاتوں کے اختتام پر حضور انور نے 9 بجکر 51 منٹ پر مسجد بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشا پڑھائیں۔حضور انور نے نماز مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الفلق، دوسری رکعت میں سورۃ الناس اور نماز عشا کی پہلی رکعت میں سورۃ والشّمس اور دوسری رکعت میں سورۃ الضحیٰ کی تلاوت فرمائی۔

باربے کیو

نمازوں کی ادائیگی کے بعد جماعت جرمنی کی طرف سے بیت السبوح کی چھت پر باربے کیو کا انتظام کیا گیا تھا۔حضور نے ازراہ شفقت اس میں شمولیت فرمائی۔حضور انور کباب اور تکے بنانیوالے احباب کے پاس تشریف لے گئے۔اس موقعہ پر حضور انور نے فوٹو گرافر کو ہدایت کی کہ کھانے کے دوران تصاویر نہیں بنانی۔اسی وقت کھانے سے پہلے حضور انور نے بعض احباب کو فوٹو بنوانے کا موقعہ بھی عطا فرمایا۔رُسلز ہائم کے مقامی امیر مکرم شاہد لطیف انجم صاحب نے مسجد بیت الغفور کی تعمیر کے حوالے سے ذکر کیا۔اس پر حضور انور نے مکرم امیر صاحب جرمنی کو ارشاد فرمایا کہ جامعہ احمدیہ کے پراجیکٹ کی وجہ سے 100 مساجد کے منصوبہ کا Excuse نہیں ہونا چاہئے۔حضور انور نے مکرم امیر صاحب سے فرمایا کہ کیا آپ اس سال 7 مساجد تعمیر کرلیں گے؟ باربے کیو کے دوران اس طرح کے متفرق امور پر گفتگو ہوتی رہی۔باربے کیو کا انتظام کرنے والوں نے تربوز اور لسی کا انتظام بھی کیا ہوا تھا۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لسّی اور تربوز کا کوئی جوڑ نہیں۔اس لئے جنہوں نے لسّی پی ہے وہ تربوز نہ کھائیں۔

صبح سے رات گئے تک جماعتی کاموں میں انتہائی مصروف دن گزارنے کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

18 اگست 2009ء بروز منگل:

حضور انور نے نماز فجر صبح 5 بجکر 15 منٹ پر مسجد بیت السبوح فرانکفورٹ میں پڑھائی۔نماز فجر کی پہلی رکعت میں حضور انور نے سورۃ البقرہ کی آیات 256 تا 258 اور دوسری رکعت میں سورۃ اٰلِ عمران کی آیات 26 تا 28 کی تلاوت فرمائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نون سپیٹ ہالینڈ کیلئے روانگی

چونکہ پروگرام کے مطابق حضور انور کے دورہ جرمنی کا آج آخری دن تھا اسلئے حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے بچے بوڑھے خواتین اور نوجوان بہت پہلے سے ہی بیت السبوح میں جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔حضور انور صبح 10 بجکر 20 منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے گیلری میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب (جو لندن سے حضور انور کے خطابات کی انگریزی ٹرانسلیشن کیلئے جرمنی آئے ہوئے تھے) اور مکرم منظور احمد شاد صاحب معاون شعبہ امور عامہ جرمنی سے انکا حال دریافت فرمایا اور پھر دورویہ کھڑے احباب جماعت کے ہجوم میں سے گزرتے ہوئے اپنی کار کے پاس تشریف لائے اور سفر پر روانگی سے قبل دعا کرائی۔کار میں سوار ہونے سے قبل مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے انصاراللہ کی طرف سے شائع کردہ خصوصی شمارہ کی ایک کاپی حضور انور کی خدمت میں پیش کی اس شمارے میں شائع کی جانے والی تصویر دیکھ کر حضور انور نے ان سے استفسار فرمایا کہ کیا یہ تصویر شائع کرنے کی آپ نے اجازت لی ہوئی ہے؟ اس پر حضور انور نے مکرم پرائیویٹ سیکریٹری صاحب سے جماعتوں کو اشاعت سے قبل اجازت لینے کی ہدایت کے بارے میں استفسار فرمایا تو بتایا گیا کہ وکالت تبشیر کے ذریعے یہ ہدایت بھجوائی جاچکی ہے۔جس پر حضور انور نے مکرم صدر صاحب کو اس قسم کی مرکزی ہدایت کی تعمیل کی طرف توجہ دلائی۔اس کے بعد حضور انور اپنی گاڑی میں تشریف فرما ہوئے اور حضور انور کا قافلہ دعائیہ نظموں کی گونج میں بیت السبوح کے گیٹ سے باہر نکل کر اپنی منزل کی طرف ہالینڈ روانہ ہوگیا۔

قریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ کی مسافت طے کرنے کے بعد قافلہ سروسز پر رکا۔یہاں حضور انور مکرم امیر صاحب جرمنی کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔اس دوران ایک مسافر جو عرب معلوم ہوتا تھا وہاں آ کر رُکا۔حضور انور کو دیکھ کر اس نے باآواز بلند السلام علیکم کہا اور پھر وہاں موجود احباب سے حضور انور کی بابت معلوم کیا۔اس جگہ 25 منٹ تک رکنے کے بعد قافلہ قریباً نصف گھنٹہ کی مسافت کے بعد جرمنی کی حدود کے اندر ہالینڈ کے بارڈر سے قریباً 50 کلومیٹر کے فاصلے پر دوبارہ رکا جہاں مکرم ہبۃ النور فرہاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ کے ہمراہ مکرم عبدالحمید صاحب فان درفیلدن نائب امیر ہالینڈ، مکرم نعیم احمد صاحب خرم مبلغ انچارج ہالینڈ، مکرم حامد کریم صاحب مبلغ سلسلہ ہالینڈ، مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب نائب امیر وصدر انصاراللہ ہالینڈ، مکرم داؤد اکمل صاحب صدر خدام الاحمدیہ ہالینڈ، مکرم ڈاکٹر زبیر اکمل صاحب جنرل سیکریٹری، مکرم لئیق احمد چوہدری صاحب سیکریٹری صنعت و تجارت، مکرم عبدالعزیز عارف صاحب صدر جماعت ایمسٹرڈیم، مکرم سلمان شاہد صاحب صدر جماعت دی ہیگ کے علاوہ دیگر خدام پیارے آقا کو خوش آمدید کہنے کیلئے پہلے سے وہاں موجود تھے۔حضور انور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے اور انہیں شرف مصافحہ عطا فرمایا۔فرانکفورٹ سے ساتھ آئے ہوئے جماعت جرمنی کے وفد جس میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر و مشنری انچارج جرمنی، مکرم حافظ مظفر عمران صاحب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم عدیل خرم عباسی صاحب جنرل سیکریٹری، مکرم محمد یحیٰ زاہد صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکریٹری، مکرم محمد عبداللہ سپرا صاحب، مکرم فیضان اعجاز صاحب، مکرم عمران ذکاء صاحب، مکرم عطاء الغفور صاحب، مکرم عبدالقدوس بسرا صاحب، مکرم محمود احمد صاحب، مکرم غالب ملک صاحب، ایم ٹی اے جرمنی کی ٹیم اور دیگر خدام شامل تھے کو یہاں سے واپس جانے کی اجازت فرماتے ہوئے شرف مصافحہ اور تصاویر بنوانے کا موقعہ عطا فرمایا۔اسکے بعد جرمنی کی جگہ جماعت ہالینڈ کی گاڑی نے لیڈنگ پوزیشن سنبھالی اور قافلہ 2 بجکر 40 منٹ پر نون سپیٹ ہالینڈ پہنچا۔یہاں احباب جماعت ہالینڈ نے حضور انور کا پرتپاک استقبال کیا۔اس موقعہ پر عزیزہ لبینہ احمد اور عزیزہ تانوجہ بلال نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔حضور انور نے سیڑھیاں چڑھ کر اپنی رہائش گاہ کے دروازے کے سامنے اونچی جگہ سے استقبال کے لئے آنے والوں پر ایک نظر ڈالی اور ہاتھ ہلا کر السلام علیکم کہا۔پھر حضور انور نماز ظہر و عصر کی تیاری کی ہدایت فرما کر اپنی رہائش گاہ کے اندر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر بعد تشریف لاکر مسجد بیت النور میں نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔

دوپہر کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حضور انور کچھ وقت کیلئے مسجد کے قریب واقع شاپنگ سنٹر میں اپنے خدام کے ہمراہ تشریف لے گئے۔شام 8 بجکر 30 منٹ پر حضور انور نے لجنہ اور ناصرات کو اجتماعی ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔حضور انور قریباً 45 منٹ تک ان کے درمیان رونق افروز رہے۔اس موقعہ پر ناصرات نے حضور انور کی خدمت میں نظمیں اور ترانے پیش کرکے اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کیا۔حضور انور نے انہیں چاکلیٹ اور قلم عطا فرمائے۔

9 بجکر 15 منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت النور میں نماز مغرب و عشا پڑھائیں۔حضور انور نے مغرب کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ النصر اور نمازِ عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ الزلزال دوسری رکعت میں سورۃ التکاثر کی تلاوت فرمائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تمام احباب جماعت کے ساتھ باربے کیو کا انتظام تھا حضور انور نے ازراہ شفقت اس میں شرکت فرمائی اور قریباً ایک گھنٹہ تک احباب جماعت میں رونق افروز رہنے کے بعد اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مورخہ 19 اگست 2009ء بروز بدھ:

حضور انور نے نماز فجر صبح 5 بجکر 30 منٹ پر مسجد بیت النور نون سپیت ہالینڈ میں پڑھائی۔پہلی رکعت میں حضور انور نے سورۃ الکہف کی آیت نمبر 103 تا 107 اور دوسری رکعت میں 108 تا 111 کی تلاوت فرمائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح کی سیر

صبح 6 بجے حضور انور سیر کا مخصوص لباس زیبِ تن فرمائے، عصا ہاتھ میں لئے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور بیت النور سے ملحقہ جنگل کی طرف پیدل سیر کیلئے تشریف لے گئے۔آپ کے ساتھ حفاظتی عملے کے علاوہ مکرم ہبۃ النور فرہاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ، مکرم نعیم احمد خرم صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ، مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ سلسلہ ہالینڈ، مکرم داؤد اکمل صاحب صدر خدام الاحمدیہ ہالینڈ، مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب صدر انصاراللہ ہالینڈ اور بعض دیگر خدام نے سیر میں حضور انور کے ہمراہ جانے کا شرف حاصل کیا۔دوران سیر حضور انور مکرم امیر صاحب ہالینڈ کے ساتھ بعض جماعتی مسائل اور ذیلی تنظیموں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کے علاوہ دیگر امور کے بارے میں گفتگو فرماتے رہے اور قریباً دو کلومیٹر پیدل سیر کرتے ہوئے ایک خوبصورت جھیل پر پہنچے۔جھیل کے سبزی مائل پانی میں طلوع آفتاب کی شفق کا عکس خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا۔جھیل کا چکر مکمل کرنے کے بعد حضور انور کچھ دیر کیلئے جھیل کے کنارے پر رکے اور محمود احمد خان صاحب (رکن عملہء حفاظت) سے دوربین کے بارے میں دریافت فرمایا۔اس کے بعد حضور انور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ ہالینڈ سے مخاطب ہوئے اور استفسار فرمایا کہ آپ کے کتنے خدام نے رائیڈنگ (گھوڑ سواری) سیکھنی شروع کی ہے۔بتایا گیا کہ 15 خدام نے شروع کردی ہے۔مقامی ڈچ احمدی مکرم حنیف صاحب نے تو چھ ماہ کی ٹریننگ بھی مکمل کرلی ہے اور وہ اب اپنا گھوڑا خرید رہے ہیں۔بعد ازاں حضور انور نے مکرم حنیف صاحب کی تحریری درخواست پر ان کے گھوڑے کا نام "اشکر" تجویز فرمایا۔حضور انور نے مکرم صدر صاحب سے فرمایا کہ آپ نے خود بھی سیکھنی شروع کی ہے یا نہیں؟ حضور انور نے فرمایا لجنہ کی رپورٹ ملی ہے کہ انہوں نے بھی سیکھنی شروع کردی ہے۔مکرم حامد کریم محمود صاحب اور مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب کے (جامعہ احمدیہ یوکے میں زیرِ تعلیم) بچوں کے بارے میں خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ماشاءاللہ دونوں پڑھائی میں سنجیدہ ہیں۔اسکے بعد حضور انور مشن ہاؤس کی طرف روانہ ہوئے راستے میں مکرم حامد کریم محمود صاحب کے ربوہ میں ہونے والے آپریشن کے حوالے سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے بارے میں فرمایا کہ وہاں ماشاءاللہ اچھا کام ہو رہا ہے۔حضور انور نے ہالینڈ کی موجودہ صورت حال کو مدّنظر رکھتے ہوئے نیا لٹریچر تیار کرنے کے بارے میں بھی ہدایات سے نوازا۔راستے میں حضور انور نے مکرم امیر صاحب ہالینڈ سے دریافت فرمایا کہ ہالینڈ میں کتنے دریا ہیں؟ بتایا گیا کہ MAAS اور RIYN دو دریا ہیں۔یہاں کی نہروں اور کھالوں میں پانی انہیں دریاؤں سے مہیا کیا جاتا ہے۔واپسی پر سورج نکل چکا تھا اور سورج کی سنہری کرنیں درختوں کی چوٹیوں پر پڑ کر انکے حسن کو دوبالا کر رہی تھیں۔قریباً سوا گھنٹے کی سیر کے بعد حضور انور بیت النور واپس تشریف لے آئے۔

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk

mahmud.a.malik@gmail.com

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

جماعت جرمنی کا صدسالہ خلافت سووینئر

جماعت احمدیہ جرمنی کا صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی سووینئر A4 سائز کے تین صد سے زائد رنگین صفحات پر مشتمل ہے اورنہایت دیدہ زیب انداز میں اردو زبان میں شائع کیا گیا ہے۔سرورق خوبصورت آرٹ کانمونہ ہے۔یہ سووینئر عمدہ کیلی گرافی، تاریخی و معلوماتی مضامین، خوبصورت نظموں اور بے شمار قیمتی تصاویر سے مزین ہے۔مضبوط جلد کا حامل ہونے کی وجہ سے اِس ضخیم سووینئر کومحفوظ رکھنا بھی سہل ہے۔

سووینئر کا آغاز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے جماعت جرمنی کے نام خصوصی پیغام سے اوراختتام حضورانور کے خلافت جوبلی پیغام سے کیا گیا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ اورخلفائے کرام کے تفصیلی حالات زندگی، کارہائے نمایاں، خصوصاً جرمنی کے حوالہ سے ارشادات اور جرمنی کے دورہ جات کا تفصیلی ذکر بھی اِس سووینئر میں شامل اشاعت ہے۔اسی طرح جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخ، دیگر ممالک میں احمدیت کے نفوذ کے سلسلہ میں جماعت جرمنی کی مساعی اور جرمنی میں تعمیر کی جانے والی مساجد کی مختصر تاریخ بھی شائع کی گئی ہے۔اہم بات یہ بھی ہے کہ تمام تاریخی حوالہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔الغرض نہایت محنت سے تیارکیا جانے والا یہ سووینئر اپنی ظاہری عمدہ پیشکش ہونے کے علاوہ جماعت جرمنی کے لئے تاریخی حیثیت میں بھی ایک ایسی قابل اعتماد دستاویز ہے جسے آئندہ سند کے طور پراستعمال کیا جاتا رہے گا۔

جماعت احمدیہ جرمنی......مختصرتاریخ

جماعت احمدیہ جرمنی کے خلافت سووینئر میں جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخ بھی شامل اشاعت ہے۔ اس بارہ میں قبل ازیں ہفت روزہ ''الفضل انٹرنیشنل'' 6/ستمبر 2002ء کے اسی کالم میں اختصار سے ذکرکیا جاچکا ہے۔

یورپ میں پہلا احمدیہ مشن لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے دَور میں قائم ہوا۔حضرت مصلح موعودؓ کی شدید خواہش تھی کہ یورپ میں عموماً اور جرمنی میں خصوصاً اسلامی مشن قائم کئے جائیں تا جس طرح جرمنی کو مادی لحاظ سے یورپ میں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے، (اسلام قبول کرکے) مذہبی لحاظ سے بھی یہ قوم یورپ کی لیڈر بن جائے۔ اس خواہش کی تکمیل کے لیے حضورؓ برلن شہر میں تعمیر مسجد کے لیے جدو جہد فرمارہے تھے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ذہن میں دو بنیادی وجوہات اَور بھی تھیں۔ اوّل یہ کہ جنگ عظیم اوّل کے بعد جرمنی کی حالت گری ہوئی تھی اور مشن کے قیام سے لوگوں کی توجہ مذہب کی طرف مبذول کرسکنے کی امید تھی۔ دوم یہ کہ جرمنی میں مشن کے قیام سے روس میں بھی تبلیغ ممکن ہو سکنے کے امکانات تھے۔ چنانچہ ایک موقع پر حضورؓ نے فرمایا کہ روس کا دروازہ برلن ہے اس دروازہ کے ذریعے سے روس فتح ہوسکتا ہے۔

1922ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے جرمنی میں مشن کے قیام کا فیصلہ فرمایا اورمکرم مولوی مبارک علی صاحب بنگالی بی اے کولندن سے برلن بھجوایا۔مکرم مولوی صاحب جو 1920ء سے لندن میں تبلیغ اسلام میں مصروف تھے، حضورؓ کے ارشاد پر ستمبر 1922ء میں برلن آگئے۔ آپ کی معاونت کے لئے حضورؓ نے حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم اے کو 26 نومبر 1923ء کوقادیان سے جرمنی کے لئے روانہ فرمایا جو 18 دسمبر 1923ء کوبرلن پہنچے۔

محترم مولوی مبارک علی صاحب کی ابتدائی کوششیں بہت امیدافزا تھیں جن کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 2 فروری 1923 کے خطبہ جمعہ میں بھی فرمایا۔ انہوں نے جلد ہی Teachings of Islam اور تحفہ شہزادہ ویلز کتابوں کا جرمن زبان میں ترجمہ شروع کروایا اور وسطی یورپ کے رؤساء اور شہزادوں اور سابق قیصر ولیم کو اسلام کی دعوت دی۔ آپ کی تبلیغ کے نتیجہ میں سب سے پہلے پروفیسر فریزی LLD اورڈاکٹر ریوسکا جیسے قابل مصنفوں کواحمدیت کی طرف توجہ ہوئی اور پھر جلد ہی برلن کے کالجوں کے پروفیسرز اورطلباء میں بھی احمدیت کے بارے میں جستجو پیدا ہونے لگی۔ ''پروفیسر ریوسکا''ہنگری کے باشندہ تھے۔ یہ خود حضرت مولوی صاحب کو ملنے آئے۔ دل سے مسلمان ہوگئے اور ارادہ ظاہر کیا کہ قادیان جاکر حضرت مصلح موعودؓ سے ملاقات کریں گے۔

حضرت مولوی مبارک علی صاحب برلن سے حضور کی خدمت مبارک میں بار بار دو تجاویز لکھ رہے تھے۔ اوّل یہ کہ حضور خود برلن تشریف لائیں دوم یہ کہ وہاں فوراً ایک مسجد اور مکان بنا دیا جائے۔ حضور کو خود جرمنی جانے میں فوری انشراح نہ تھا لیکن دوسری تجویز کے بارہ میں حضورؓ نے فرمایا کہ فوراً زمین خرید لیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے برلن شہر میں دو ایکڑ زمین خرید لی۔ اس پر حضورؓ نے 2 فروری 1923ء کو یہ تحریک فرمائی کہ مسجد برلن کی تعمیر احمدی خواتین کے چندہ سے ہو۔ اس کے لیے حضور نے پچاس ہزار روپیہ تین ماہ میں اکھٹا کرنے کا اعلان فرمایا۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد یہ سب سے پہلی مالی تحریک تھی جس کا خالصتاً تعلق مستورات سے تھا۔ احمدی مستورات نے نقد رقمیں اور اپنے طلائی ونقرئی زیورات اپنے امام کے قدموں میں لاڈھیر کئے۔ دو ماہ کے قلیل عرصہ کے اندر اندر 45 ہزار روپے کے وعدے ہوچکے تھے جن میں سے 20 ہزار روپے کی رقم وصول بھی ہوچکی تھی۔ حضور رضی اللہ عنہ نے اس مدت میں توسیع کا اعلان فرمایا اور 31 اگست آخری تاریخ مقرر فرمائی نیز ہدف کو بھی بڑھا کر ستر ہزار کر دیا۔ احمدی مستورات نے اس ٹارگٹ سے بھی آگے قدم بڑھایا اور مجموعی طور پر 72761 روپے کی خطیر رقم جمع کرنے کی سعادت حاصل کی۔

تمام انتظامات مکمل ہونے پر 5 اگست 1923ء کو 5 بجے شام مسجد برلن کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اُسی روز اور اُسی وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مسجد اقصیٰ قادیان کی توسیع کی بنیاد بھی نصب فرمائی اور اس موقع پرایک لمبی اور پُرسوز دعا کروائی۔

مسجد برلن کی سنگ بنیاد کی اس تاریخی تقریب میں چارصد احباب حاضر تھے جن میں جرمنی کے وزیر داخلہ، وزیر برائے امور رفاہ عامہ، ترکی اور افغانستان کے سفراء، متعدد اخبار نویس اور بعض دیگر معززین شامل تھے جبکہ احمدیوں کی تعداد صرف چار تھی۔

مسجد کا سنگ بنیاد تو رکھ دیا گیا لیکن جب مسجد کی تعمیر کا وقت آیا تو جرمنی کے معاشی حالات یکسر بدل گئے۔ کرنسی بدل دی گئی اور کاغذی روپیہ منسوخ کرکے سونے کا سکہ جاری کیا گیا۔ لیکن کرنسی کی قیمت اس قدر گرگئی کہ جو رقم مسجد کی تعمیر کے لیے جمع ہوئی تھی وہ ناکافی نظر آنے لگی۔ مسجد برلن کی تعمیر کے لیے ابتدائی تخمینہ تیس ہزار روپے لگایا گیا تھا لیکن حالات بدلنے پر اس کے اخراجات پندرہ لاکھ روپے بتائے جانے لگے۔ 1923ء میں جرمنی شدید معاشی، سیاسی اور معاشرتی بحران میں مبتلا تھا۔ پہلی جنگ عظیم کے نقصانات اس قدر تھے کہ بظاہر ان کی تلافی محال نظر آتی تھی۔ انہی حالات نے ہٹلر کی نازی پارٹی کو جنم دیا جس کے نظریات نے بالآخر جرمنی کو ایک اور عالمی جنگ کی بھٹی میں جھونک دیا۔

ان حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مارچ 1924ء کو فیصلہ فرمایا کہ یورپ میں دومراکز رکھ کر طاقت تقسیم کرنے کی بجائے دارالتبلیغ لندن ہی کو مضبوط کیا جائے۔ چنانچہ مئی 1924ء میں برلن مشن کو بند کر دیا گیا۔ پھر احمدی مستورات کی جمع شدہ رقم سے مسجد فضل لندن کی تعمیر ہوئی۔

1938ء میں ایک جرمن مسلم ''عمر schubert'' کی زیرنگرانی ایک مسلم تنظیم بنائی گئی تھی جو جنگ عظیم کے بعد جماعت احمدیہ سے ملحق ہوگئی۔ جنگ عظیم دوم کے بعد جرمن قوم کا رجحان ایک بار پھر اسلام کی طرف ہوا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی دوراندیش نگاہ نے 1934ء میں تحریک جدید کا قیام فرمادیا ہوا تھا جس کا کام ہی یورپ میں تبلیغ اسلام تھا۔ چنانچہ یکم فروری 1945ء کو حضورؓ نے 22 واقفین زندگی کو منتخب فرما کر انہیں بیرون ملک تبلیغ کے لیے بھجوانے کا ارادہ فرمایا۔ ان میں سے مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب، مکرم شیخ ناصر احمد صاحب اور مکرم غلام احمد بشیر صاحب جرمنی کے لیے منتخب ہوئے۔

پہلے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب اگست 1945ء میں لندن روانہ ہوئے۔ ان کے بعد مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب اور مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اکتوبر 1945ء میں لندن پہنچے۔ اور 18 دسمبر 1945ء کو 9 مجاہدین کا قافلہ یورپ روانہ ہوا جس میں مکرم مولوی غلام احمد بشیر صاحب بھی شامل تھے۔ یہ قافلہ جنوری 1946ء میں لندن پہنچا۔ چونکہ جنگ عظیم کے بعد کچھ سالوں تک جرمنی میں داخلہ پر پابندی تھی اس لیے فوری طور پر جرمنی میں کوئی مبلغ نہ بھجوایا جاسکا تاہم حضورؓ نے ان مبلغین کو سوئٹزرلینڈ بھجوا دیا تا جرمنی میں بھی تبلیغ اسلام کی کوئی راہ نکال سکیں۔ یہ مجاہدین اکتوبر 1946ء میں لندن سے سوئٹزرلینڈ پہنچے اور جرمنی میں مشن کے قیام کی کوشش کرنے لگے لیکن عیسائی مشنریوں کی وجہ سے کوئی کامیابی نہیں ہو پارہی تھی۔ حتّٰی کہ ایک سال گزر گیا۔ اگرچہ عیسائی مشنری جنگ عظیم کے ختم ہوتے ہی وہاں پہنچ چکے تھے لیکن مسلمان مبلغین کو اس ملک میں آنے کی اجازت دینے کو تیار نہ تھے۔

مگر خداتعالیٰ نے احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کا ازخود انتظام فرمادیا اور وہ اس طرح کہ 1947ء میں ایک جرمن ''عبداللہ Kuhne'' جو دوران جنگ ایک احمدی بھائی کے ذریعے احمدیت سے متعارف ہوئے تھے احمدی ہوگئے اور پھر اُن کی کوششوں کے نتیجہ میں پانچ مزید احباب احمدی ہوگئے۔ اسی دوران مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے سوئٹزرلینڈ سے بعض جرمن لوگوں سے رابطے کئے اور خط وکتابت کے ذریعے ان تک احمدیت اور اسلام کا پیغام پہنچایا۔ ان کوششوں کے نتیجہ میں بھی خداتعالیٰ نے بعض جرمنوں کو قبول احمدیت کی توفیق بخشی۔ اولین جرمن احمدیوں میں ایک عبدالشکور کنزے (KUNZE) بھی تھے جو 1938ء میں فوج میں بھرتی ہوئے۔ 1943ء کی جنگ میں گرفتار ہوکر امریکہ بھجوا دیئے گئے۔ جہاں انہوں نے انگریزی زبان سیکھی۔ 1946ء میں لندن آگئے اور امام مسجد فضل لندن محترم مشتاق احمد باجوہ صاحب سے خط وکتابت کے ذریعے لٹریچر منگوایا اور مطالعہ کرنے کے بعد احمدیت قبول کی۔ 1947ء میں وہ جرمنی چلے گئے۔ اور وہاں سے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں زندگی وقف کرنے کا خط لکھا۔ وقف قبول ہوا تو 14 مارچ 1949ء کو ربوہ آگئے اور دینی تعلیم حاصل کرتے

جماعت احمدیہ جرمنی کے خلافت سووینئر میں شامل مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کے کلام سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

خلافت سے ہماری زندگی ہے
خلافت سے ہی شانِ احمدی ہے
خدا کی ذات کی زندہ گواہی
اسی کے فیض سے ہم کو ملی ہے
غم و آلام کا اکسیر مرہم
ہر اِک بگڑی ہوئی اس سے بنی ہے
مخالف جو بھی کرنا چاہے کرلے
ہزیمت اس کی قسمت میں لکھی ہے

جماعت احمدیہ جرمنی کے خلافت سووینئر میں شامل مکرم میر اللہ بخش تسنیم صاحب کے طویل خوبصورت کلام سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

خلافت نے کیا کونین کا مقصود آدم کو
خلافت نے فرشتوں کا کیا مسجود آدم کو
خدا کا ہاتھ ہوتا ہے خلافت کے ارادوں میں
مرادیں حق کی شامل ہیں خلافت کی مرادوں میں
خلافت شہپر پرواز آدم کی توانائی
ید بیضا خلافت ہے ، خلافت ہے مسیحائی
حصار عافیت ہے خیر و خوبی کا خزانہ ہے
خلافت سے جدا ہونا شعار فاسقانہ ہے

رہے۔آپ پہلے جرمن واقف زندگی احمدی تھے۔آپ کو امریکہ اور پھر جرمنی میں کچھ عرصہ مبلغ سلسلہ کی حیثیت میں خدمات سلسلہ کی توفیق ملی۔

اسی اثنا میں حضرت مصلح موعودؓ نے سوئٹزرلینڈ میں مستقل مشن کے قیام کا فیصلہ فرمایا چنانچہ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب تو سوئٹزرلینڈ ہی میں مقیم رہے جبکہ باقی دو مبلغین 2 نومبر 1947ء کو ہالینڈ چلے گئے۔ تاہم مبلغین کی جرمنی میں داخلے کی کوششیں بھی جاری رہیں۔ بالآخر جون 1948ء میں چند ایام کے لیے احباب سے رابطے اور ملاقات کی خاطر جرمنی حکومت نے مبلغ احمدیت کو جرمنی آنے کی اجازت دی۔ اس اجازت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کو دو مرتبہ اور مکرم مولوی غلام احمد بشیر صاحب کو ایک مرتبہ ہمبرگ جانے کا موقعہ میسر آیا۔

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب پہلی مرتبہ 10 جون 1948ء کو زیورک سے ہمبرگ پہنچے جہاں اس وقت تک پانچ مقامی افراد حلقہ بگوش احمدیت ہو چکے تھے۔ 11 اور 18 جون کو نماز جمعہ باجماعت ادا کی گئی۔ دو جرمن میاں بیوی جناب عمر شوبرٹ اور ان کی اہلیہ خدیجہ شوبرٹ نے بیعت بھی کی۔ 20 جون کو مکرم شیخ صاحب واپس زیورک چلے گئے۔

جناب عبدالکریم ڈنکرک صاحب اور خلیل Gragert صاحب نے اگست 1948ء میں بیعت کی جس سے احمدیوں کی تعداد تیرہ ہوگئی۔ جناب عبدالکریم ڈنکرک بچپن ہی سے اسلام کے بارے میں نیک خیالات رکھتے تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ان کی سلسلہ سے خاص عقیدت دیکھنے میں آئی۔ ہمبرگ میں باقاعدہ مشن قائم ہونے کے بعد جمعہ اور ہفتہ وار اجلاس ان ہی کے گھر ہوتے تھے۔ 12/اپریل 1950ء کو پاکستان آئے، لاہور میں قیام رہا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ملاقات کی غرض سے تین مرتبہ ربوہ بھی آئے۔ پاکستان میں کچھ عرصہ قیام کے بعد قادیان چلے گئے جہاں ایک تقریب میں انہوں نے بیان کیا کہ: ”میں چھوٹی عمر میں جب اسکول میں پڑھتا تھا تو ایک استاد ہمیں آنحضور ﷺ کی حیات طیبہ پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے ہجرت نبوی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے غار ثور کے منہ پر مکڑی کا جالا بُننے کا ذکر کیا کہ اس کی وجہ سے دشمن رسول مقبول ﷺ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ حالانکہ یہ صرف خدا کا فضل تھا یہ واقعہ سننے کے بعد میں نے آج تک کسی مکڑی کو نہیں مارا۔ بلکہ مکڑی دیکھنے سے رسول مقبول ﷺ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے“۔

جرمنی میں احمدیہ مشن کے قیام کی ضرورت بڑھتی جارہی تھی۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب ہالینڈ سے ایک ماہ کے ویزا پر 20 جنوری 1949ء کو ہمبرگ پہنچ گئے۔ ابتداء آپ کا قیام مکرم عبداللہ کوہنے صاحب کے گھر ہی رہا تاہم جلد ہی حکومت کی طرف سے کرائے کے مکان میں رہائش کا انتظام ہوگیا اور ساتھ ہی ویزے میں بھی توسیع ہوگئی۔

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے آغاز میں ہمبرگ میں صرف ایک کمرہ کرائے پر حاصل کر کے مشن کی ابتدا کی تھی۔ آپ کی آمد کے بعد مکرم شیخ ناصر احمد صاحب 27 جنوری 1949ء کو چند روز کے لئے زیورک سے ہمبرگ آئے۔ مبلغ احمدیت کی جرمنی میں آمد کو اخبارات میں بہت اہمیت دی گئی۔ اس موقع پر جناب عبداللہ کوہنے صاحب کے ایک جرمن دوست مسٹر Wilkins کے ذریعہ افسران ریڈیو سے تعارف ہوا اور 16 فروری 1949ء کو مکرم شیخ ناصر احمد صاحب اور مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کی اسلام کے بارہ میں ایک گفتگو ریکارڈ کی گئی۔ جو نارتھ ویسٹ جرمن براڈکاسٹنگ سسٹم سے 24 فروری 1949ء کو دو مرتبہ نشر کی گئی۔

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب دس سال تک تن تنہا جرمنی میں شجر احمدیت کی آبیاری کرتے رہے۔ اس عرصہ میں آپ 16 ستمبر 1951ء سے 7 فروری 1952ء تک ربوہ بھی آئے۔ جرمنی میں کامیاب تبلیغ کے لئے آپ نے جرمن زبان بھی سیکھی۔

جرمنی میں پہلی احمدیہ جماعت ہمبرگ میں بنی۔ نیورنبرگ میں دوسری جماعت فروری 1952ء میں قائم ہوئی۔ اس جماعت کے جرمن نومسلم مکرم عمر ہوفر (Hoffer) صاحب 1968ء تک اخلاص کے ساتھ اعزازی مبلغ کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے۔ 20 مارچ 1954ء کو مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ سلسلہ نے اس جماعت کا پہلی مرتبہ دورہ کیا۔ اس وقت تک وہاں 13 جرمن احمدی ہو چکے تھے۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے خلافت سووینئر میں شامل مکرم مقصود الحق صاحب کے کلام سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

خلافت کی نعمت عطا جس نے کی ہے
اسی کے تشکر کی یہ جوبلی ہے
خوشی کی یہ ساعت بہت ہی بڑی ہے
اور عہد آفریں اس کی اِک اِک گھڑی ہے
دلوں سے نوائے ثنا اٹھ رہی ہے
تشکّر کے سجدے میں ہر احمدی ہے

خلافت جو ہم کو خدا سے ملی ہے
صدی دوسری میں قدم رکھ رہی ہے
یہ خورشیدِ فردا کی پہلی کرن ہے
نوید سحر جس کے رُخ پہ لکھی ہے
یہ گلزار ملّت کی ایسی کلی ہے
جلو میں لئے جو بہار آرہی ہے

جماعت جرمنی کے ذریعہ دیگر ممالک میں احمدیت کا نفوذ

جماعت جرمنی کے ”خلافت سووینئر“ میں اُن ممالک کا بھی مختصر ذکر کیا گیا ہے جن میں احمدیت کا نفوذ جماعت جرمنی کے ذریعہ ہوا۔

☆ بلغاریہ میں پہلی بیعت مکرم ارجان صاحب (ARJAN) نے کی جو جرمنی میں مقیم تھے۔ اِس وقت بلغاریہ میں مضبوط نظام جماعت اور نظام وصیت بھی قائم ہے۔ 400 افراد سے زائد پر مشتمل کُل 7 جماعتیں یہاں قائم ہیں۔ اس جماعت کا شمار لوکل افراد پر مشتمل یورپ کی بڑی جماعتوں میں ہوتا ہے۔

☆ رومانیہ میں جماعت 15 مارچ 2004ء سے رجسٹرڈ ہے۔ Cluj-Napoca میں مرکز قائم ہے۔

☆ البانیہ میں پیغامِ احمدیت مکرم مولانا محمد دین صاحب شہید کے ذریعہ 1934ء میں پہنچا۔ اللہ کے فضل سے ایک خاندان احمدی ہوا لیکن جلد ہی حکومت نے اُن کو عقائد کی وجہ سے ملک بدر کردیا۔ جنگ عظیم دوئم کے بعد کمیونسٹوں نے مذہب پر پابندی لگا دی۔ 1990ء میں کمیونزم کا زوال ہوا تو یہاں تبلیغی کوششیں شروع کردی گئیں۔ 1995ء میں جماعت رجسٹر ہوگئی۔ مشن ہاؤس ”دارالفلاح“ اور مسجد بیت الاوّل کی تعمیر 2002ء میں مکمل ہوئی۔ کمیونزم کے زوال کے بعد کمیونسٹ بلاک میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر ہونے والی یہ پہلی مسجد ہے۔ 20 مئی 2007ء کو جماعت احمدیہ البانیہ کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس میں 138/افراد شامل ہوئے۔

☆ بوسنیا میں حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام 1930ء میں پہنچا۔ 1937ء کے رسائل میں محترم مولانا محمد دین صاحب کا ذکر ملتا ہے کہ آپ بلغراد میں احمدیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ ایک عرصہ تک ایسی کوئی صورت نہ بن سکی کہ جماعت یہاں مبلغ بھجواتی۔ 6 اپریل 1992ء میں بوسنیا نے آزادی کا اعلان کیا جس کے نتیجہ میں یہاں خوفناک جنگ چھڑ گئی۔ دو لاکھ مسلمان قتل کردیئے گئے۔ یہ جنگ 1995ء کے آخر میں ختم ہوئی۔ یکم مارچ 2003ء سے دارالحکومت Sarajcov میں ”مسجد بیت السلام“ میں مشن کا آغاز ہوا۔ اس وقت بوسنیا میں 4 مختلف جگہوں پر مراکز قائم ہیں اور تجنید ڈیڑھ صد کے قریب ہے۔

☆ 1996ء سے میسے ڈونیا میں جرمنی سے تبلیغی وفود بھجوائے گئے اور اس وقت یہاں مختلف شہروں میں 200 افراد پر مشتمل جماعت قائم ہے۔

☆ سلووینیا میں تبلیغی وفود کے نتیجہ میں 1997ء میں مکرم نذیر احمد صاحب کے ہاتھ سے یہاں احمدیت کا پودا لگا۔ اب صلوٰۃ سینٹر موجود ہے اور 50 کے قریب افرادِ جماعت ہیں۔

☆ مالٹا میں جرمنی کے تبلیغی وفود کے ذریعے جون 2000ء میں دو افراد جن میں سے ایک مکرم عمانوویل مامو صاحب (Emanoel Mamo) تھے، سب سے پہلے بیعت کر کے مسلم جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ اس وقت وہاں چھوٹی سی جماعت قائم ہے اور کرایہ پر فلیٹ لے کر مشن ہاؤس بھی کام کر رہا ہے۔

☆ Moldawien میں 20 کے قریب احمدی موجود ہیں اور جماعت قائم ہے۔

☆ پیرو سے تعلق رکھنے والے جماعت احمدیہ جرمنی کے ایک ممبر مکرم اوبرے گون صاحب (Obregon Ponte) کے ذریعہ 2001ء میں ان کے بھائی مکرم فرانسسکو صاحب (Fracsco) نے پیرو میں بیعت کی۔ اس طرح یہاں جماعت کا نفوذ ہوا۔

☆ آذربائیجان میں تبلیغی وفد کے ذریعہ 2001ء میں 50 بیعتیں حاصل ہوئیں اور جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ باکو شہر میں احمدیہ مرکز قائم ہے۔

☆ 2005ء میں جرمنی کے تبلیغی وفد کے ذریعے جبرالٹر میں احمدیت کا پودا لگا۔ اس وقت یہاں چھوٹی سی جماعت قائم ہے۔

☆ ایسٹ لینڈ کے کئی تبلیغی دورہ جات کے نتیجہ میں 2005ء میں یہاں مقیم ایک عرب خاندان نے بیعت کی اور اس طرح یہاں جماعت کا نفوذ ہوا۔ اس وقت 110 فراد پر مشتمل جماعت یہاں قائم ہے۔

☆ جرمنی سے 2001ء میں تبلیغی وفد کے ذریعے سائپرس میں کچھ بیعتیں ہوئیں۔

☆ جرمنی سے ہنگری میں پہلا دورہ 2001ء میں کیا گیا اور احمدیت کا پودا لگانے میں اللہ کے فضل سے کامیابی حاصل کی۔ 14 افراد نے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ اس وقت شہر ”بوڈاپیسٹ“ میں مشن ہاؤس کام کر رہا ہے اور نظام جماعت قائم ہے۔

☆ چیک ریپبلک میں 1993ء تا 1996ء تک متعدد تبلیغی وفود بھجوائے گئے جس کے نتیجہ میں یہاں نظام جماعت قائم ہوا۔

☆ کوسووو میں جولائی 1999ء میں جرمن جماعت نے مکرم موسیٰ رستمی صاحب (Musa Rustemi) کو ہالینڈ سے بطور واقف زندگی بھجوایا اور آپ کوسووو کے پہلے صدر جماعت مقرر ہوئے۔ دارالحکومت PRISTINA میں پہلے مشن ہاؤس کے لئے کرائے پر فلیٹ لیا گیا تھا۔ 4 جون 2004ء کو پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس میں 80/احباب شامل ہوئے جن میں 25 غیر از جماعت تھے۔ فروری 2007ء میں ”پرسٹینا میں 2000 مربع میٹر جگہ مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے خریدی گئی۔ پرسٹینا سے 200 کلومیٹر دُور ایک اور مرکز بھی قائم ہے۔

☆ آئس لینڈ میں 2008ء میں اللہ تعالیٰ نے تبلیغی وفود کی کوششوں سے ایک مراکشی نژاد مسلمان مکرم یوسف احمد صاحب کو قبول احمدیت کی توفیق دی۔

خلافت کا مقام

جماعت احمدیہ جرمنی کے خلافت سووینئر میں شائع کیا جانے والا سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا یہ ارشاد ہمیشہ پیش نظر رکھے جانے کے لائق ہے:

”بعض لوگ میری ذات کے ساتھ خصوصیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے مَیں صاف طور پر سنائے دیتا ہوں کہ محض کسی کی ذات سے تعلق رکھنے والے عموماً ٹھوکر کھایا کرتے ہیں۔ میرے خیال میں تو انبیاء کی صفات بھی اُن کے درجہ اور عہدہ کے لحاظ سے ہی ہوتی ہیں نہ کہ اُن کی ذات کے لحاظ سے۔ پس تمہیں درجہ کی قدر کرنا چاہئے، کسی کی ذات کو نہ دیکھنا چاہئے۔

مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص خلافت پر اعتراض کرتا ہے۔ مَیں اُسے کہتا ہوں اگر تم سچے اعتراض تلاش کر کے بھی میری ذات پر کروگے تو خدا کی تم پر لعنت ہوگی اور تم تباہ ہو جاؤ گے کیونکہ جس درجہ پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے، اُس کے متعلق وہ غیرت رکھتا ہے“۔

(درس القرآن مطبوعہ 1921ء)

جماعت احمدیہ جرمنی کے خلافت سووینئر میں شامل مکرم ڈاکٹر وسیم احمد طاہر صاحب کے کلام سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

کروں کیا بیاں مَیں ثنائے خلافت
کہ خود مدح خواں ہے خدائے خلافت
مسلماں اکٹھے ہوں اِک ہاتھ پر پھر
یہ ممکن نہیں ہے سوائے خلافت
بظاہر خلافت سے ہیں جو گریزاں
ہے اُن کی بھی خواہش کہ آئے خلافت
دعائیں ہمیشہ رہیں اپنی جاری
برائے خلیفہ برائے خلافت

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
9th October 2009 – 15th October 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 9th October 2009

00:00	MTA World News & Tilawat
00:30	Yassarnal Qur'an
00:50	MTA News
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th June 1995.
02:30	Dars-e-Malfoozat
03:00	MTA World News
03:20	Tarjamatul Quran Class: Recorded on 4th November 1998.
04:20	MTA Variety: the prize distribution of the Taleem-ul-Qur'an class in Rabwah.
05:05	Jalsa Salana Germany Address: an address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 1st August 2004 in the ladies session.
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 29th December 2004.
08:00	Le Francais C'est Facile
08:25	Siraiki Service
08:55	Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to various allegations made against the Jamaat. Recorded on 14th April 1994.
10:10	Indonesian Service
11:05	Seerat Sahaba Rasool
12:00	Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh, London
13:15	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:10	Bengali Mulaqa'at
15:10	Seerat Sahaba Rasool
15:50	Friday Sermon: recorded on 9th October 2009
17:05	Reception In Nasir Mosque: A reception held in the presence of Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim community in Nasir Mosque, Sweden.
17:35	Le Francais C'est Facile [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	MTA International News
21:10	Friday Sermon [R]
22:20	Nasirat Soccer
22:35	Reply to Allegations [R]

Saturday 10th October 2009

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:20	Le Francais C'est Facile
01:45	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 22nd June 1995.
02:50	MTA World News
03:05	Friday Sermon
04:20	Reception In Nasir Mosque
04:50	Rah-e-Huda
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 29th December 2004.
08:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 17th February 1984.
08:55	Friday Sermon recorded on 9th October 2009
09:55	Indonesian Service
10:50	Crocodile Park
11:15	Ashab-e-Ahmad
12:15	Tilawat
12:25	Yassarnal Qur'an
12:50	Bengali Service
13:50	Intikhab-e-Sukhan: Live poem request programme
14:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]
15:50	Rah-e-Huda
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:15	Dars-e-Hadith
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]
22:05	Rah-e-Huda [R]
23:35	Friday Sermon [R]

Sunday 11th October 2009

00:40	MTA World News
01:00	Yassarnal Qur'an
01:20	Tilawat
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 27th June 1995.
03:00	MTA World News
03:25	Friday Sermon recorded on 9th October 2009.
04:25	Faith Matters
05:25	MTA Travel: Milford Sound, New Zealand
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor recorded on 29th January 2005
07:30	Faith Matters
08:35	Learning Arabic
08:50	MTA Variety: Nasirat Soccer
09:10	Huzoor's Tours: coverage of Huzoor's tour of Denmark in 2005.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 4th May 2007.
12:05	Tilawat & & Dars-e-Hadith
12:55	Yassarnal Qur'an
13:20	Bengla Shrompochar
14:25	Friday Sermon: recorded on 9th October 2009 from Baitul Futuh, London.
15:30	Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
16:25	Faith Matters [R]
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
21:35	Friday Sermon [R]
22:40	Huzoor's Tours [R]
23:30	Seerat-un-Nabi

Monday 12th October 2009

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	Yassarnal Qur'an
00:55	Dars-e-Hadith
01:15	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 28th June 1995.
02:20	Friday Sermon: recorded on 9th October 2009.
03:20	MTA World News
03:40	Nasirat Soccer
03:55	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 7th December 1996.
05:30	Seerat-un-Nabi
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith
06:30	Medical Matters - skin diseases and infections
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 30th January 2005.
08:15	Le Francais C'est Facile
08:40	French Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 8th June 1998.
09:45	Indonesian Service: Friday sermon recorded on 14th August 2009
11:00	Khilafat Centenary Mosha'airah
12:10	Tilawat, Dars-e-Hadith
12:35	Bangla Shomprochar
13:40	Friday Sermon: recorded on 10th October 2009
14:50	Jalsa Salana Germany 2004: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 1st August 2004.
15:45	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]
16:50	French Mulaqa'at [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 29th June 1995.
20:30	Le Francais C'est Facile
20:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
22:05	Friday Sermon: recorded on 10th October 2009
23:10	Medical Matters [R]

Tuesday 13th October 2009

00:00	MTA World News
00:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:15	Liqaa Ma'al Arab
02:20	MTA World News
02:45	Friday Sermon: recorded on 10th October 2009
03:50	French Mulaqa'at
04:55	Khilafat Centenary Mosha'airah
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Children's Class with Huzoor recorded on 5th February 2005.
08:10	Question and Answer Session recorded on 8th December 1996. Part 1.
09:00	MTA Variety: an English discussion programme on the life of Hadhrat Khalifatul Masih I.
10:00	Indonesian Service
10:55	Sindhi Service: Friday sermon recorded on 19th December 2008.
12:00	Tilawat & MTA News
12:50	Yassarnal Qur'an
13:15	Bangla Shomprochar
14:20	Hartlepool Ijtema: An address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 11th March 2007.
15:00	Children's Class [R]
16:10	Question and Answer Session [R]
17:00	Yassarnal Qur'an
17:25	MTA Travel
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:35	Arabic Service: Friday sermon recorded on 9th October 2009.
20:35	MTA International News
21:05	Children's Class [R]
22:15	Hartlepool Ijtema [R]
22:55	Intikhab-e-Sukhan [R]

Wednesday 14th October 2009

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	Yassarnal Qur'an
00:55	MTA News
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 4th July 1995.
02:35	MTA Variety: an English discussion programme on the life and seerat of Hadhrat Khalifatul Masih I.
03:30	MTA World News
04:00	Learning Arabic
04:20	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 8th December 1996. Part 1.
05:15	Hartlepool Ijtema
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor recorded on 6th February 2005.
08:00	MTA Variety: A dinner held in Rabwah on the occasion of Khilafat Centenary.
08:45	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th December 1996. Part 2.
09:40	Indonesian Service
10:40	Swahili Service
11:35	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:10	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 14th September 1984.
13:00	Bangla Shomprochar
14:15	Jalsa Salana Germany 2004: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 22nd August 2004.
15:40	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class [R]
16:55	Question and Answer Session [R]
18:00	MTA World News & Dars-e-Hadith
18:30	Arabic Service
19:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th July 1995.
20:35	MTA International News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class [R]
22:05	Jalsa Salana Germany 2004 [R]
23:20	From the Archives [R]

Thursday 15th October 2009

00:05	MTA World News
00:35	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Liqaa Ma'al Arab
02:05	MTA World News
02:25	From the Archives
03:20	MTA Travel
04:00	MTA Variety
04:45	Jalsa Salana Germany 2004
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:40	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 12th February 2005.
08:05	Faith Matters
09:10	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th March 1996.
10:10	Indonesian Service
11:25	Pushto Service
12:15	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
13:15	Yassarnal Qur'an
13:35	Bengali Service
14:40	Tarjamatul Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 10th November 1998.
15:55	Jalsa Salana Germany 2004: An address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on 1st August 2004 during the ladies session.
16:55	Yassarnal Qur'an [R]
17:20	English Mulaqat [R]
18:35	MTA World News
19:00	Arabic Service
21:00	Faith Matters [R]
22:05	Tarjamatul Quran Class
22:20	Jalsa Salana Germany 2004: An address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 16 | Friday 02 October , 2009 | Issue No. 40

بقیہ:رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 12

لنڈن کیلئے واپسی

آج لنڈن کیلئے واپسی تھی۔حضورانور 11 بجکر20 منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مختلف شعبوں میں کام کرنے والے احباب کو اپنے ساتھ فوٹو بنوانے کی سعادت بخشی۔اپنے محبوب آقا کو الوداع کہنے کیلئے مرد وزن بچے بوڑھے نون سپیٹ مشن کے احاطے میں جمع تھے۔روانگی سے قبل حضورانور نے دعا کرائی۔لجنہ اور ناصرات نے دعائیہ اشعار کے ساتھ اپنے محبوب امام کو الوداع کیا۔جماعت ہالینڈ کی لیڈنگ کار کے ساتھ قافلہ Calais کی بندرگاہ کیلئے روانہ ہوا۔

قافلہ بیلجیئم کی حدود میں سے گزرتا ہوا 2 بجکر 55 منٹ پر سروسز پر رکا۔یہاں دوپہر کا کھانا کھایا گیا۔اس دوران وہاں حضورانور کی پرنور شخصیت کے بارے میں دریافت کرنے والے بیلجیئم کے مقامی افراد کو مکرم امیر صاحب ہالینڈ نے ڈچ زبان میں تعارفی لٹریچر فراہم کیا۔جس پر انہوں نے بے حد خوشی کا اظہار کیا۔کھانے سے فارغ ہونے کے بعد سروسز کی گراؤنڈ میں نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔مکرم عبدالقیوم عارف صاحب نے اذان دی۔حضورانور نے اپنے خدام، جو وضو کر رہے تھے کا انتظار فرمایا تاکہ سب نماز میں شامل ہوسکیں اس روز تیز دھوپ کی وجہ سے موسم کافی گرم تھا۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد قافلہ دوبارہ روانہ ہوا اور 5 بجکر 10 منٹ پر Calais پہنچا یہاں حضورانور نے الوداع کہنے کے لئے ساتھ آنے والے وفد کے ممبران مکرم ہبۃ النور فرہاخن صاحب، مکرم نعیم احمد خرم صاحب، مکرم ڈاکٹر زبیر اکمل صاحب، مکرم داؤد اکمل صاحب، مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب، مکرم عبدالحمید فان درفیلدن صاحب، مکرم حامد کریم صاحب، مکرم باسط جٹ صاحب، مکرم لئیق احمد چوہدری صاحب، مکرم ضیاء القمر صدیقی صاحب، مکرم مظفر حسین آرائیں صاحب، مکرم عبدالودود صاحب، مکرم عبدالقیوم عارف صاحب، مکرم ظفر ڈوگر صاحب، مکرم کاشف شکور صاحب، مکرم محمد عبدالحئی صاحب، مکرم شیراز ہارون صاحب اور مکرم مومن صاحب کو شرف مصافحہ بخشا اور یورپ کے وقت کے مطابق 5 بجکر 20 منٹ پر امیگریشن کی معمول کی کاروائی سے فارغ ہونے کے بعد P&O کی فیری "Pride of Calais" پر قافلے کی گاڑیوں کو Priority کی بنیاد پر سب سے پہلے بورڈ کیا گیا۔حضورانور حسب معمول عام سیڑھیوں سے فیری کے لاؤنج میں تشریف لے گئے۔فیری 5 بجکر 40 پر روانہ ہوئی اور یوکے کے وقت کے مطابق 6 بجکر 15 منٹ پر Dover کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوئی۔یہاں مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر، مکرم رفیق حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت، مکرم ظہور احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکریٹری، مکرم مرزا ناصر انعام احمد صاحب، مکرم ولید احمد صاحب صدر انصاراللہ یوکے، مکرم ٹومی کالون صاحب صدر خدام الاحمدیہ یوکے اور مکرم خالد اکرم صاحب رکن عملہ حفاظت کے علاوہ بعض دیگر خدام حضورانور کے استقبال کیلئے وہاں پہلے سے موجود تھے۔جب گاڑیاں بندرگاہ سے باہر آئیں تو جماعت یوکے کی کار نے لیڈ کیا اور قافلہ مسجد فضل لنڈن کیلئے روانہ ہوا۔

مسجد فضل لنڈن میں شاندار استقبال:

شام 8 بجکر 5 منٹ پر حضورانور کی گاڑی مسجد بیت الفضل لندن کے گیٹ میں داخل ہوئی۔یہاں اپنے آقا کے استقبال کیلئے ایک جم غفیر تھا۔حضورانور کے گاڑی سے باہر تشریف لانے پر عزیز مطرف احمد نے حضورانور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔حضورانور پہلے خواتین اور بچیوں کی طرف گئے جنہوں نے دلکش نغمے اور ترانے گا کر حضورانور کو خوش آمدید کہا۔اس کے بعد مردوں کی طرف تشریف لائے جہاں نعرہ ہائے تکبیر اور پرجوش ترانوں سے حضورانور کا والہانہ استقبال کیا گیا۔حضورانور نماز مغرب وعشا کی تیاری کی ہدایت فرما کر اپنی رہائش گاہ کے اندر تشریف لے گئے۔

اس سفر میں جنہیں حضورانور کے ساتھ قافلے میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی انکے نام حسبِ ذیل ہیں۔

حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب، صاحبزادی ہبۃ الرؤف صاحبہ، صاحبزادہ مرزا سعد شریف احمد سلمہ اللہ تعالیٰ، مکرم فاتح احمد خان ڈاہری صاحب (انچارج انڈیا ڈیسک)، مکرمہ صاحبزادی امۃ الوارث فرح صاحبہ، عزیزم منصور احمد ڈاہری سلمہ اللہ تعالیٰ، عزیزہ یسریٰ سلمہا اللہ تعالیٰ، مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب (ناظر بیت المال خرچ)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکریٹری)، مکرم میر محمد احمد صاحب (نائب افسر حفاظت)، مکرم بشیر احمد صاحب (اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکریٹری)، مکرم ناصر سعید صاحب (رکن عملہ حفاظت)، مکرم محمود احمد خان صاحب (رکن عملہ حفاظت)، مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (رکن عملہ حفاظت)، مکرم نصیر الدین ہمایوں صاحب (رکن عملہ حفاظت)، مکرم خواجہ عبدالقدوس صاحب (رکن عملہ حفاظت)، مکرم ندیم احمد امینی صاحب اور خاکسار مبارک احمد ظفر۔

مکرم بشیر احمد صاحب کو اس سفر میں حضورانور کی گاڑی ڈرائیو کرنے کا شرف حاصل رہا جبکہ مکرم ندیم امینی صاحب نے بمع گاڑی اپنی خدمات پیش کیں۔

رپورٹ کی تیاری میں مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب سیکرٹری تبلیغ جرمنی، مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب شعبہ تبلیغ جرمنی، مکرم غلام مصطفےٰ صاحب شعبہ ملاقات جرمنی نے ریکارڈ اور دیگر معلومات کی فراہمی اور مکرم حماد احمد صاحب بورکینا فاسو، مکرم عاصم ایوب صاحب جرمنی اور مکرم مقصود الحق صاحب لنڈن نے بطور خاص رپورٹ کی ٹائپنگ میں معاونت کی۔فجزاھم اللہ احسن الجزا۔

طلباء جامعہ احمدیہ گھانا کا وقف عارضی پروگرام

(رپورٹ : حمید اللہ ظفر۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا)

یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور اس کا احسان ہے کہ حسب سابق امسال بھی 63 طلباء جامعہ احمدیہ گھانا پہلے سمیسٹر کے امتحانات کے بعد ماہ جون میں دو ہفتوں کے لئے وقف عارضی پر ملک کے مختلف ریجنز میں بھجوائے گئے۔الحمدللہ۔وقف عارضی کی مساعی کی رپورٹ بغرض دعا احباب جماعت کی خدمت میں پیش ہے۔

درس القرآن:

طلباء نے نماز فجر کے بعد درس القرآن دینے کا بابرکت کام باقاعدگی سے سرانجام دیا۔ان ایام میں مجموعی طور پر کل 616 درس قرآن کریم کے حوالے سے دیئے گئے۔الحمدللہ

درس حدیث:

طلباء نے اس بات کی بھی حتی الوسع کوشش کی کہ نماز عصر یا نماز مغرب کے بعد آنحضور ﷺ کی احادیث مبارکہ کا درس دیں۔ان درسوں کی مجموعی تعداد 548 رہی۔الحمدللہ۔

نماز باجماعت کے سلسلہ میں مساعی:

دوران ایام طلباء کی کاوشوں سے کل 980 ایسے احباب کو جو نمازوں میں سست تھے مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا پابند بنایا۔الحمدللہ۔

مختلف جلسوں کا انعقاد:

ان ایام میں طلباء نے مختلف مقامات پر جلسے منعقد کئے۔یہ جلسے سیرت النبی ﷺ، خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام وغیرہ کے عناوین سے منعقد کئے گئے۔ان جلسوں میں مجموعی طور پر 3590 احباب نے شرکت کی جن میں سے 2988 احمدی احباب تھے جبکہ غیر از جماعت احباب کی تعداد 602 تھی۔

کمزور احباب سے رابطے:

الحمدللہ طلباء کی مجموعی کوشش سے ان ایام میں کل 542 ایسے احباب سے رابطہ کیا گیا جو نظام جماعت سے مربوط نہیں تھے۔

تعلیم القرآن کلاس کا اجراء:

قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور پڑھانے کے حوالہ سے تمام طلباء نے اس بات کی کوشش کی کہ اپنی جماعت میں اس بابرکت اور اہم کام کو سرانجام دیں۔ان کلاسوں میں مجموعی طور پر کل 1618 خواتین واحباب نے قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی جن میں 340 خدام، 520 اطفال، 194 انصار، 238 لجنات اور 326 ناصرات شامل ہوئیں۔

تبلیغی سرگرمیاں:

وقف عارضی کے ان ایام میں طلباء نے جہاں احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کی طرف توجہ دی وہاں دعوت الی اللہ کے کام کی طرف بھی خصوصی توجہ دی۔طلباء نے غیر احمدی مسلمان احباب کے ساتھ ساتھ ایک بڑی تعداد میں عیسائی اور لوکل مذاہب سے تعلق رکھنے والے احباب کو بھی پیغام حق پہنچایا۔یہ ان طلباء کی کاوشیں ہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کل 38 احباب کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

دیگر مساعی:

ان ایام میں جہاں طلباء کو جماعت کی تربیت کا موقع میسر آیا وہاں انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینے کی توفیق ملی۔طلباء نے اس بات کا اہتمام کیا کہ وہ باقاعدہ نماز تہجد ادا کرنے کا التزام کریں اور ان ایّام میں کوشش کریں کہ احباب جماعت کے ساتھ بھی نماز تہجد ادا کریں تاکہ انہیں بھی اس بات کی طرف توجہ پیدا ہو۔

- ......بعض طلباء نے ذیلی تنظیموں کو فعال بنانے کی طرف خصوصی توجہ دی۔
- ......سوال وجواب کی مجلسیں منعقد کی گئیں جن میں مختلف موضوعات پر طلباء نے احباب جماعت کے سوالوں کے جواب دیئے۔
- ......طلباء نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ان ایّام میں وہ جس جماعت میں بھی بھجوائے گئے ہیں وہاں کے تمام افراد جماعت سے فرداً فرداً ان کے گھروں میں جا کر رابطے کریں بعض طلباء نے لوگوں کے کھیتوں میں جا کر نہ صرف ان سے ملاقات کی بلکہ ان کی ان کے کام میں بھی مدد کی تاکہ انہیں اجنبیت کا احساس نہ رہے۔
- ......بعض طلباء نے وقار عمل کی ضرورت اور اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے خصوصی وقار عمل کا انعقاد بھی کروایا تاکہ انہیں اس بات کی اہمیت کا احساس اجاگر ہوسکے۔
- ......طلباء نے اس بات کی بھی کوشش کی کہ وہ اپنے علاقے میں موجود نومبائعین سے رابطے کر کے انہیں نظام جماعت سے منسلک کرنے کی سعی کریں۔
- ......مختلف طلباء نے مالی قربانی، نماز کی اہمیت، احمدیوں کو احمدیوں میں شادی کرنے کی اہمیت، یتیموں کی پرورش اور دیگر ضروری موضوعات پر لیکچرز دیئے تاکہ احباب جماعت میں ان امور کی طرف توجہ پیدا کرنے کی توفیق مل سکے۔
- ...... چند طلباء نے احباب جماعت کو خلافت جوبلی کی دعائیں یاد کروائیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طلباء جامعہ احمدیہ غانا کی ان حقیر کوششوں کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں آئندہ بھی مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔اور ہم تمام اساتذہ کو ان طلباء کی احسن رنگ میں دعاؤں کے ساتھ تربیت کرنے کی توفیق دے اور ہم سب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کے مطابق اپنے قول وفعل کو ڈھالنے والے ہوں۔آمین ثم آمین

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد